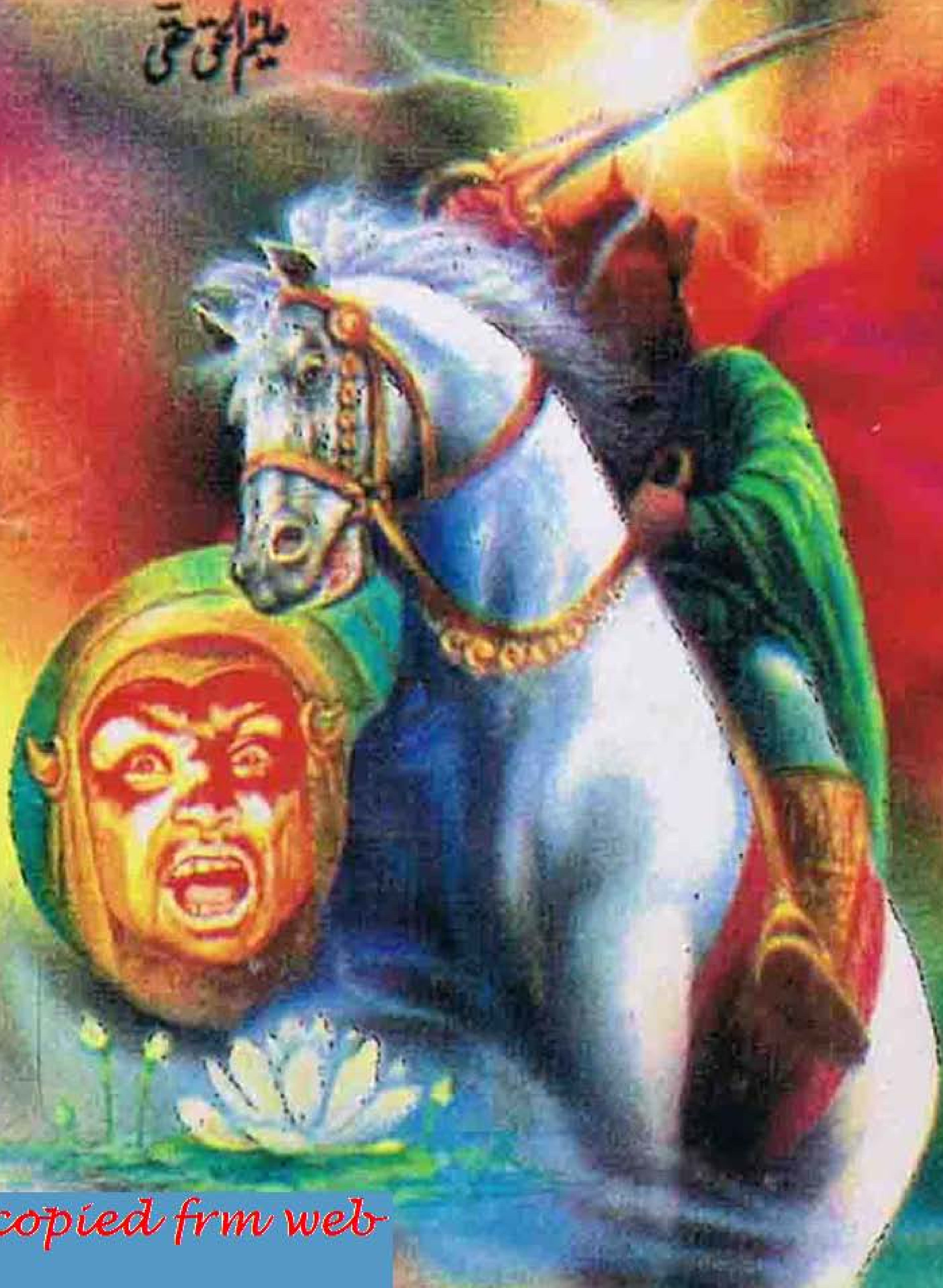
انسانی قیامت

علیم الحق حقی



copied frm web

خدائی کا دعویٰ کرنے والے فرعون کی داستانِ عبرت
اُس نے قیامت سے پہلے قیامت برپا کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔

انسانی قیامت

16
HAQQI, Aleem-ul-Haq
Insaanee qiyaamat
Ul-Haq
HAQ

علیم الحق حقی

copied from web

copied from web

ناشر
علی میاں پبلی کیشنز
۲۰-عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔فون ۷۲۴۷۳۱۴

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بار اول ____ ۱۹۹۸ء
مطبع ____ یو اینڈ می پرنٹرز لاہور
قیمت ____ -/۱۰۰ روپے

300 920 914X
BRADFORD LIBRARIES & INFORMATION SERVICE
18 MAR 1999
BC | KEN

اسٹاکسٹ
علی بک سٹال
نسبت روڈ، چوک میو ہسپتال
لاہور فون، ۷۲۲۳۸۵۳

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ داستان شروع کہاں سے کروں؟ یہ پہلا جملہ لکھے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔

میں بھارت کے پرائم منسٹر ہاؤس کے کیبنٹ روم میں بیٹھی ہوں۔ میرے سامنے جہازی سائز کی میز ہے۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ جو کچھ بھی ہوا' اس کی روداد قلم بند کروں' یہ درخواست بھی کی گئی ہے کہ مورخین کا سا انداز اختیار کروں اور ذاتی جذبات و تاثرات سے بالکل بے نیاز ہو کر لکھوں' یہ کوئی آسان کام نہیں.... بہت دشوار ہے۔

میں کچھ دیر کھڑکی سے جھانکتی رہی۔ پت جھڑ کا موسم شروع ہوئے اچھے خاصے دن ہو چکے ہیں۔ شاخیں ہوا سے سازباز کر کے زرد پتوں سے نجات حاصل کر رہی ہیں۔ ہر طرف زرد پتے بکھرے ہوئے ہیں۔

ایک سال پہلے میں لاس اینجلز میں تھی۔ جیسے میرا پرس کرنسی سے محروم تھا' ویسے ہی میرے بینک اکاؤنٹ کا گوشوارہ بھی اعداد سے محروم تھا۔ میں مالی طور پر تباہ حالی کی آخری حد تک پہنچ چکی تھی۔ اب میں انڈین پرائم منسٹر ہاؤس میں براجمان ہوں۔

ٹائپ رائٹر کے ساتھ ہی میری لاگ بک رکھی ہے۔ ہوابازی کی انٹرنیشنل ہرمن ٹرافی جیتنے کے بعد سے ہر پرواز پر یہ لاگ بک میرے ساتھ رہی ہے۔ مجھ سے پہلے صرف ایک خاتون کو یہ ٹرافی جیتنے کا اعزاز حاصل ہوا تھا.... جیکولین کوچرن کو.... اور میرے بعد کوئی خاتون کبھی یہ اعزاز حاصل نہیں کر سکے گی۔ میں انٹرنیشنل ہرمن ٹرافی جیتنے والی آخری خاتون ہواباز ہوں۔ جیکولین کوچرن کو یہ سہولت حاصل تھی کہ اس کا کروڑ پتی شوہر اس کے شوق کی حوصلہ افزائی کرتا تھا جبکہ میری پشت پناہی کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

میں دولت سے محروم تھی۔

میں ہمیشہ سے سب کچھ جاننے کی خواہش مند رہی ہوں۔ تجسس میری فطرت کا طاقت ور ترین عنصر ہے۔ میں ایک کتاب کی مصنف بھی ہوں مگر اس کتاب کو لفظ ہرمن نامی مصنف نے دیے تھے۔ میرے پبلشر کا کہنا تھا کہ میں سوچ سکتی ہوں مگر مجھ میں تحریری صلاحیت نہیں ہے۔

میں اپنے پبلشر سے متفق ہوں۔ لکھنا اب بھی میرے لئے دشوار ثابت ہو رہا ہے۔ یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ صلاحیت نہ ہونے کے باوجود مجھ پر لکھنے کا بوجھ لاد دیا گیا ہے۔ اب شاید میرا مطالعہ ہی میری کچھ مدد کر سکتا ہے۔

ہوریس نے کبھی ایک نامکمل فقرہ لکھا تھا... شیطانی تبدیلیوں کے اثرات کے تحت زندگی..... مجھے یہ فقرہ پسند ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ہوریس کا اشارہ کس کی طرف تھا۔ میں تو اتنا جانتی ہوں کہ گزشتہ سال دنیا کا جو حال تھا' یہ فقرہ اس کی پوری عکاسی کرتا ہے۔

ایک قول یاد آتا ہے' ڈیڈرٹ کا۔ میں والٹیر پر ڈیڈرٹ کو ترجیح دیتی ہوں۔ ڈیڈرٹ نے کہا تھا... بے اعتباری فلسفے کی جانب اٹھنے والا پہلا قدم ہے' یہ قول میری گزشتہ سال کی ذہنی کیفیت کی مکمل تفسیر ہے۔ درحقیقت اگر بے اعتباری کی گزوں میں پیمائش ممکن ہوتی تو گزشتہ سال فروری کی اس شام میں بے اعتباری کی حدود میں میلوں تک آگے بڑھ چکی تھی۔

اس شام میں بیورلے ہلز ہوٹل میں مورگن ڈیوس سے ملی تھی۔

واہ....... کام بن گیا نا! مجھے نکتۂ آغاز مل گیا۔

لیکن پہلے مورگن ڈیوس کے بارے میں بتا دوں اور یہ بھی بتانا ہے کہ میں کون ہوں۔ میری کتاب کا مصنف ہرمن مجھ سے زور دے کر کہتا تھا "ٹیڈی' پہلے خود کو قاری سے اس طرح متعارف کراؤ کہ وہ خود کو تمہاری جگہ رکھ سکے۔"

سو میں آپ کو اپنے بارے میں بتاتی چلوں۔ میں تھیوڈورا اونگر ہوں۔ ٹیڈی کے نام سے پہچانی جاتی ہوں۔ عمر ۳۴ سال' جائے پیدائش سان ڈیگو' جنوبی کیلی فورنیا یونیورسٹی سے انجینئرنگ میں ڈگری لی۔ پیشے کے لحاظ سے آزمائشی ہوا باز ہوں۔ ہوابازی کے سلسلے میں دنیا کا سب سے بڑا اعزاز حاصل کر کے مردوں کی برتری کا بھرم توڑ چکی ہوں۔ عام طور

پر مرد مجھ سے حسد کرتے ہیں۔ میری کتاب "ماں تا سے آگے" جسے لفظوں کا پیراہن ہرمن ویس نے دیا تھا' فروخت کے نئے ریکارڈ قائم کر چکی ہے۔ ایک اعتبار سے وہ میری خود نوشت تھی۔ عورتوں نے بالخصوص اسے بہت سراہا۔ میں نے خود کو افزائش نسل سے محروم کرانے کے لئے جو آپریشن کرایا تھا' اسے خواتین نے بے حد جرات مندانہ قدم قرار دیا مگر اس آپریشن سے فرق کیا پڑا؟ میں مردوں کی دنیا میں بہ دستور کمزور عورت گردانی گئی' ماں تا سے محرومی الگ۔

کتاب کی اشاعت کے بعد دو سال تک میرا شمار اہم شخصیات میں رہا۔ امریکا اور کینیڈا کا کوئی ایسا اہم ٹیلی وژن اور ریڈیو شو نہیں تھا جس میں مجھے مدعو نہ کیا گیا ہو۔ میری گفتگو کے موضوعات وہ نہیں تھے جو عموماً خواتین کے ہوتے ہیں۔ میں بڑھتی ہوئی آبادی' ملک کے دفاعی بجٹ اور پرواز کے متعلق تبادلہ خیال کرتی تھی۔ مجھے جہازوں کی ساخت سے بھی دلچسپی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی تھی اور جہازوں سے مجھے یوں بھی عشق تھا۔

پھر مجھے انٹرنیشنل ہرمن ٹرافی ملی۔

اٹھارہ ماہ پہلے میرے زوال کا آغاز ہوا۔ میں گرتھم شو میں شریک تھی۔ کسی نے اندرا گاندھی کا تذکرہ کیا۔ اس پر میں نے اندرا گاندھی کو اس عہد کی عظیم ترین خاتون قرار دے دیا۔ اس کے نتیجے میں مجھے مسلسل بے ہودہ خطوط موصول ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے میری شہرت کا آفتاب گہنا گیا۔ (میں اپنی کتاب کے مصنف کا اندازِ بیان اختیار کرنے کی کوشش کر رہی ہوں' اگر مجھے یہ روداد لکھنی ہے تو کوئی نہ کوئی اندازِ تحریر تو اپنانا ہی ہو گا' کیوں نہ اپنی ہی کتاب کے اندازِ بیان سے استفادہ کروں۔)

میری کتاب "ماں تا سے آگے" یک لخت بھلا دی گئی۔ ریڈیو اور ٹی وی والوں نے مجھ سے نظریں پھیر لیں۔ مگر مجھے ملال نہیں تھا۔ میں نے جو کچھ کہا تھا' اس پر پختہ یقین بھی رکھتی تھی۔

یہاں تک لکھنے کے بعد سوچ رہی ہوں کہ میرا قاری مجھے....... ٹیڈی اونگر کو اس کی تحریر کے حوالے سے محسوس کر سکے گا؟ پتا نہیں' میں کیسا لکھ رہی ہوں مگر میری یہ سوچ احمقانہ ہے۔ میری اس تحریر کو قاری کہاں میسر آئے گا! اس کی وجہ آپ کو آگے چل

کر معلوم ہو گی۔

خیر' یہ بھی سن لیں کہ مجھے حسین سمجھا جاتا ہے۔ میرے بال اور آنکھیں سیاہ ہیں۔ ٹرائی جیتنے کے بعد حاسد مردوں نے افواہ پھیلائی کہ میں عورت نہیں 'گلیشیر ہوں' مگر میں نے "ماہتا سے آگے" کے ذریعہ اس کا منہ توڑ جواب دے دیا۔ بات صرف اتنی ہے کہ کوئی مرد مجھے متاثر نہیں کر پاتا۔ اس کے نتیجے میں بے راہ روی لازم تھی مگر میں نے اپنی کتاب میں کچھ نہیں چھپایا' میں نے خود کو فرشتہ نہیں ثابت کیا۔ میں نے اپنی بے راہ روی کا لمحہ لمحہ رقم کر دیا۔ چنانچہ میرے شوہر ارل او نگر نے مجھے صرف طلاق ہی نہیں دی بلکہ مجھ سے دونوں بچے بھی چھین لئے' تب مجھے پتا چلا مرد مجھ سے کتنی نفرت کرتے ہیں۔ عورتیں مجھے سراہتی ہیں مگر میرے ساتھ دیکھے جانا پسند نہیں کرتیں۔

سو اس شام بیورلے ہلز ہوٹل کی طرف بڑھتے ہوئے مجھے نامعلوم سا احساس ہو رہا تھا کہ مصائب کے بادل چھٹنے والے ہیں اور میری زندگی میں کوئی خوش گوار تبدیلی آنے والی ہے۔ میں مورگن ڈیوس سے ملنے کے لئے جا رہی تھی۔

اب آپ کو مورگن ڈیوس کے بارے میں بتاؤں۔ مورگن' کلے فیلکر کے لئے کام کرتا تھا۔ کلے فیلکر؟ وہ ایک پبلشر تھا' جو نیویارک اور لاس اینجلز سے کئی میگزین شائع کرتا تھا۔ 'ماہتا سے آگے' اس کے ایک میگزین میں قسط وار شائع ہوئی تھی۔ کلے فیلکر کے زوال کے بعد مورگن "دی نیشنل سن" نامی ایک اخبار کا چیف ایڈیٹر بن گیا۔ اس اخبار کو کم از کم میں تو مخرب اخلاق قرار دوں گی۔

مورگن بہت موٹا تھا۔ اسے سانس لینے میں بھی بڑی دشواری ہوتی تھی' وہ اس کا سبب دے کو قرار دیتا تھا جبکہ اصل چکر تمباکو نوشی کا تھا۔ مجھے تمباکو نوشی کرنے والے مردوں سے سخت چڑ ہے۔ بہرحال' ضرورت کے تحت مورگن سے میری اچھی خاصی نبھ جاتی تھی۔

اس شام مورگن نے مجھے مدعو کیا تھا۔ اس کا واضح طور پر ایک ہی مطلب تھا اور وہ یہ کہ اسے میری ضرورت پڑ گئی ہے۔

سوئمنگ پول کے کنارے غسل آفتابی میں مصروف لوگوں کو دیکھ کر میں حسد کئے بغیر نہ رہ سکی۔ ہر طرف بے فکری کی فضا تھی جبکہ میں بہت زیادہ پریشان تھی۔

میں مورگن کے سامنے رکھی ہوئی فولڈنگ چیئر پر بیٹھ گئی۔ مورگن ٹیلی فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ سوئمنگ پول کے انچارج نے مسکرا کر مجھے دیکھا اور بولا۔ "مسز او نگر' بہت دنوں بعد نظر آئی ہیں آپ۔"

"میں آزمائشی پروازوں کے سلسلے میں مصروف رہی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ ہالی وڈ میں لوگوں کو اپنی مصروفیات کے بارے میں بتانا بے حد ضروری ہوتا ہے۔

مورگن نے ریسیور رکھنے کے بعد مجھے دیکھا۔ اس کی نظروں میں ستائش ابھر آئی۔ اس نے سنڈے نیویارک ٹائمز کا تازہ شمارہ اٹھایا۔ یعنی وہ اتوار کا دن تھا۔ میں کوشش کروں گی کہ مجھے تاریخ بھی یاد آ جائے کیونکہ انسانیت کے لئے وہ ایک تاریخ ساز ملاقات تھی اور اس اعتبار سے وہ ایک تاریخ ساز دن تھا۔

"کمو ٹیڈی' کیا ہو رہا ہے؟" مورگن نے کہا "طیارے چیک کر رہی ہو۔ آزمائشی پروازوں میں مصروف ہو؟"

"ہاں مورگن۔"

وہ ندیدے پن سے مجھے دیکھتا رہا۔ یوگا کی ورزشوں نے میرے حسن کو دوام بخشا تھا۔ میں آج بھی ویسی ہی ہوں۔

"خیر' مجھے معلوم ہے کہ ان دنوں آزمائشی پروازیں بھی آسانی سے نہیں ملتیں۔" مورگن نے بے حد خوش ہو کر کہا۔ "اور وہ جو تم فلم میں کام کر رہی تھیں......... کیا نام تھا اس کا؟" اس نے سگریٹ کا ایک طویل کش لیا اور دیر تک کھانستا رہا۔

"ایملی ایئرہارٹ پر بننے والی فلم کی بات کر رہے ہو؟" میں نے سچائی سے کام لیا۔ "وہ تو ملتوی ہو گئی۔ شرلے میکلین خود اس موضوع پر فلم بنانا چاہتی ہے۔ میری دوست پروڈیوسر آرلین نے شرلے کو سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ بالآخر اسے فلم کا ارادہ ترک کرنا پڑا۔"

"تم بہت اچھا لکھتی ہو۔" مورگن نے اچانک کہا۔

"میں رائٹر ہوں ہی نہیں۔ جہاں تک 'ماہتا سے آگے' کا تعلق ہے' تم جانتے ہو کہ میرے خیالات کو ہرمن ویس نے زبان دی تھی۔"

"مگر آئیڈیا تو تمہارا تھا۔ بہرحال' ہرمن نے بھی اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا

یئین اگر تم اس کے ساتھ مل کر کام نہیں کرنا چاہتیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔"

اس بار اس کی پیش کش بے حد واضح تھی۔ "تم مجھ سے کوئی اور کتاب لکھوانا چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا "ماستا سے آگے" کے بعد 'جہاں اور بھی ہیں؟' کیسا رہے گا؟"

"بہت خوب! اس میں تم اپنے کرتوت اور کھل کر بیان کر سکتی ہو۔ اپنی دوست خواتین کو شہرت بھی دلوا سکتی ہو۔ بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔"

مرد واقعی ایسی عورتوں سے چڑتے ہیں' جو ان کی اہمیت کی نفی کرتی ہیں۔ میں تپ کر کوئی سخت جواب دینے ہی والی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی نے مداخلت کر ڈالی۔ مور گن فون پر بات کر رہا تھا۔ موضوع تھا سیاست...... سوال یہ تھا کہ صدر صاحب آئندہ الیکشن میں اپنے نائب صدر سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں گے یا خود صدارت کی امیدواری سے محروم ہو جائیں گے؟

میں اس دوران سوچتی رہی۔ مور گن کتاب لکھوانے کے موڈ میں نہیں تھا۔ میں مایوس ہو گئی۔ قرض کا بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔ میں نے اونگر سے طلاق کے وقت اپنی نسوانی انا کے تحت ایک انقلابی فیصلہ کیا تھا۔ نان نفقہ عموماً مرد ادا کرتے ہیں مگر میں نے عدالت سے درخواست کی کہ طلاق کے سلسلے میں قصوروار میں ہوں' لہٰذا نان نفقہ بھی میں ہی ادا کروں گی...... ایک ہزار ڈالر ماہانہ۔ بچوں کے اخراجات بھی برداشت کروں گی۔ اس فیصلے نے پورے ملک میں تہلکہ مچا دیا تھا مگر اب وہ فیصلہ میرے گلے پڑ رہا تھا۔ دونوں بچے بڑے ہو رہے تھے' وہ اب نو اور گیارہ سال کے تھے۔ ان کے اخراجات ان کی عمروں سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ میں نے 'ماستا کے آگے' نامی کتاب لکھ تو دی تھی مگر حقیقی زندگی میں ماستا کی حدود سے ایک دو گز ہی آگے جا سکی تھی۔ میں آرلین کے ساتھ رہ رہی تھی۔ آرلین ٹی وی پر کمرشلز کرتی تھی اور خاصی کامیاب تھی' اگر وہ سہارا نہ دیتی تو اب تک میری زندگی عذاب ہو چکی ہوتی۔

"تم ہندو مت کے بارے میں کیا جانتی ہو؟" اچانک مور گن نے دریافت کیا۔

"ان کے تمام دیوتاؤں کے متعدد ہاتھ اور سر ہوتے ہیں۔ گائے خوردنی مویشیوں میں شمار نہیں ہوتی۔ روح ہمیشہ ہجرتوں میں مصروف رہتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

مور گن نے اخبار شدت سے اپنی توند سے چپکا لیا۔ لوگ ہمیں دیکھ رہے تھے۔

کچھ نے اسے پہچانا تھا اور کچھ نے مجھے۔ سوئمنگ پول کے کنارے اس وقت اداکار موجود نہیں تھے چنانچہ اہم ترین شخصیات ہم دونوں ہی تھے۔ کوئی مسابقت نہیں تھی۔

"اور وہ بچے تو تم نے دیکھے ہی ہوں گے جو سر پر استرا پھروا لیتے ہیں۔" میں نے مزید معلومات جھاڑیں "وہ ہالی وڈ بلے وارڈ پر ہرے کرشنا کے نعرے لگاتے نظر آتے ہیں۔ عموماً زرد لباس پہنتے ہیں۔"

مور گن نے سر کو اثباتی جنبش دی۔ "ہاں' یہی ہندو ازم ہے۔" اس نے کہا "مگر ہندوؤں کی ان گنت اقسام ہیں۔"

وہ تو ہم عیسائیوں کی بھی ہیں۔"

اسے میرا جملہ ناگوار گزرا مگر وہ اسے کڑوے گھونٹ کی طرح پی گیا۔ "نیپال میں...... کھٹمنڈو میں ایک امریکی مقیم ہے' وہ ہندو ہے...... ہندو کیا' اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک ہندو اوتار ہے' کالکی نام ہے اس کا۔ ممکن ہے تم نے اس کے چیلوں کو دیکھا ہو۔ وہ ہر جگہ کتابچے بانٹتے پھرتے ہیں۔ وہ کاغذ کے پھول بھی بلاقیمت تقسیم کرتے ہیں۔" مور گن نے ایک کتابچہ میری طرف بڑھایا۔ کور پر جلی حروف میں کالکی لکھا تھا۔ کالکی کے نیچے ایک پیغام تھا' جسے ہرگز ہرگز حوصلہ افزا قرار نہیں دیا جا سکتا تھا...... "دنیا ختم ہونے والی ہے۔" مور گن نے کتابچہ اپنی ران کے نیچے سے برآمد کیا تھا' چنانچہ وہ بری طرح مسلا ہوا تھا۔

"میں دیکھ چکی ہوں۔" میں نے اسے بتایا۔ "اور حیران ہوں کہ یہ لوگ چندہ کیوں نہیں مانگتے۔ آج کل تو مذاہب بھی کاروبار بن گئے ہیں۔"

"میں خود بھی اس سلسلے میں متجسس ہوں۔" مور گن نے کہا۔ "مجھے یہ تجسس بھی ہے کہ کالکی کے بارے میں لوگ کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ اب تک صرف ایسوسی ایٹڈ پریس نے اس کے بارے میں ایک چھوٹا سا فیچر فراہم کیا ہے۔ اس کے چیلوں سے انٹرویو لئے گئے لیکن وہ بھی اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔ وہ رٹے رٹائے جملے بولتے ہیں۔ دنیا کا انجام بہت قریب ہے' اپنی بھلائی کا سامان کر لو۔ اب اس خرافات کو ہم خبر تو نہیں قرار دے سکتے۔ اب تک کالکی کسی کو انٹرویو دینے پر بھی رضامند نہیں ہوا تھا' وہ تو بس اپنے آشرم...... کیا کہتے ہیں اسے...... بہرحال وہاں پرچار کرتا رہتا ہے۔"

"آشرم کہتے ہیں اسے۔" میں نے مورگن کو بتایا۔ مجھے یاد آگیا کہ سانتا مونیکا بلے وارڈ پر کالکی کا ایک آشرم ہے۔

مورگن نے مجھے بہت غور سے دیکھا۔ "اب سے تین ہفتے بعد مائیک ولیس سی بی ایس کے پروگرام 'ساٹھ منٹ' کے لئے کالکی کا انٹرویو ریکارڈ کرنے کی غرض سے کھٹمنڈو پہنچے گا۔ میں سی بی ایس کو شکست دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے تم کالکی سے انٹرویو لے لو...... میرے اخبار 'سن' کے لئے۔"

"تمہیں اس انٹرویو کے سلسلے میں میرا خیال کیسے آیا؟ میں تو کسی سے بھی انٹرویو نہیں لے سکتی' میں پائلٹ ہوں' جرنلسٹ نہیں۔"

"کالکی کا اصل نام کیلی ہے' وہ امریکی ہے۔" مورگن نے میری بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ "جم...... جون...... جیک یا کچھ اور کیلی۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ میں تمہیں کیلی کے متعلق اپنی فائل دوں گا مگر وہ فائل ہے بہت دبلی پتلی۔ وہ آرمی میں رہا ہے' ویت نام میں لڑا ہے۔ جنگ کے بعد اس نے نیپال کا رخ کیا۔ اس نے مقامی لوگوں کا رہن سہن اپنایا پھر اچانک' گزشتہ سال اس نے اعلان کیا کہ وہ کالکی ہے' یعنی بھگوان ہے۔"

میرے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔ میں نے اس کے متعلق کہیں نہ کہیں پڑھا ضرور تھا۔ میں نے کتابچہ کھول کر دیکھا' پہلے صفحے پر ایک خوش رو نوجوان آدمی کی تصویر تھی' وہ ہندوانے لباس میں تھا۔ "کالکی" میں نے دہرایا۔ "وہ خدائی کا دعوی کرتا ہے' ہے نا؟"

مورگن نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ہاں دعوے کے مطابق وہ بھگوان کا آخری روپ ہے۔ اس کا مشن......"

"قیامت لانا ہے۔" میں نے مورگن کی بات کاٹ دی...... پھر میں نے اسے وضاحت طلب کرنے کا موقع دیے بغیر اپنی اخباری معلومات اس کی سماعت میں انڈیل دیں۔ "کھٹمنڈو میں اس کا آشرم ہے' وہ ہپیوں میں گھرا رہتا ہے' وہ سب منشیات کے عادی ہیں۔ کالکی کا اصل نام جیمز جے کیلی ہے۔ اس جعلی بھگوان کے زمین پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ نسلِ انسانی کے خاتمے کا وقت آپہنچا ہے۔ دیکھا...... مجھے سب کچھ یاد آگیا ہے۔" اور یہ حقیقت ہے۔ میں جو کچھ ایک بار پڑھ لوں' کبھی نہیں بھولتی جیسے فائل

میں محفوظ ہو جاتا ہے سب کچھ۔ وہ تو شکر ہے کہ فائلیں' دماغ کی الماری میں مقفل رہتی ہیں ورنہ آدمی یاد کر کے پاگل ہو جائے۔

"بہت خوب! تو تم اس پر آرٹیکل لکھو گی؟"

"مورگن! میں بنیادی طور پر ایک ٹیسٹ پائلٹ ہوں۔"

"اور تم 'ماتا سے آگے' جیسے تہلکہ خیز ناول کی مصنف بھی ہو۔"

"میں نے صرف بولا تھا' لکھا ہرمن نے تھا۔ تم ہرمن ولیس کی خدمات حاصل کیوں نہیں کرتے؟"

"نہیں یہ کام صرف تم ہی کر سکتی ہو۔"

"وجہ؟"

"وجہ یہ ہے ٹیڈی......" مورگن کا لہجہ گمبھیر ہو گیا۔ "...... کہ اس کی شرط یہی ہے۔"

"کس کی شرط یہی ہے؟" میں بری طرح الجھ گئی۔

"کالکی کی۔ پیر کو ہمیں اس کا ٹیلکس موصول ہوا تھا۔ اس نے واضح طور پر کہا ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ہی ہستی ہے' جسے وہ انٹرویو دے سکتا ہے اور وہ ہستی تم ہو ٹیڈی۔ میں نے تمہیں یہ بات بتا کر غلطی کی ہے کیونکہ اب تم پھیلنے لگو گی۔ بہرحال' مجھے اس کی بھی کوئی پروا نہیں۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ سیدھی سی بات ہے۔ مائیک ولیس کا پروگرام ٹیلی کاسٹ ہونے کے بعد پورا پریس کالکی کے چکر میں پڑ جائے گا۔ میں اس سلسلے میں پہل کا اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہوں اور تمہاری مدد کے بغیر یہ ناممکن ہے۔"

"مگر میں تو لکھنے کے فن سے نابلد ہوں۔"

"میں تمہارے لئے ایک رائٹر کا بندوبست کر دوں گا۔" مورگن نے جلدی سے کہا۔

"میں...... میری سمجھ میں نہیں آرہا۔"

"ٹیڈی ہنی' یہ بہت بڑا چانس ہے۔ میں نے ڈبل ڈے پبلشرز سے بھی بات کر لی ہے' وہ تمہیں اس کتاب کے سلسلے میں ایڈوانس دینے کو تیار ہیں جو تم ہمارے لئے کالکی پر مضمون لکھنے کے بعد کالکی ہی کے موضوع پر لکھو گی اور کام کتنا آسان ہے۔ اپنا ٹیپ

ریکارڈر آن کر دینا اور اسے بولنے دینا۔ یقین کرو' تم تاریخ کا حصہ بن جاؤ گی۔"

"کیوں؟ کیسے؟"

مورگن نے آنکھیں بھینچ کر مجھے دیکھا۔ "اس لئے کہ کیلی آخری اوتار ہونے کا دعوے دار ہے۔ اس کی پشت پناہی بڑے بڑے سرمایہ دار کر رہے ہیں۔ انہیں اس کے دعوے پر یقین ہے۔ کم از کم وہ کہتے تو یہی ہیں' اگر پس پردہ کچھ اور وجوہات ہیں تو وہ وجوہات دریافت کرو۔"

مالی معاملات میں مورگن کی قوتِ شامہ بہت حساس ہے۔

"گزشتہ سال بھارت میں وہ بہت کامیاب ہوا۔ اس کے پیروکاروں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ بھارت میں یہ کامیابی غیر معمولی ہی کہی جا سکتی ہے۔ سوچو تو' کیلی امریکی ہے اور بھارتی ہندو اسے اپنا اوتار تسلیم کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں تو انہیں اس پر برہم ہونا چاہیے تھا کہ ویت نام میں جنگ لڑنے والا امریکی ان کا دیوتا ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کے برعکس لاکھوں ہندو آتما کی پوترتا کے لئے مصروف ہو گئے۔ اب وہ دنیا کے ختم ہونے کے منتظر ہیں۔"

"ممکن ہے' وہ سچ مچ دیوتا ہو۔" میں نے کہا مگر میرے لئے یہ تصور ہی مضحکہ خیز تھا۔

"اگر وہ دیوتا ہے تو چاہتا کیا ہے؟" مورگن نے معقولیت پسندی کا مظاہرہ کیا۔ "اسے سب کچھ تو حاصل ہے۔"

"نیلسن راک فیلر کو بھی سب کچھ حاصل تھا مگر وہ صدر امریکا بننا چاہتا تھا۔ نمرود کے پاس بھی خدا کا دیا سب کچھ تھا مگر اسے خدا بننے کی آرزو تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ اس کی پوجا کریں' یہ طاقت کی ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی مورگن........ اور یہ ہوس ہوتی ہی انہیں ہے جو طاقت ور ہوں۔"

"بہرحال اصل چیز دولت ہے۔" مورگن نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔ "سوال یہ ہے کہ جیمز کیلی یا کالکی کو دولت کہاں سے مل رہی ہے۔ سڑکوں پر کاغذی پھول اور کتابچے بانٹنے والے یہ لونڈے اسے بلامعاوضہ تو نہیں ملے ہوں گے اور پھر وہ لونڈے نہ صرف یہ کہ چندہ جمع نہیں کرتے بلکہ خیرات کسی قیمت پر قبول نہیں کرتے۔"

"ٹھیک ہے مورگن میں خبروں کا انڈا دینے والی مرغی بننے پر آمادہ ہوں۔" میں نے رائٹرز کا سا انداز بیان اختیار کیا۔ "لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ مجھ ہی پر عنایت کرنے پر کیوں مصر ہے۔ دنیا بہت اچھی صحافیوں سے بھری ہوئی ہے' کوئی کمی تو نہیں ان کی۔"

"اس کا کہنا ہے کہ 'ماںتا سے آگے' نے اسے بے حد متاثر کیا ہے۔"

"تب تو تمہیں ہرمن ویس کی خدمات ہی حاصل کرنا چاہئیں۔"

"نہیں بھئی' وہ تمہارے سوا کسی سے بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔" مورگن کے لہجے میں الجھن بھی تھی اور جھنجلاہٹ بھی۔ "دیکھو لڑکی میں اس سلسلے میں تم سے زیادہ حیران ہوں۔ میں نے اسے ٹیلکس کیا کہ میں نارمل میلر کو بھیج سکتا ہوں۔ ٹیڈی' تم نارمن میلر کی صلاحیتوں سے واقف ہو۔ وہ ہر موضوع پر لکھ سکتا ہے لیکن کالکی کا جوابی ٹیلکس آیا........ صرف اور صرف ٹیڈی اوتنگر۔ اب بتاؤ' میں کیا کر سکتا ہوں۔"

"اوکے۔" میں نے رضامندی ظاہر کی۔

ہم دونوں نے ہاتھ ملائے۔ مورگن نے وعدہ کیا کہ وہ پہلی فرصت میں میرے ایجنٹ سے مالی معاملات طے کرے گا۔ اس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ کالکی کے سلسلے میں اسے جو معلومات بھی میسر ہیں' مجھے فراہم کرے گا۔

کیلی فورنیا میں میرے آخری ایام بہت مصروفیت میں گزرے۔ مورگن نے کیلی یا کالکی کے بارے میں مجھے تمام اخباری فیچر فراہم کئے تھے۔ اس کے علاوہ ہندو ازم پر بروس اسپرٹن نامی محقق کی کتاب بھی مجھے ملی۔ بروس 'دی نیشنل سن' کی نیویارک برانچ میں کام کرتا تھا۔

بروس نے آرلین کے گھر رنگ کر کے پیش کش کی کہ اگر میں ضرورت محسوس کروں تو وہ کیلی فورنیا آسکتا ہے مگر میں نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں۔ بروس نے وعدہ کیا کہ وہ کالکی کے متعلق اور معلومات بھی بھیجے گا مگر اس نے یہ بھی کہا کہ وہ معلومات کچھ زیادہ نہیں ہیں...... "کم از کم انگریزی میں ایسا مواد کم ہے۔ البتہ ہندی میں مواد کی کوئی کمی نہیں۔" اس نے آخر میں کہا۔

مجھے فوراً احساس ہوگیا کہ بروس اسپرٹن' ہرمن ویلس کا دوسرا روپ ہے۔

"فرض کرو' کالکی سچ مچ دیوتا ہے۔" آرلین نے میرے ریسیور رکھنے کے بعد مجھ سے پوچھا۔ "تو تم کیا کرو گی؟"

"تم دیوتا کی بات کرتی ہو' مجھے تو اپنے خدا کے وجود پر بھی یقین نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"حالانکہ ہر چیز میں خدا کا جلوہ ہے۔"

"اور ہر چیز وہم بھی ہو سکتی ہے۔"

"اس صورت میں ہمارا اپنا وجود تمام حسیات سمیت فریب ٹھہرتا ہے۔" آرلین نے کہا۔ "بہرحال تصویر سے پتا چلتا ہے کہ یہ کالکی خوب رو آدمی ہے۔"

"یہ کیسے کہہ سکتی ہو تم' تصویریں ناقابلِ اعتبار ہوتی ہیں۔" میں نے مورگن کی

دی ہوئی فائل کھولی۔ اس میں موجود تصویر بھی بے حد غیر واضح تھی۔

"میری چھٹی حس اس کی خوب روئی کی گواہی دے رہی ہے اور میری چھٹی حس کو تم جانتی ہی ہو۔" آرلین اپنے مخصوص شوبزنس والے انداز میں مسکرائی۔ ٹی وی کمرشلز میں اس کی اس مسکراہٹ کی ایک اپنی قیمت اور اہمیت تھی۔

"تم بھی میرے ساتھ چلو نا۔" میں نے کہا۔

"دعوت کا شکریہ' مگر تم جانتی ہو کہ میں اسے قبول نہیں کر سکتی۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میرا شیڈول بہت ٹائٹ ہے۔ مارچ تک تو مجھے سر کھجانے کی فرصت بھی نہیں' کیا خیال ہے' تم کب تک غائب رہو گی؟"

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ممکن ہے' ایک یا دو ہفتے میں کام ہو جائے۔ مورگن بہت بے صبرا ہو رہا ہے' وہ سی بی ایس کی نشریات سے پہلے کالکی پر فیچر شائع کرنا چاہتا ہے۔"

"کس قسم کا فیچر ہوگا یہ؟ دیکھو نا وہ خود کو دیوتا کہتا ہے۔ لوگ ہر دور میں خدائی کا دعویٰ کرتے رہے ہیں۔ اب بھی دنیا میں ایسے ہزاروں لوگ ہوں گے۔"

"سوال یہ ہے کہ وہ یہ دعویٰ کیوں کر رہا ہے؟ اور بے دردی سے لٹانے کے لئے اس کے پاس دولت کہاں سے آ رہی ہے؟ پھر سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ صرف مجھ پر اس کی نظرِ کرم کیوں پڑی' اس نے صرف مجھے انٹرویو دینے کی شرط کیوں رکھی؟"

"تم بہت خوبصورت ہو۔" آرلین نے کہا اور کچھ گنگنانے لگی۔

اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے میرا سابقہ شوہر بول رہا تھا...... ارل اونگر۔ اس نے میری ساس کے بارے میں بتایا کہ ڈاکٹر نے کینسر تشخیص کیا ہے۔ اس کا انداز ایسا تھا' جیسے اس مرض کی ذمے داری مجھ پر عائد ہوتی ہو' وہ اس سلسلے میں خوفناک تفصیلات بتا رہا اور میں کوشش کرتی رہی کہ دونوں کانوں کا درمیانی راستہ کھلا رکھوں۔ میں وہ سب کچھ نہیں سننا چاہتی تھی۔

ریسیور رکھنے کے بعد مجھے خوشی ہوئی کہ میں یہاں سے جا رہی ہوں۔ مجھے پہلے انڈیا جانا تھا پھر نیپال' جہاں مجھے اس امریکی سے ملاقات کرنا تھی جو کالکی ہونے کا دعوے دار تھا' وہ دنیا کو ختم کرنے کے لئے آیا تھا۔ میں نے سوچا' اچھا ہے دنیا ختم ہو جائے' یہ ہے ہی اس قابل۔

"لعنت ہو اس دنیا پر، یہ بھی کوئی زندگی ہے۔" میں بڑبڑائی۔

"اس کا مطلب ہے، تمہیں ایک مرد کی قربت کی ضرورت ہے۔" آرلین نے تبصرہ کیا۔

"ہرگز نہیں" میں باز آئی۔ پہلے ہی تائب ہو چکی ہوں۔"

☆----------☆----------☆

میں مورگن ڈیوس کی لیموسین میں ایئرپورٹ پہنچی۔ گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا۔ مورگن میرے ساتھ عقبی نشست پر بیٹھا تھا۔ "یہ ڈرائیور بھی معاہدے کا حصہ ہے۔" اس نے فخریہ لہجے میں کہا۔

مورگن، مجھ پر بہت مہربان تھا اور میں الجھن میں تھی۔

"یہ کالکی اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔" میں نے الجھن ظاہر کی۔

"میرا خیال ہے، تم ساتاموینکا بلے وارڈ، اس کے آشرم میں گئی تھیں۔"

"ہاں میں نے وہاں پورا دن گزارا۔ اس کے سب چیلے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ بھگوان ہے جو زمین پر چلا آیا ہے مگر میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آسکا۔"

"اور منشیات کا کیا سلسلہ ہے؟"

"نہ مجھے منشیات نظر آئیں اور نہ ہی میں ان کی موجودگی سونگھ سکی۔"

میں واقعی بڑی الجھن میں تھی۔ کالکی کے تمام چیلوں کو یقین تھا کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہے اور انہیں جلد از جلد دعا اور پوجاپاٹ کے ذریعے اپنی تطہیر کر لینا چاہیے، وہ گوشت، جنس، شراب اور منشیات سے پرہیز کر رہے تھے تاکہ اگلے جنم میں بھی انہیں لباس آدمیت میسر آئے۔ انہیں نروان کی جستجو اور آرزو تھی جبکہ میرے نزدیک ان کا تصور نری بکواس تھا۔ مجھے اپنا آشرم جانا یاد آگیا۔

"یہ سب کچھ تمہیں واقعی اپیل کرتا ہے؟" میں نے کالکی کے ایک چیلے نیل سے پوچھا، جو کبھی ایک مشہور جمنازیم کا انسٹرکٹر رہ چکا تھا۔

ہم جہاں بیٹھے تھے، وہ کسی ریڈیو اسٹیشن کا کنٹرول روم معلوم ہوتا تھا۔ صرف معلوم نہیں ہوتا تھا، کبھی رہا بھی تھا۔ آشرم کی عمارت میں پہلے ریڈیو اسٹیشن ہی قائم تھا۔ اب وہاں رنگ برنگے لوگ تھے۔ ہر طرف شور برپا تھا۔ ایک طرف ایک شخص ستار بجا

کر گویا پس منظر موسیقی فراہم کر رہا تھا۔ پیش منظر موسیقی زرد لبادے والا ایک شخص فراہم کر رہا تھا۔ وہ کسی اجنبی زبان میں گا رہا تھا...... شاید سنسکرت میں۔

مجھ پر مایوسی طاری تھی۔

"بات اپیل کی نہیں۔" نیل نے بے حد سائنٹیفک انداز میں جواب دیا۔ "اپیل کرے یا نہ کرے، بات یہ ہے کہ ہر شخص کو اس امتحان سے گزرنا ہے، یہ آدمی کی باطنی پالش کا وقت ہے۔ دنیا کا اسٹیج شو ختم ہونے والا ہے۔ کالکی کی آمد کا سبب ہی یہی ہے، یہ دور ختم ہوا سمجھو۔ ہمیں خود کو پاک کرنا ہے......"

مجھے یہ بات پسند نہیں آئی، یہ تو مذہب کے نام پر قنوطیت کا پرچار تھا، حالانکہ مذاہب تو ہمیشہ خوش امیدی اجاگر کرتے ہیں۔

نیل، مجھے میری کار تک چھوڑنے آیا تھا "مجھے تم سے حسد محسوس ہو رہا ہے۔ تم اس سے ملوگی...... بھگوان سے۔"

"کوئی پیغام؟" میں نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

مگر نیل کے جواب نے میرے جملے کا تاثر ختم کر دیا۔ "بھگوان کے لئے پیغام کیا معنی؟" اس نے کہا پھر اس نے کاغذ کا ایک کنول میری طرف بڑھایا۔ "یہ بھگوان وشنو کی علامت ہے۔" مجھے احساس ہوا کہ وہ رٹی رٹائی باتیں دہرا رہا ہے۔ "بھگوان وشنو کنول کے پھول میں پیدا ہوئے تھے۔" اس نے اپنی بکواس جاری رکھی۔ "جب تمام انسانوں کو کنول کے کاغذی پھول مل جائیں گے تو دنیا ختم ہو جائے گی۔ اس پھول کی پتیوں پر ایک نمبر تحریر ہے، اگر تمہارا نمبر نکل آیا تو تمہیں انعام ملے گا۔ اخبار دیکھتی رہنا۔ اب انعامات کا سلسلہ شروع ہوا ہے جو دنیا کے خاتمے تک جاری رہے گا۔"

میں نے حیرت سے اس کاغذی کنول کو دیکھا۔ گویا یہ بھی ایک طرح کی لاٹری تھی۔

"دنیا کب ختم ہوگی؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"ابھی مجھے تاریخ کے بارے میں کچھ علم نہیں۔" اس نے جواب دیا۔

مستقبل کے مورخین (اگر وہ ہوں گے تو) یہ نوٹ کر لیں کہ گزشتہ سال دنیا موت کی سی کیفیت سے دوچار تھی۔ ہر طرف جنگ کے خطرات منڈلا رہے تھے۔ اس موڈ کی وجہ سے جس مذہب نے بھی کچھ لوگوں کو برے انجام سے بچنے کی نوید سنائی، وہ کامیاب

رہا۔ کالکی کا دنیا کے اختتام کا دعویٰ بہت تیزی سے قبول کیا گیا۔ اس روز آشرم میں نیل کی مسرت قابلِ دید تھی' وہ احمقانہ حد تک خوش تھا۔ دنیا ختم ہونے والی تھی اور اسے مکتی میسر تھی۔

یہ بات طے ہوگئی کہ کالکی بہت چالاک اور عیار ہے' وہ لوگوں کی اجتماعی ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔

ایئرپورٹ پر مورگن نے مجھے الوداع کرتے ہوئے کہا۔ "بس میں یہ چاہتا ہوں کہ تم سی بی ایس کو شکست دے دو۔"

طیارے کے ہوائی میں مختصر قیام کے دوران میرے برابر والی نشست پر کوئی آ بیٹھا۔ میں نے چونک کر دیکھا' وہ دبلا پتلا' دراز قد اور معمر ہندوستانی تھا۔ وہ گہرے رنگ کا سوٹ پہنے ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ باچھیں پھیلا کر مسکرایا۔ اس کے اوپری دانت اتنے سفید تھے کہ پلاسٹک کے معلوم ہوتے تھے جبکہ نچلے دانت بہت زیادہ پیلے تھے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ میں آپ کو انسانی تاریخ کے ایک اہم ترین کردار سے متعارف کرا رہی ہوں۔

اس نے سگریٹ نکالا اور معذرت خواہانہ انداز میں مجھے دیکھتے ہوئے بولا۔ "آپ مائنڈ تو نہیں کریں گی؟" اس کی انگریزی برطانوی انداز کی تھی۔

میں نے ادھر ادھر دیکھا' جہاز میں درجنوں نشستیں خالی تھیں' مگر وہ مجھ پر ہی مہربان ہوا تھا۔ بہرحال' میں نے بڑی بیزاری سے کہا۔ "ضرور مجھے کوئی اعتراض نہیں' ڈو اسموک۔"

"میڈم اوتنگر' میں اپنا تعارف کرا دوں۔" وہ بولا "میں ڈاکٹر اشوک ہوں' یہ رہا میرا کارڈ۔"

میں نے کارڈ پر نظر ڈالی۔ آر۔ ایس۔ اشوک۔ پی۔ایچ۔ڈی۔ پروفیسر' موزانۂ مذاہب۔ ڈکنسن یونیورسٹی۔

"آپ مجھے کیسے جانتے ہیں؟ میں نے اس سے پوچھا۔ حالانکہ مجھے یقین تھا کہ اس نے مجھے ٹی وی پر دیکھا ہوگا۔ میں نے سوچا' اگر اس نے اندرا گاندھی کے سلسلے میں مجھ پر تنقید کی تو میں انتقاماً برتھ کنٹرول کے موضوع پر اسے کم از کم چالیس منٹ بور کروں گی۔ میں تیار ہوگئی۔

مگر اس نے مجھے مایوس کیا۔ "میں آپ کو دنیا کی بہترین ہوا باز خاتون کی حیثیت سے جانتا ہوں۔" اس نے اپنے دو رنگے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ "ویسے آپ کی نشست کے پیچھے آپ کے نام کا ٹیگ بھی لگا ہوا ہے لیکن میں آپ کو حقیقت بتا دوں' میں اس پرواز پر اس لئے موجود ہوں کہ ہمارے مشترکہ دوست مورگن ڈیوس نے مجھے بتا دیا تھا کہ آپ اس پرواز پر ہوں گی۔"

"مورگن ڈیوس مجھے ایئرپورٹ تک لایا تھا۔ مگر اس نے تو مجھے آپ کے بارے میں نہیں بتایا۔" میں نے حیرت سے کہا۔ کسی پر شک ہو جائے تو میں ہمیشہ براہِ راست حملہ کرتی ہوں۔

"مورگن کو یقین نہیں تھا کہ مجھے اس پرواز پر نشست مل سکے گی۔"

میں نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ طیارے کی آدھی سے زیادہ نشستیں تو خالی ہیں۔

"بہرحال' اب ہم ہمسفر ہیں۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ میرا مشن بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔ میں بھی اس جعلی اوتار کے چکر میں ہوں۔"

"جعلی کیوں؟"

"مذاق کر رہی ہیں آپ۔ خیر' یہ تو طے ہے کہ آپ ہندو نہیں ہیں۔"

"ہندو ہی نہیں' مذہباً میں کچھ بھی نہیں ہوں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کافی گہری ہیں۔" اس نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔ "بے دین ہونا صاحبِ علم لوگوں کی عیاشی ہے۔ میں صاحبِ علم نہیں ہوں' میں تو سیدھا سادہ ہندو ہوں۔ ذات کا برہمن ہوں' ہندوؤں کی چاروں ذاتوں میں یہ سب سے اونچی ذات ہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔ برہمن پادری ہوتے ہیں ایک طرح کے۔ میں بھی ہندومت کے بارے میں پڑھتی رہی ہوں۔" میں نے فخریہ لہجے میں کہا۔ گزشتہ ایک ہفتے کا پڑھا ہوا اب کام آ رہا تھا۔ اہم باتیں میں نے اپنی لاگ بک میں درج کرلی تھیں۔

"تب تو آپ میری دشواریوں کو سمجھ سکتی ہیں۔ دیکھئے نا........ بالکل اچانک ایک امریکی' جو پیدائشی طور پر مسیحی ہے' اعلان کرتا ہے کہ وہ درحقیقت بھگوان وشنو کا آخری روپ ہے' آخری اوتار ہے' میں کیسے مان لوں........؟"

"آخری روپ کا کیا مطلب ہوا؟" میں نے پوچھا۔ میں ابھی تک رام اور کرشن کے ایڈونچرز میں گم تھی۔ فکشن کی حیثیت سے ان کے ایڈونچر بہت پُرلطف تھے اور میرے خیال میں عالمی ادب میں ان کی ممتاز حیثیت تھی۔ وشنو کی کہانی' انسانی کہانی نہیں تھی لیکن دیوتاؤں کی کہانیاں تو ہوتی ہی مختلف ہیں۔ آپ پوچھیں گے کہ کیا میں بھی ایک دیوتا کی کہانی لکھ رہی ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پوری کہانی پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر لیجئے گا۔

"اوتار ایک اعتبار سے دوسرا جنم ہوتا ہے...... بھگوان کا دوسرا جنم۔" ڈاکٹر اشوک نے وضاحت کی۔

اسی وقت ایئرہوسٹس ہماری طرف چلی آئی۔ میں نے اس سے کوکاکولا طلب کیا۔

ڈاکٹر اشوک نے اپنے لئے ووڈکا کا آرڈر دیا اور دانت نکالتے ہوئے بولا۔ "میں کوئی اچھا ہندو نہیں ہوں۔ میں ماس بھی...... میرا مطلب ہے' گوشت بھی کھاتا ہوں' شراب بھی پیتا ہوں۔"

"ڈاکٹر اشوک! مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو جم کیلی کے وشنو کا آخری اوتار ہونے پر شک کیوں ہے؟"

جواب میں اس نے مجھے لیکچر پلا ڈالا۔ "آج تک وشنو نو بار روئے زمین پر مختلف اوتاروں کے روپ میں نمودار ہوچکا ہے' آخری بار گوتم کے روپ میں وہ آیا تھا اور اس بات کو دو ہزار سال سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہے۔ گوتم پیدائشی طور پر شہزادہ تھا مگر پھر اس نے سب کچھ جان لیا...... سب کچھ سمجھ لیا' اسی لئے ہماری زبان میں اسے بدھا کہا جاتا ہے۔ اس نے روشنی پالی تھی۔ وشنو کا دسواں جنم اس وقت ہوگا جب دنیا ختم ہونے والی ہوگی' یہ جو دور چل رہا ہے......"

"اسے کالی کا دور کہتے ہیں...... کلجگ۔" میں نے فخریہ اپنی معلومات جھاڑیں۔ "اسے آہنی دور بھی کہتے ہیں۔"

"بہرحال' کالی کا دور ایک لاکھ تیس ہزار سال اور چلے گا۔" ڈاکٹر اشوک نے خشک لہجے میں کہا "اس لحاظ سے جم کیلی' کالکی نہیں ہوسکتا۔ ابھی کالکی کی آمد کا وقت بہت دور ہے۔"

"اس سے قطع نظر وہ جو کچھ کر رہا ہے' روایات اور نشانیوں کے عین مطابق ہے۔" میں نے اعتراض کیا پھر میں نے ہندو دیو مالا کا انگریزی ترجمہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ "اس میں لکھا ہے کہ وشنو کا آخری جنم ایک سفید فام شخص ہوگا جو گھوڑے پر سوار ہوگا۔"

"آپ سے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے' وہ شخص سفید فام نہیں ہوگا بلکہ اس کا رنگ کچھ بھی ہو' وہ سفید گھوڑے پر سوار ہوگا۔" ڈاکٹر اشوک نے سرد لہجے میں کہا۔ "پھر وہ اپنی تلوار نکالے گا......" ڈاکٹر نے آنکھیں موند لیں۔ اس کے چہرے پر مسرت اور سرشاری' ہلکورے لے رہی تھی' وہ تصور میں اس منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ "وہ تلوار چمکے گی۔ بدی تباہ ہو جائے گی' کلجگ ختم ہو جائے گا۔ یاما یعنی موت کی حکمرانی ہوگی ہر طرف' یہاں تک کہ نسلِ انسانی کے اگلے دور کا آغاز ہو' وہ سنہرا دور ہوگا۔ برہمن حکمراں ہوں گے' وہ پوترتا کا دور ہوگا۔"

"جب مجھے وہ بات بتائی جائے جو مجھے پہلے سے معلوم ہو تو میرا احساسِ تحفظ فزوں تر ہو جاتا ہے۔ میں تمہاری مقروض ہوگئی ہوں ڈاکٹر اشوک۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ میرے انداز میں بناوٹی خوشگواری تک نہیں تھی۔ زندگی میں کبھی کوئی شخص مجھے اتنا مشکوک نہیں لگا' جتنا ڈاکٹر اشوک۔ اس کی ساری باتیں غلط معلوم ہو رہی تھیں۔ وہ بہت زیادہ جانتا تھا مگر بہت کم۔

ڈاکٹر اشوک منمنایا' جیسے کوئی منتر پڑھ رہا ہو' اب شراب اس پر اثرانداز ہو رہی تھی۔ "شاید تم یہ جاننا چاہتی ہو کہ میں انڈیا کیوں واپس جا رہا ہوں۔" بالآخر اس نے کہا۔

"ہرگز نہیں' یہ بات تو میں تم سے کبھی نہ پوچھتی۔"

"خوب...... بہت خوب۔" ڈاکٹر اشوک نے کہا۔ اس کی نگاہیں میرے وجود پر بھٹکنے لگیں۔ "مجھے یونیورسٹی سے چھٹی دی گئی ہے...... بہ طور خاص۔ ایک حکومت مسٹر کیلی میں خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔ انہوں نے مجھے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے پر مامور کیا ہے۔"

"یہ معلومات کہ وہ وشنو کا آخری روپ ہے یا نہیں؟"

"نہیں بھئی' اس سلسلے میں تو سوچنا ہی حماقت ہے۔ میں تو ایک لمحے کے لئے بھی

اس کا دعویٰ تسلیم نہیں کر سکتا۔ میں صورت حال کا منطقی تجزیہ کرتا ہوں۔ وشنو کبھی کسی سفید فام کے جسم میں واپس نہیں آئے گا۔" اس کا لہجہ جذباتی ہو گیا۔ "وہ کسی برہمن کے جسم کا سہارا لے گا...... مجھ جیسے کسی برہمن کے جسم کا۔ نہیں' نہیں۔" وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔ "میں کالکی نہیں ہوں۔"

"میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتی۔ تمہارے پاس سفید گھوڑا نہیں ہے۔" میں نے مذاق کیا۔

لیکن ڈاکٹر اشوک نے جیسے میری بات سنی ہی نہیں۔ "ایک امریکی فوجی' ہندو مذہب کو بڑی بے رحمی سے' مجرمانہ بے رحمی سے اپنے فائدے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ استحصال کر رہا ہے اس کا اور اس کا دھندا منشیات کا ہے۔"

"کیا؟ تمہارا مطلب ہے' وہ منشیات کی تجارت میں ملوث ہے؟" یہ تو میری معلومات میں اضافہ ہوا تھا۔ دوسری طرف میں نے سانتا مونیکا بلے وارڈ والے آشرم کا جائزہ لیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہاں کوئی منشیات کا عادی نہیں ہے۔ میں سگریٹ نہیں پیتی' لہٰذا دھوئیں والی منشیات کے سلسلے میں میری ناک اور حلق بے حد حساس ہے۔

"وہ گانجے' کوکین' افیم' ہیروئن...... ہر چیز کی تجارت کرتا ہے۔ تمہارا مسٹر کیلی......"

"وہ میرا مسٹر کیلی نہیں' ڈاکٹر اشوک۔" میں نے سرد لہجے میں اس کی بات کاٹ دی۔

"بہرحال' وہ امریکن آرمی کی میڈیکل کورپس میں تھا۔" ڈاکٹر اشوک نے بے پروائی سے کہا۔ "ویت نام میں بھی وہ منشیات کی تجارت کرتا رہا تھا۔"

مجھے یقین نہیں آیا۔ نہ جانے کیوں' ابتدا ہی سے میں ڈاکٹر اشوک پر اعتماد کے لئے تیار نہیں تھی۔ میری کوئی باطنی حس مسلسل اسے جھوٹا قرار دے رہی تھی۔ مجھے اس سے جوابات درکار تھے مگر اس نے الٹا مجھ سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ سوالات بھی بدترین کر رہا تھا کمبخت۔

"یہ مسٹر کیلی اب کیوں سامنے آیا ہے' ۶۸ سے دوبارہ ظاہر ہونے تک وہ کہاں رہا؟ آٹھ سال وہ کیا کرتا رہا؟ بہرحال وہ غائب رہا پھر اچانک ایک دن کھٹمنڈو کے بلیو مون ٹی

ہاؤس میں نمودار ہوا اور اس نے اعلان کیا کہ وہ کالکی ہے۔ آخر کیوں؟"

اس کے انداز سے لگتا تھا کہ میرے لئے اس سوال کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے مناسب ترین جواب دیا۔ "دماغ چل گیا ہو گا اس کا۔"

اس نے سر ٹیڑھا کر کے مجھے بہ غور دیکھا۔ مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ اس کے سفید بال اصلی ہرگز نہیں ہیں' وہ وگ لگائے ہوئے تھا۔ "خاتون' مذہبی دیوانے ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ممکن ہے' وہ بھی دیوانہ ہو مگر میں اس کا مقصد جاننا چاہتا ہوں' اس سے کیا فائدہ پہنچے گا...... اور کسے پہنچے گا؟"

کچھ دیر خاموشی رہی' وہ مجھے گھورتا رہا۔

"مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟ مجھے کیا معلوم؟" بالآخر میں نے ترش لہجے میں کہا۔

"اصل کالکی مستقبل میں ہزاروں سال دور ہے۔ اس نقلی کالکی اور اصلی کالکی کے درمیان وقت کی بہت اونچی دیوار حائل ہے۔ میرے خیال میں تمہارا مسٹر کیلی ایک سیاسی اسنٹنٹ ہے۔"

"ابھی کچھ دیر پہلے تم اسے منشیات فروش قرار دے رہے تھے۔" میں نے اعتراض کیا۔

"واہ یک نہ شد دو شد۔" ڈاکٹر اشوک نے خوش ہو کر کہا۔ "اب صحیح تصویر سامنے آئی ہے۔ کوئی طاقت مغربی دنیا کو سرنگوں کرنا چاہتی ہے۔ اس کی سب سے سادہ اور آسان ترکیب یہ ہے کہ مغرب کی نئی نسل کو نشے کی لت ڈال دی جائے۔ انہیں ایک ایسے مذہب سے روشناس کرایا جائے جو یہ بتائے کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہے۔ ایسے مایوس اور نشے کے عادی لوگ لڑ سکتے ہیں کبھی' وہ تو جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی ہار جائیں گے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتی یہ بات۔"

"ایسا معاشرہ کبھی اپنے قومی تحفظ کا خیال نہیں رکھ سکتا۔" ڈاکٹر اشوک اپنی دھن میں کہتا رہا۔ "یہ جعلی کالکی یقیناً کیمونسٹ ایجنٹ ہے۔"

"کیا پتا' سی آئی کا ایجنٹ ہو۔"

ڈاکٹر اشوک مستقلاً ادھر ادھر کی ہانکتا رہا۔ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے کالکی کے متعلق

معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اپنی سفید بالوں کی وگ سمیت وہ سی آئی اے کا ایجنٹ ہے۔

--------------- ☆ ---------------

نئی دہلی پہنچتے پہنچتے میں تھکن سے نڈھال ہو چکی تھی۔ ایئرپورٹ سے ہوٹل تک کے سفر میں ڈاکٹر اشوک مجھ پر مسلط رہا۔ سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ ڈاکٹر اشوک ان کی طرف دیکھ کر یوں ہاتھ ہلاتا رہا' جیسے وہ دلائی لاما ہو۔

او بیرائے ہلٹن ہوٹل پہنچتے ہی میں اپنے کمرے میں چلی گئی۔ وہاں ساڑیوں میں ملبوس چار حسین لڑکیاں آپس میں چھیڑ خانی کر رہی تھیں۔ وہ خادمائیں تھیں' غیر ملکی جاسوس تھیں۔ یا شاید میرے تصور کی پیداوار۔ میری ذہنی کیفیت بے حد عجیب تھی جو کچھ نظر آ رہا تھا' سب کا سب فریبِ نظر لگ رہا تھا۔ میں نے انہیں ہشکار کر کمرے سے نکالا اور بستر پر گر کر بے سدھ ہو گئی۔

چھ گھنٹے بعد سرہانے رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ کسی امریکی لڑکی کی آواز سنائی دی "مسز او نگر' میں لکشمی بول رہی ہوں۔"

میری ذہنی کیفیت اب بھی ابتر تھی' مجھے وہ سب کچھ خواب سا لگ رہا تھا۔

"میں کالکی کی بیوی ہوں...... لکشمی' اور نیچے لابی میں آپ کی منتظر ہوں۔"

میں نے سر جھٹکا اور ماؤتھ پیس میں کہا۔ "میں نہا کر کپڑے بدلوں گی پھر لابی میں ملوں گی۔"

نیچے لابی میں ایک حسین امریکی لڑکی جامنی ساڑی میں میری منتظر تھی۔ اس کے ہاتھ میں کنول کا سفید پھول تھا...... اصلی پھول۔ جیسے ہی میں نے لفٹ سے باہر قدم رکھا' وہ میری طرف بڑھی۔ اس نے خالص ہندوانہ انداز میں دونوں ہاتھ جوڑ کے' بل کھا کے مجھے پرنام کیا۔ میں نے ہیلو پر اکتفا کیا۔

"آیئے...... بیٹھیں' مسز او نگر۔"

"شکریہ مسز کالکی۔"

"آپ مجھے لکشمی کہہ سکتی ہیں۔"

"اور میں ٹیڈی ہوں۔"

ہم ایک صوفے پر پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے۔ لکشمی مسکرائی۔ یا تو وہ بلا شرمیلی تھی یا ظاہر کر رہی تھی پھر اس نے جو کچھ پوچھا' وہ میرے لئے بے حد غیر متوقع تھا۔ "آپ اپنا پائلٹ والا لائسنس ساتھ لائی ہیں؟"

"جی ہاں' مگر میں تو ایک صحافی کی حیثیت سے......"

"آپ لیئرجیٹ اڑا سکتی ہیں؟" اس نے میری بات کاٹ دی۔

"جی ہاں لیکن میں تو آپ کے شوہر سے انٹرویو کے سلسلے میں آئی ہوں۔"

"درست ہے' مگر کالکی کی خواہش ہے کہ آپ بہ حیثیت پائلٹ اس کے ساتھ تعاون کریں۔"

"کیا بھگوان کے اوتار کو بھی تعاون کی ضرورت پڑتی ہے؟" میں نے اچنبھے سے کہا۔ "معاف کرنا' بس منہ سے نکل گیا" مجھے افسوس ہونے لگا۔ کیونکہ لکشمی بے حد حسین عورت تھی۔

اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ ذرا ماند نہیں پڑی۔ "دیوتاؤں کے بھی منش لوگوں پر کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ ہم نے حال ہی میں ایک لیئرجیٹ خریدا ہے۔ یہیں ایئرپورٹ پر موجود ہے وہ' میں کل ہی ڈیلیوری لینے کے سلسلے میں آئی ہوں۔ ہمارا پائلٹ پیچش میں مبتلا ہو گیا ہے' کو پائلٹ اتنا تجربے کار نہیں ہے۔ تم ہمارے لئے ایک نعمت کی طرح آئی ہو۔ ہماری مدد کرو گی نا؟" اس کے لہجے میں بے تکلفی در آئی۔ "تم گیرودا اڑاؤ گی نا؟"

"میں بہت آسانی سے قائل ہو جاتی ہوں۔" میں نے کہا اور دل میں سوچا' شرط یہ ہے کہ قائل کرنے والی کوئی حسین لڑکی ہو۔ "لیکن یہ گیرودا کیا بلا ہے؟"

"اصل میں وہ ایک جسیم پرندہ تھا' جس پر وشنو پرواز کرتا تھا۔ اسی حوالے سے میں نے سوچا ہے کہ لیئرجیٹ کا نام گیرودا رکھوں گی۔ مجھے امید ہے' تم ہمیں پسند کرو گی۔"

میں اظہارِ محبت و عقیدت کرنا ہی چاہتی تھی کہ ڈاکٹر اشوک نازل ہو گیا۔ وہ بڑی بدمعاشی سے مسکرایا۔ "اوہ مسز او نگر' جاگ گئیں آپ؟ اور خاتون سے بھی مل لیں۔" اس نے کہا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کسی نہ کسی کا ایجنٹ ہے۔ اس نے لکشمی کو بھی پہچان لیا تھا حالانکہ آج تک کسی اخبار میں یہ نہیں چھپا تھا کہ کالکی کی بیوی بھی ہے۔

پھر اچانک وہ لکشمی کے قدموں میں بیٹھنے لگا۔ لکشمی نے اسے سختی سے ڈانٹا۔ وہ بہت تکلیف دہ انداز میں اٹھا اور گڑگڑایا۔ "پرنام' سورگ کی رانی......."

"یہ ڈراما وائی کنتھا میں کرلینا۔" لکشمی نے سخت لہجے میں کہا۔

ہندو دیو مالا میں وائی کنتھا سورگ کا وہ مقام ہے' جہاں وشنو اور اس کی پتنی لکشمی رہتے ہیں۔

اس وقت وہ سب کچھ مجھے محض ایک مذاق معلوم ہوا تھا۔ مجھے تو ہندوستان نے ہی حیران کر دیا تھا۔ اتنا بڑا ثقافتی انقلاب اور بعد آسانی سے کہاں جھیلا جاتا ہے اور پھر مجھے تو مذہب سے کبھی دلچسپی بھی نہیں رہی تھی۔ میں ان دیکھے خدا پر بھی یقین نہیں رکھتی تھی۔

"او ساگر میں جنم لینے والی جگ ماتا' تو وہ ہے جو پانی پر سوتی ہے' تو وہ ہے جو ان مٹ ہے۔" ڈاکٹر اشوک اپنی ہانکے جا رہا تھا۔

"ڈاکٹر اشوک! ہمارا آشیرباد سب کے لئے ہے۔" لکشمی نے باوقار لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر اشوک عقیدت مندانہ انداز میں نظریں جھکائے' الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔ اس وقت مجھے علم نہیں تھا کہ وہ اداکاری کر رہا ہے۔ اب سوچتی ہوں کہ اس کی کارکردگی بے مثال تھی۔

"یہ شخص تمہارا دشمن ہے۔" لکشمی نے سرسری انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے' تم سے بھی اس کا دشمنی کا رشتہ ہے۔"

لکشمی نے کوئی جواب نہ دیا' وہ ایک ٹک مجھے دیکھتی رہی....... دیر تک۔ مجھے اپنا چہرہ تمتماتا محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے' میرے رخسار تپ گئے ہوں گے۔ ایسا میرے ساتھ کم ہی ہوتا ہے۔ "آؤ چلیں" بالآخر اس نے کہا۔

میں' لکشمی کے ساتھ دو گھنٹے کے لگ بھگ دہلی کی سیر کرتی رہی۔ اس عرصے میں وہ مجھے بہت اچھی لگی تھی۔ لکشمی کم گو تھی اور جو گفتگو وہ کرتی تھی' میرے لئے غیر دلچسپ تھی مگر محبت میں آدمی کو اس کی پروا ہی کب رہتی ہے۔

ہم ایک مندر میں گئے' جہاں صرف اور صرف بندروں کا بسیرا تھا۔ بندر بے حد ذہین مگر غصہ ور تھے۔ داخلی دروازے پر مندر کے رکھوالے نے ہمیں ایک ایک چھڑی

تھما دی۔ "دے بیڈ مینکیز مسی۔ یوہٹ۔" اس نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں کہا اور دانت نکال دیے۔ اس کے دانت مجھے بندروں کے مقابلے میں زیادہ خطرناک لگے۔

لکشمی مجھے مندر میں لے گئی۔ دیواریں منقش تھیں۔ ہر طرف بندر ہی بندر تھے' وہ جا بہ جا دائروں کی شکل میں بیٹھے تھے۔ کچھ ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے اچھل کود رہے تھے۔ وہ بہت محتاط نظروں سے ہمیں تکتے رہے۔ کچھ نے تو بھکاریوں کی طرح ہاتھ بھی پھیلا دیے' کچھ ہمارے کپڑے کھینچنے لگے۔ چھڑی لہرانے پر قدرے امن ہوا' مگر وہ شور مچاتے رہے۔

"میں آگئی ہوں۔" لکشمی نے اپنے کنول سے ایک لڑکی کی مورتی کو چھوتے ہوئے کہا۔ مورتی کے ہاتھ میں بھی کنول کا پھول تھا۔ اس کے لبوں پر منجمد سی مسکراہٹ تھی۔

"مجھے ساگر نے پیدا کیا ہے۔" لکشمی نے مزید کہا۔

"تم وینس کے مجسمے کی طرح ہو۔ بوٹی سیلی کی وینس کی طرح۔" میں نے اس کے حسن کو سراہا۔

"ہاں' میں نے اسے بھی انسپائر کیا تھا۔" لکشمی نے مسکراتے ہوئے بڑ ہانکی۔ میں کہہ نہیں سکتی کہ وہ اس وقت سنجیدہ تھی یا نہیں۔ بہرحال اس نے اپنے کنول کے پھول کو مورتی کے پھول سے مس کیا۔ مجھے توقع تھی کہ ابھی بجلی کا کڑاکا سنائی دے گا۔ ماحول کی سریت مجھ پر غالب آ رہی تھی۔

اچانک ایک بندریا چھت سے کودی۔ اس کی بانہوں میں ایک بیمار سا مریل سا بندر کا بچہ تھا' وہ چرچراتی رہی پھر اس نے بچے کو لکشمی کی طرف بڑھایا۔ لکشمی نے کنول کے پھول سے بچے کے جسم کو سہلایا۔ بچے نے جھرجھری سی لی۔ اچانک بندریا نے چھلانگ لگائی اور کسی کونے کھدرے میں غائب ہو گئی۔

مجھے اس منظر نے بہت زیادہ متاثر کیا۔ ماحول کی اجنبیت الگ مجھ پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ "کیا تم واقعی دیوی ہو؟" میں نے لکشمی سے پوچھا۔

"کیوں....... تمہیں حیرت ہے اس پر؟"

"میں بے دین ہوں۔ ثبوت کے بغیر خدا کے وجود کو بھی تسلیم....... نہیں کرتی۔"

"ہم ثبوت فراہم کرنے والے نہیں۔" لکشمی نے بڑے وقار سے کہا' پھر اس نے

چھری سے چار ہاتھ والے ایک دیوتا کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ "اور اگر تم ہمیں قبول کرلو تو......" اس نے جملہ نامکمل چھوڑ دیا۔

"تو کیا ہوگا؟"

"ہم کلجگ کے خاتمے پر تمہیں اپنے ساتھ وائی کنتھا لے چلیں گے۔" اس کا انداز ایسا تھا' جیسے آرلین مجھے کسی نئی فلم کے پریمیئر کا پاس دینے پر اختیار کرتی تھی۔

"اور کلجگ کب ختم ہوگا؟" مجھے اچانک اپنا صحافیانہ فرض یاد آگیا۔ تجسس اس پر مستزاد تھا۔ اس صورت حال میں کون ایسا ہے جو متجسس نہیں ہوگا؟

"جب وقت آئے گا۔" لکشمی نے جواب دیا۔

اب سارے بندر ہماری طرف متوجہ تھے۔ ایسا لگتا تھا' کسی نے انہیں بتادیا ہے کہ ایک دیوی درشن دینے آئی ہوئی ہے' وہ غیر فطری حد تک خاموش تھے' مجھے بے چینی کا احساس ہونے لگا۔

لکشمی نے مورتی کو پوری طرح صاف کیا اور اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "یہ وشنو ہے۔" میں نے چار ہاتھوں والی اس مورتی کو دیکھا۔ اس کے سر پر تاج تھا۔ "اس کے ہاتھ میں سنکھ دیکھ رہی ہو؟" لکشمی نے مزید کہا۔

"ہاں' اس کا کوئی سبب بھی ہوگا۔"

"جب وشنو نے دھرتی پر آٹھواں جنم لیا تو اس کا نام کرشن تھا۔ اس وقت شیطان سمندر میں سیپ میں رہتا تھا۔ کرشن نے اسے ختم کردیا۔" لکشمی نے مورتی کے دوسرے ہاتھ میں موجود آہنی کڑے کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ کڑا اس کا ہتھیار تھا۔ تیسرے ہاتھ میں ڈنڈا ہے...... اور چوتھے میں کنول کا پھول۔"

"اس کنول کے پھول کا سبب؟"

"وشنو پانی پر سو رہا تھا کہ اس کے پیٹ پر کنول کا یہ پھول کھلا۔ اس پھول نے برہما کو جنم دیا اور برہما نے دنیا تخلیق کی۔"

وہ سب کچھ میرے لئے ناقابلِ فہم ہی نہیں تھا بلکہ اس میں بڑے الجھاوے تھے۔

"میرا خیال تھا کہ وشنو بھگوان ہے۔"

"سب کچھ بھگوان ہے...... اور کچھ بھی بھگوان نہیں۔" اور الجھا ہوا جواب ملا۔

وہ نہ صرف خوبصورت تھی بلکہ خوش گفتار بھی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنی بددلی کو چھپالیا' پھر مجھے کچھ کام بھی کرنا تھا۔ "نظامِ کائنات کیسے قائم ہوا؟" میں نے پوچھا۔

"وقت سے پہلے ایک سب سے بڑا دیوتا تھا...... پرجاپتی۔ اس کے تین رخ تھے...... خالق' وشنو...... محافظ......"

"اور ان دنوں برہما کہاں ہے؟" جواب مجھے معلوم تھا مگر میں اس کی زبان سے سننا چاہتی تھی۔ ممکن ہے' کوئی اختلافی نکتہ سامنے آجائے۔ ہندومت میں اس کی بڑی گنجائش ہے۔

"وہ سو رہا ہے۔ جب تک دنیا کو دوبارہ تخلیق کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی' وہ نہیں جاگے گا۔"

"اور تیسرا روپ؟"

"وہ شیوا ہے...... تباہی کا دیوتا۔" لکشمی نے منہ بنا کر کہا "ایسے لوگ بھی ہیں جو اسے وشنو سے بڑا مانتے ہیں۔"

"شیوا اس وقت کہاں ہے؟"

"یہاں' وہاں' ہر جگہ...... وہ موقعے کی تاک میں رہتا ہے۔"

"کس موقعے کی تاک میں؟"

مگر لکشمی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے خاموشی سے شکستہ صحن عبور کیا۔ بندر ہمیں دیکھتے رہے۔ ان میں وہ بندریا بھی تھی جس نے اپنا بچہ لکشمی کی طرف بڑھایا تھا' وہ لکشمی کو بہ غور دیکھ رہی تھی۔ بچے کی آنکھیں بند تھیں۔ یہ کہنا دشوار تھا کہ وہ سو رہا ہے یا مرچکا ہے۔

لکشمی نے ہاتھ بڑھا کر سب سے بڑے بندر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ مجھے توقع تھی کہ بندر جواب میں اسے نوچ کھسوٹے گا مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔ "یہ ہمارے دوست ہیں۔" لکشمی نے وضاحت کی۔ "جب وشنو رام کے روپ میں دھرتی پر آیا تو اس نے سیتا سے...... یعنی مجھ سے شادی کرلی۔ وہ میرا پچھلا جنم تھا۔ راون نے مجھے اغوا کرلیا۔ رام اور راون کے درمیان زبردست جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں بندروں نے رام کا ساتھ دیا۔ راون کو تباہ کردیا گیا۔ اس وقت سے ہمارے اور بندروں کے درمیان محبت کا دو طرفہ

رشتہ ہے۔"

مندر سے نکلتے ہی لکشمی نے ٹیکسی روک لی۔

-------------☆-------------

اگلی صبح میں لکشمی کے ساتھ دہلی ایئرپورٹ گئی۔ اس کے اثر و رسوخ کے نتیجے میں مجھے ہینگر تک پہنچنے میں صرف ایک گھنٹا لگا' جہاں لیئر جیٹ کی سروس ہو رہی تھی۔

رن وے پر متعدد گائیں باقاعدہ چہل قدمی کر رہی تھیں۔ میں نے اس پر اعتراض کیا جسے یکسر نظرانداز کر دیا گیا۔ چند ہزار سال پہلے ہندوستان مسئلہ آبادی سے دوچار تھا۔ حکمرانوں کے ذہن میں یہ سوال تھا کہ گائے کو کھایا جائے یا زراعت کے سلسلے میں استعمال کیا جائے۔ زراعت جیت گئی۔ گائے کو مقدس قرار دے دیا گیا۔ کھانا تو درکنار' وہاں گائے کی توہین بھی نہیں کی جا سکتی۔ رن وے پر ٹہلنے کے سلسلے میں اس کی گوشمالی کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ گائے کی حیثیت ٹریکٹر کی سی ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں انسانوں کے ساتھ ساتھ گایوں کی بھی بہتات ہو گئی۔

سروس اسٹاف کے جانے کے بعد میں نے جہاز کا تفصیلی جائزہ لیا۔ بیگج کمپارٹمنٹ میں تار پولین کے نیچے' جہاں بیٹریوں کی موجودگی کا گمان ہوتا تھا' ٹائم بم رکھا ملا۔ مجھے دھماکا خیز چیزوں سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ وہ ٹائم بم بہت نفیس اور نازک سا آرٹ پیس تھا اور انڈیا کا بنا ہوا ہرگز نہیں تھا۔ میں کریو چیف کی طرف متوجہ ہوئی جو ناٹا اور موٹا تھا اور صورت ہی سے قاتل لگتا تھا۔ میں نے اس کے چہرے پر ٹارچ کی روشنی ڈالی' وہ پلکیں جھپکانے لگا۔

"یہ کیا ہے؟" میں نے بم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے پُوچھا۔ خوش قسمتی سے میں اتنی خوفزدہ تھی کہ احساسِ خوف سے ماورا ہو گئی تھی۔

"بیٹری ہے یہ...... فاضل بیٹری' بے حد کارآمد اور مہنگی ہے۔"

"ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی' اسے تم ہی رکھ لو۔" میں نے مسکراتے ہوئے بم اس کے ہاتھوں تک پہنچا دیا۔

"نہیں...... نہیں۔" وہ دہشت زدہ ہو گیا۔ گویا وہ بھی سازش میں شامل تھا' وہ دو دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ بیٹری ہے...... بوم بوم والی۔" یہ کہہ کر میں نے ایسا ظاہر کیا' جیسے بم اس پر اچھالنے والی ہوں۔ اس نے چیخ ماری اور گرتا پڑتا وہاں سے بھاگ گیا۔

میں کام میں مصروف ہو گئی۔ میں نے ایک ایک میکنزم کو کئی کئی بار چیک کیا پھر میں بم ہاتھ میں لئے جہاز سے اتری۔ "ہمیں دیر ہو گئی ہے۔" لکشمی نے شکایت کی۔

مجھے احساس ہوا کہ بم کو ناکارہ بنانے میں ایک گھنٹا صرف ہوا ہے۔ وقت کبھی کبھی رک بھی جاتا ہے۔

"مجھے تاخیر پر افسوس ہے' ایک مسئلہ تھا' اب حل ہو گیا ہے۔" میں نے معذرت کی اسے پریشان کرنے کا کچھ فائدہ نہیں تھا۔ میں نے بارش کے پانی سے بھرے ہوئے ایک ڈرم میں وہ بم ڈبو دیا۔ فلائٹ کریو کے لوگ بے تاثر چہرے لئے مجھے دیکھتے رہے۔ بم سے فراغت پانے کے بعد میرے ہاتھوں پر لرزہ طاری ہوا۔ لکشمی نے بے حد تجسس سے مجھے دیکھا۔ اسے احساس ہو گیا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے مگر اس نے پوچھا کچھ نہیں۔

پرواز کے دوران لکشمی کوپائلٹ کی نشست پر میرے ساتھ آبیٹھی۔ اس کے استفسار پر میں نے اسے بم کے بارے میں بتایا۔ "یہ تم پر یا کالکی پر پہلا حملہ تو نہیں؟" میں نے پوچھا۔

"ایسا پہلی بار ہوا ہے۔" لکشمی نے جواب دیا۔ "مگر کالکی کا کہنا ہے کہ ایسا کئی بار ہو گا۔" وہ اگرچہ مسکرا رہی تھی مگر خوفزدہ بھی تھی۔

"تمہارے خیال میں یہ حرکت کس کی ہو سکتی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اس نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ "کلجگ کے آخری دنوں میں دہشت گردی عام ہو جائے گی۔"

"ایک بات بتاؤ۔ کالکی کے متعلق تو اخبارات میں چھپتا رہا ہے' مگر لوگ تمہارے وجود سے بے خبر ہیں' کیوں؟"

وہ مسکرا دی۔ "میری حیثیت ایک انکشاف کی سی ہے' جس کا ایک وقت مقرر ہے۔"

مجھے پھر اپنے صحافیانہ فرائض یاد آ گئے۔ "تم کالکی سے پہلی بار کہاں ملیں؟"

"ہم دونوں سمندر سے ایک ساتھ ابھرے تھے' کنول کے سینے پر۔"

"میں نے اسے غور سے دیکھا' وہ نوخیز لڑکیوں کی طرح مسکرا رہی تھی پھر اچانک اس کے چہرے پر دیویوں کا سا وقار ابھر آیا۔ "میں اس جنم کا پوچھ رہی ہوں۔" میں نے کہا۔

"۷۶ء میں سالِ نو کی رات........ مقام شکاگو۔ میں ایک پارٹی میں اس لڑکے ساتھ تھی' جس سے میرا شادی کرنے کا ارادہ تھا۔"

"تو تمہارا تعلق شکاگو سے ہے؟"

"نہیں' میری لینڈ سے ہے۔ میں نے شکاگو یونیورسٹی سے نیوکلیر فزکس میں ڈگری لی ہے۔ کالکی سے ملنے کے بعد میں نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ ماضی سے ناتا توڑ لیا۔ بس جیرالڈین نامی ایک سیلی رہ گئی ہے اس زمانے کی یادگار۔ کالکی بھی اسے پسند کرتا ہے۔ ابھی ایئرپورٹ پر تم اس سے مل سکو گی' وہ........"

میں نے نرمی سے اس کی بات کاٹ دی۔ مجھے جیرالڈین سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔

"تمہارا اصلی نام کیا ہے؟" میں نے ہیجانی لہجے میں پوچھا۔ یہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں 'من' کے لئے اتنا پُر از معلومات فیچر لکھ سکوں گی' یہ کیا کم تھا کہ میں کالکی کی پتنی سے ملی تھی' جس کے وجود سے دنیا بے خبر تھی۔

"میرا نام ڈورس تھا۔"

"تم نے کالکی سے شکاگو میں شادی کی؟"

لیکن لکشمی دیوی اس بار کنی کاٹ گئی۔ "یہ بات کالکی سے پوچھنا۔"

پھر لکشمی نے مجھے جیرالڈین سے ملوایا۔ سرخ بالوں والی وہ حسینہ مجھے بے حد پُرکشش لگی۔ اس نے بایوفزکس میں ڈاکٹریٹ لی تھی۔ تناسل کے موضوع پر اس نے تحقیق کی تھی پھر اس کی ملاقات کالکی سے ہوگئی اور اس نے بھی سب کچھ تج دیا۔

میں کالکی کے بارے میں سوچتی رہی۔ بے شمار سوالات مجھے پریشان کر رہے تھے۔ میں خوفزدہ ہوگئی۔

--------------☆--------------

کھٹمنڈو ایئرپورٹ دنیا کے بدترین ایئرپورٹس میں سے ہے۔ تاہم ہم خوش قسمت تھے کہ مطلع بالکل صاف تھا۔ رن وے پر فوجیوں سے بھری ہوئی چھ جیپیں کھڑی تھیں۔

فوجیوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ جہاز رکتے ہی انہوں نے جہاز کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ سینئر افسر نے لکشمی کو سلیوٹ کیا پھر وہ مؤدبانہ انداز میں اسے' مجھے اور جیرالڈین کو ایک پرانی کیڈلاک کی طرف لے گیا۔ باقی چیلوں کو بس سے آنا تھا۔

"تمہارے قیام کا بندوبست ہم نے آنند ہوٹل میں کیا ہے۔" لکشمی نے مجھے بتایا۔

"تمام جاسوس اسی ہوٹل میں رہتے ہیں۔" جیرالڈین نے ہنستے ہوئے کہا۔ "تمہیں ہوٹل پسند آئے گا۔"

میں اس کی بات پر سوچتی رہ گئی' وہ مجھے جاسوس سمجھ رہی تھی یا اس کے خیال میں ڈبل ایجنٹ تھی۔ ویسے مورگن ڈیوس کے بقول ایک جرنلسٹ کے لئے دورخی بہت ضروری ہے۔

فوجیوں کی موجودگی کی وجہ سے ہم رسمی مراحل سے بہ آسانی گزر گئے' ورنہ کسی ملک میں داخلہ آسان تو نہیں ہوتا مگر نیپال میں ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ ہو رہا تھا' جیسے ہم شاہی گھرانے کے فرد ہوں۔

"میں کل تمہاری کالکی سے ملاقات کا بندوبست کروں گی۔" لکشمی نے وعدہ کیا۔

--------------☆--------------

میں نے آنند ہوٹل کے رجسٹر پر دستخط کئے۔ کلرک نے باقاعدہ میری دست بوسی کی۔ وہ ہنگری کا رہنے والا تھا پھر اس نے مورگن ڈیوس کا ٹیلی گرام میری طرف بڑھایا۔ میں نے اسے کھول کر پڑھا۔ عجیب سا پیغام تھا اور میرے خیال میں کوڈ میں تھا۔ میں نے جیسے تیسے اس کا مطلب نکالا۔ سی بی ایس کو شکست دے دو۔ لو........ مورگن۔

لابی میں بھانت بھانت کے لوگ موجود تھے۔ ان میں کاکیشین بڑی تعداد میں تھے اور سیاح کوئی بھی نہیں معلوم ہوتا تھا۔ شاہ نیپال کی تصویر کے نیچے ڈاکٹر اشوک کھڑا تھا۔ اس نے بڑی گرم جوشی سے میرا خیر مقدم کیا۔ "تم اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے پاس جادوئی قالین ہے مادام اونگر' وہ گیرودا سے رفتار میں تیز ہے اور محفوظ تر بھی۔" اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

اس کا مطلب تھا کہ بم کے متعلق اسے بھی علم تھا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ وہ سی آئی

اے کا ایجنٹ ہے' وہ جن نظروں سے مجھے دیکھ رہا تھا' ان سے یہ بھی پتا چلتا تھا کہ وہ میری قربت کا خواہش مند ہے۔ میں سوچتی رہی کہ بم والے معاملے میں کہیں وہ بھی تو ملوث نہیں۔

"ہم غیر ملکی جاسوسوں میں گھرے ہوئے ہیں۔" اس نے مجھے بتایا۔

"لگتے تو تم بھی ہو۔" میں نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ چینی جاسوسوں کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ روسی جاسوس امریکی کاروباریوں کے روپ میں تھے اور ڈالر لٹا رہے تھے۔ ڈاکٹر اشوک نے مجھے لنچ پر مدعو کیا۔ میں نے دعوت قبول کرلی۔

کھٹمنڈو کا قدیم حصہ مجھے بے حد پُرکشش محسوس ہوا۔ نیپالی لوگ نقوش کے معاملے میں ہندوستانیوں سے زیادہ چینیوں سے قریب لگتے تھے۔

بلیو مون ٹی ہاؤس چھوٹے چھوٹے کمراہائے طعام کا سلسلہ معلوم ہوتا تھا۔ کمروں کے درمیان پردے تھے۔ وہاں مغربی ہپیوں کی اکثریت تھی۔ ان میں سے بیشتر چرس وغیرہ کے نشے میں تھے۔

"نیپالی حکومت کی پالیسی منشیات کے سلسلے میں خاصی سخت ہے۔" ڈاکٹر اشوک نے مجھے بتایا۔ "مگر مسٹر کیلی کا اثر و نفوذ بھی اچھا خاصا ہے۔"

ہمارے سامنے تلی ہوئی روٹی اور شوربا رکھ دیا گیا۔ کھانا بہت بدذائقہ تھا۔ ہم نے بیئر منگوالی۔ "ڈورس کے بارے میں تمہارا ذاتی تاثر کیا ہے؟" ڈاکٹر نے پوچھا۔

"تمہارا مطلب ہے لکشمی؟" میں نے اسے چڑانے کی کوشش کی۔ "اچھی لڑکی ہے' ذہین بھی ہے' اسے کالکی کے دیوتا ہونے پر یقین ہے.......... سبھی کو ہے۔"

"میڈم اونگر' اب میں آپ سے کھل کر بات کرلوں۔" ڈاکٹر اشوک نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں پروفیسر صرف دکھاوے کا ہوں۔ درحقیقت میں سی آئی اے کا ایجنٹ ہوں' یہ رہے میرے کاغذات۔" اس نے میز کے نیچے ہاتھ کرتے ہوئے مجھے باتصویر کاغذات دکھائے۔ پہلی بار مجھے یہ شک ہوا کہ وہ سی آئی اے کا ایجنٹ نہیں ہوسکتا۔

"ڈاکٹر اشوک' مجھے تمہارا پہلا روپ زیادہ قابلِ قبول لگتا ہے۔"

اس نے کوئی توجہ نہیں دی۔ مجھے آپ کی مدد درکار ہے خاتون۔ آپ کے وطن کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ ہمیں شک ہے کہ جے جے کیلی کا تعلق منشیات کی

اسمگلنگ سے ہے۔ صرف یہی نہیں ہمارے خیال میں وہ کے جی بی کے لئے بھی کام کر رہا ہے' وہ انڈیا اور چین کو قریب نہ آنے دینے کے لئے اور امریکا میں مایوسی پھیلانے کے لئے کام کر رہا ہے اور یہ جو اس طرف ایک شخص بیٹھا ہے' یہ جیسن ہے.......... امریکی نارکوٹکس بیورو کا ایجنٹ ہے۔ چہرے سے حیرت ظاہر نہ ہونے دیں' وہ اب آپ کے بائیں ہاتھ پر آبیٹھے گا' یہ ظاہر کریں' جیسے ہم پرانے دوست ہیں۔ کے جی بی کا ایک ایجنٹ بھی یہاں موجود ہے۔"

میں نے سرسری انداز میں اپنے بائیں جانب دیکھا' جیسن نیلے سوٹ میں تھا۔ میں نے اس سے ہاتھ ملایا۔ اس نے سرعام مجھے اپنے شناختی کاغذات کا دیدار کرایا' وہ اس سلسلے میں رازداری کا قائل نہیں معلوم ہوتا تھا۔ "یہ بہت ضروری ہے کہ آپ کیلی تک پہنچیں اور ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں۔" اس نے دانت بھینچ کر کہا۔

"میں اس سلسلے میں ابتدائی بات چیت کرچکا ہوں۔" ڈاکٹر اشوک نے بھرا ہوا سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ میں حیران رہ گئی۔ سی آئی اے کا ایک ایجنٹ "نارکوٹکس بیورو" کے ایک ایجنٹ کی موجودگی میں منشیات استعمال کر رہا تھا۔ صرف یہی نہیں' اس نے ایک طویل کش لے کر سگریٹ جیسن کی طرف بڑھا دیا۔ جیسن نے ایک طویل کش لیا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ وہ نارکوٹکس بیورو کا نمائندہ ہے' وہ اسی طرح منشیات زدہ لوگوں میں گھل مل کر اپنا کام چلاتے ہیں۔

"یہ شخص کیلی ۶۸ء میں یہاں آیا۔" جیسن نے بتانا شروع کیا۔ "وہ پورے سیٹ اپ کا انچارج ہے۔ ہر جگہ اس کے ایجنٹ موجود ہیں۔ امریکا میں اس کا سینیٹر نیو آرلینز ہے۔ ہمیں اس کے طریق کار کے متعلق بڑی حد تک معلوم ہے لیکن کچھ درمیانی کڑیاں غائب ہیں۔ آپ کو ہماری مدد کرنا ہوگی مسز اونگر۔"

"ہمیں اس کے سیاسی رویے کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔" ڈاکٹر اشوک نے جلدی سے کہا پھر مجھ سے بولا "جیسن کو صرف منشیات کے معاملے سے دلچسپی ہے۔ ویسے جیسن' تم بہت بڑا کام کر رہے ہو۔ گولڈن ٹرائنگل نامی تنظیم تمہارے نام سے لرزتی ہے۔"

اپنی تعریف سن کر جیسن کی آنکھیں چڑھ گئیں' چرس الگ رنگ دکھا رہی تھی۔

"تم بہت خوبصورت ہو مسز او ننگر' یہ بتاؤ کیلی نے تمہیں انٹرویو کی اجازت کیوں دی؟" ڈاکٹر اشوک نے بوجھل آواز میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور سنو' یہ دھواں میرے منہ پر نہ چھوڑو' مجھے نشہ ہونے لگا ہے۔"

ڈاکٹر اشوک نے بھرا ہوا سگریٹ بجھا دیا۔ "ہم کالکی کے آشرم میں جاسوسی نہیں کرسکتے۔ یہ تیرھویں صدی کے طرز تعمیر کا کمال ہے۔ سی آئی اے اور امریکی قوم ہمیشہ تمہاری احسان مند رہے گی مسز او ننگر۔ تم آشرم میں ہمارے کانوں اور آنکھوں کی حیثیت سے کام کرو۔"

"یہ ناممکن ہے۔" میں ڈاکٹر اشوک سے بور ہوگئی تھی۔ "میں 'دی نیشنل سن' کی نمائندگی کر رہی ہوں۔ امریکی جاسوس ہرگز نہیں ہوں میں۔"

"دیکھو' ہم امریکیوں اور بالخصوص آزاد دنیا کے لئے' یہ بات بہت اہم ہے۔ ہمیں بدی کی قوتوں سے لڑنا ہے۔" وہ مسلسل ہانکتا رہا۔

اب میں چکرا رہی تھی۔ بلیو مون ٹی ہاؤس کی فضا بدبودار دھوئیں سے بری طرح مکدر ہو رہی تھی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا' جیسے میں نے بھی چرس پی لی ہو۔ "یہ بتاؤ" تم کالکی یا کیلی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"جیمز جوزف کیلی' عمر ۳۵ سال جبکہ تمہارے مسیحؑ ۳۳ سال کی عمر میں مصلوب ہوئے تھے۔"

"میرے مسیحؑ نہیں' میں تو بے عقیدہ ہوں۔"

"تمہارا یہ عقیدہ قابلِ ستائش ہے۔" اس نے مکھن لگایا۔ "۶۴ء میں کیلی نے آرمی جوائن کی۔ اس سے پہلے وہ میڈیکل اسٹوڈنٹ تھا۔ مشہور و معروف پروفیسر گاٹنر کا ہونہار شاگرد۔ وہ چاہتا تو ویت نام جانے سے بچ سکتا تھا۔ مگر اس نے طبی تعلیم پر فوج کو فوقیت دی اور میڈیکل کورپس میں شامل ہوگیا۔ اس کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی......... آتی ہے......... وہ منشیات فروش تھا اور ویت نام منشیات کے لئے بہت اچھی مارکیٹ تھا۔ اس کے ملٹری ریکارڈ میں کچھ گیپ ہیں۔ ۶۵ء میں اس کے سپرد کوئی اہم کام کیا گیا تھا۔ آرمی انٹیلی جنس اس سلسلے میں کچھ بتانے پر آمادہ نہیں۔ بہرحال' ہمیں بھی تاریخ سے

کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم تو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کالکی بننے سے پہلے جو وہ طویل عرصے تک غائب رہا' اس عرصے میں وہ کہاں تھا۔ ہم یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ منشیات کی فروخت کے ذریعے حاصل کی ہوئی دولت وہ کالکی انٹرپرائز کے ذریعے کیوں گنوا رہا ہے۔ کالکی انٹرپرائز کے تحت سیکڑوں آشرم چل رہے ہیں' کیوں؟ میری دعا ہے کہ تم ہمیں ان سوالوں کے جواب فراہم کر دو۔"

"دیکھو اس کے قریبی لوگوں کے مطابق وہ سچ مچ خود کو وشنو کا نیا جنم سمجھتا ہے۔ اسے یہ بھی یقین ہے کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہے۔"

"ٹھیک ہے خاتون' میں نے مان لیا۔ اس نے حال ہی میں ایک سفید گھوڑا بھی خریدا ہے۔ اسے گھڑسواری نہیں آتی۔ میرا خیال ہے' اب وہ گھڑسواری سیکھے گا۔ سوالات اور بھی ہیں اور خاصے پیچیدہ ہیں۔ اس کے چیلے امریکا میں کاغذ کے کنول کیوں بانٹ رہے ہیں؟"

"اب میں چلتی ہوں۔" میں نے کہا۔ "میں جو کچھ معلوم کروں گی' وہ 'دی نیشنل سن' کے ذریعے تم تک پہنچ جائے گا۔"

"سنیں مسز او ننگر' سی آئی اے آپ کو معقول معاوضہ بھی دے گی۔" یہ کہہ کر اس نے ڈالروں کی گڈی میرے کوٹ کی جیب میں ٹھونس دی۔

میں نے گڈی نکال کر اسے واپس کر دی۔ "شکریہ......... لیکن میں برائے فروخت نہیں ہوں۔"

"میں آپ کو محبِ وطن سمجھتا تھا۔" اس نے زخمی لہجے میں کہا۔

میں خاموشی سے اٹھ کر چل دی مجھے تاریخ یاد ہے' وہ ۱۴ فروری تھی۔

--------------- ☆ ---------------

ہوٹل پہنچی تو لکشمی کا رقعہ میرا منتظر تھا۔ کل صبح دس بجے تمہیں لینے کے لئے ایک کار تمہارے ہوٹل بھیج دی جائے گی' تم آشرم آجانا۔ نیچے اس کے دستخط اور کنول کا پھول بنا ہوا تھا۔

اگلی صبح کار دس بجے کے بجائے دوپہر کو پہنچی۔ اس کے نتیجے میں ڈاکٹر اشوک کو پھر مجھے گھیرنے کا موقع مل گیا۔ خوش آئند بات یہ تھی کہ اس کے ہاتھوں میں خفیف سی

لرزش تھی۔ اس کے علاوہ اس کے بیان میں بھی پہلے سا زور نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ میں آشرم میں کوئی آلہ فٹ کر دوں.......... تاکہ سی آئی اے اندر کی کارروائیوں سے باخبر رہے۔ میں نے صاف انکار کر دیا پھر میں اس سے معذرت کر کے ایک خالی میز پر جا بیٹھی۔ ٹیپ ریکارڈ میرے پاس موجود تھا۔

بالآخر کار آگئی۔ ڈرائیور نیپالی تھا۔ آشرم کی سرخ اینٹوں والی عمارت خاصی وسیع و عریض تھی۔ عمارت کے تین اطراف درختوں کے جھنڈ تھے۔ مجھے ڈاکٹر اشوک سے متفق ہونا پڑا۔ اس عمارت میں جاسوسی کا کوئی نظام کام نہیں کر سکتا تھا۔ بہرحال عمارت خوبصورت تھی۔ صدر دروازے پر پر دو نیپالی پولیس والے پہرا دے رہے تھے۔

جیرالڈین مجھے ریسیو کرنے آئی۔ پولیس والوں نے پہلے تو اسے گھورا پھر مجھے تکنے لگے، وہ بہت چوکس معلوم ہو رہے تھے۔ "پرنام ٹیڈی.........." جیرالڈین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس بار میں نے بھی جواباً پرنام کیا۔

جیرالڈین سبز ساری میں تھی جو اس کے سرخ بالوں پر جچ رہی تھی۔ مجھے وہ اچھی لگی مگر لکشمی زیادہ اچھی تھی۔

وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئی۔ "کالکی اور دیگر لوگ مراقبے میں مصروف ہیں۔ میں تمہاری منتظر تھی، بہت دیر کر دی تم نے؟"

میں نے وضاحت کی، تاخیر کا سبب بتایا۔

"ٹھیک ہے اب کھانا یہیں کھانا۔ مجھے امید ہے، تمہیں چاول سے رغبت ہوگی۔ یہاں کھانے میں صرف چاول ہوتے ہیں۔"

میں ٹیپ ریکارڈر کی طرف متوجہ ہوئی مگر جیرالڈین نے نفی میں سر ہلایا۔ "کالکی ٹیپ ریکارڈر کی اجازت نہیں دے گا۔"

"میں نوٹس لے سکتی ہوں۔"

"چاہو تو لے لینا مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اصل گفتگو تو ذہن کی ذہن سے ہوگی، وہ پیغامات نشر بھی کرتا ہے، خیالوں کی شکل میں اور وصول بھی کرتا ہے۔ بیٹھ جاؤ۔"

ہم ایک بینچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے مجھے ایسا لگا، جیسے میں ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کی آمد کی منتظر ہوں۔

"تم یہاں کب سے ہو؟" میں نے صحافی بننے کی کوشش کی۔ دشواری یہ تھی کہ میں سوال تو ٹھیک ٹھاک کر لیتی ہوں مگر جواب توجہ سے نہیں سنتی۔

"ایک سال ہو گیا۔ اچھا وقت گزرا ہے، مجھے اپنی لیبارٹری میسر ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "میں تناسل کے سلسلے میں ایک تھیوری پر کام کر رہی ہوں........." وہ کہتے کہتے رک گئی۔ شاید یہ سوچ کر کہ اس کی بات میرے پلے نہیں پڑے گی۔ "بہرحال کچھ آلات کے حصول میں دشواری ہو رہی ہے۔" اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "میں اس سلسلے میں لکشمی کے ساتھ دہلی گئی تھی۔ ارے ہاں، لکشمی کہہ رہی تھی کہ طیارے میں بم رکھا گیا تھا؟"

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "ہاں، تمہیں کچھ اندازہ ہے کہ بم کس نے رکھا ہوگا؟"

"کیا کہہ سکتی ہوں، کالکی کے دشمن تو بہت ہیں، کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ کالکی انڈیا میں بہت مقبول ہے۔ قدامت پرست برہمن اس بنیاد پر اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کی خفیہ تنظیم چین میں بھی ہے، اور چینی اس بات کو پسند نہیں کر سکتے اور میرا خیال ہے، وہ ان سرگرمیوں سے بے خبر بھی نہیں ہوں گے۔"

"لیکن کالکی کا کیا بگڑتا ہم لوگ مارے جاتے۔"

"اصولاً کالکی کو اس جہاز پر ہونا تھا۔ اس نے عین وقت پر اپنا ارادہ بدل دیا۔"

"گویا اس چکر میں خطرات بھی ہیں؟"

جیرالڈین مسکرائی۔ "ایسے لوگ بھی ہیں، جنہیں کلجگ کا خاتمہ پسند نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ کالکی کو ختم کر دیں تو سب کچھ معمول کے مطابق چلتا رہے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔"

میں اس سے وضاحت طلب کرنا چاہتی تھی کہ گانگ کی آواز سنائی دی۔ "کالکی کمرۂ ملاقات میں آگیا ہے۔" جیرالڈین نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی، وہ میرا ہاتھ تھام کر کمرے کے افتادہ تر گوشے کی طرف بڑھی۔ وہاں پہنچتے ہی ایک خودکار دروازہ نمودار ہو گیا۔

وہ ویٹنگ روم طرز کا کمرا تھا۔ ایک دیوار کے ساتھ زمین سے دو فٹ اونچا ڈائس تھا۔ ڈائس کے عقب میں وشنو کا قد آدم چوبی مجسمہ تھا۔ اس کے چاروں ہاتھ ممنوں کے مطابق گھرے ہوئے تھے۔ مجسمہ نیلے رنگ کا تھا۔ یہ وشنو کا سرکاری رنگ ہے۔

ڈائس پر کالکی آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کی نظریں سامنے جمی ہوئی تھیں۔ ہم اس کی نگاہوں کے سامنے تھے مگر وہ ہمیں نہیں دیکھ رہا تھا۔ جیرالڈین نے بتایا کہ اس وقت کالکی کی آتما اس کے شریر میں نہیں ہے بلکہ آکاش کی سیر کر رہی ہے۔ ظاہر ہے' میں اس بات پر یقین نہیں کر سکتی تھی' مگر میں وہاں اپنی غرض سے گئی تھی۔

میں اور جیرالڈین ڈائس کے سامنے بچھے ہوئے قالین پر بیٹھ گئے۔ اس دوران مجھے کالکی کو بہ غور دیکھنے کا موقع مل گیا۔ وہ ایک زرد لبادہ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے بال سنہرے تھے۔ وہ بے حد خوش بدن آدمی تھا۔ نیلی آنکھیں انجان خلاؤں میں بڑے ٹھہراؤ کے ساتھ کچھ دیکھ رہی تھیں۔ مجھے وہ بہت پُرکشش لگا مگر میں نے ابھی اس کی آواز نہیں سنی تھی اور میرے نزدیک مردوں کی آواز کی بڑی اہمیت ہے۔

ہمیں بیٹھے ہوئے تین منٹ ہوئے ہوں گے کہ کالکی نے جھرجھری سی لی اور پلکیں جھپکائیں۔ "اس کے قدم چھولو' یہ طریقہ تعظیم ہے۔" جیرالڈین نے سرگوشی میں مجھ سے کہا۔

میں نے کالکی کا داہنا پاؤں چھولیا۔ اس کی جلد خشک اور کھردری تھی۔

اس نے مجھ پر بھرپور نظر ڈالی اور مسکرایا۔ "ماتا سے آگے' کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

میں بارہا اس سوال کا جواب دے چکی تھی۔ چنانچہ میں نے بڑی سادگی سے کہا "آزادی' عورت تو ہوتی ہی ہے' مرد بھی بن سکتی ہے۔"

"پرنام۔" کالکی نے گونجیلی آواز میں کہا۔ اس کی آواز میں گمبھیرتا اور خوبصورتی تھی۔ میرے لئے اس کی کشش اور بڑھ گئی۔ "میں اوتار ہوں.......... بلند ترین سے بھی بلند.......... میں پہلے بھی آچکا ہوں.......... مختلف روپ میں' مگر یہ اس دور میں میرا آخری جنم ہے۔ ایک مقررہ دن میں سفید گھوڑے پر سوار ہوں گا.......... نندا کا نامی تلوار بے نیام کروں گا اور بدی کو فنا کر دوں گا۔ دنیا ختم ہو جائے گی' کالی کا یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر اس سکوت سے میں نسلِ انسانی کو دوسرا جنم دوں گا اور سنہرا دور شروع ہو جائے گا۔ میں کالکی ہوں.......... میں وشنو ہوں' میں کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی تھا اور آخری ستارہ بجھنے کے بعد بھی موجود رہوں گا۔"

وہ جس غیر متوقع انداز میں شروع ہوا تھا' اسی انداز میں اچانک چپ بھی ہو گیا۔ اسے میرے ردعمل سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ یہ تقریر وہ بارہا کر چکا ہے۔

"تم سفید گھوڑے پر کب سوار ہو گے؟" میں نے پوچھا۔

"کل.......... میں گھڑسواری کی تربیت لے رہا ہوں۔" اس نے نہایت سادگی سے جواب دیا۔

"میرا مطلب تھا' دنیا کا خاتمہ کب ہو گا؟"

"جب میرا جی چاہے گا' وہی مناسب وقت ہو گا۔" اس نے بے پروائی سے کہا۔ "سنو نیڈی! اس وقت روئے زمین پر پانچ پرفیکٹ ماسٹرز موجود ہیں۔ میرا خیال ہے' میں ان میں سے تین کو تلاش کر چکا ہوں۔ اختتام سے پہلے مجھے باقی دو پرفیکٹ ماسٹرز کو بھی ڈھونڈنا ہو گا۔"

"پرفیکٹ ماسٹر کیا ہوتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"وہ جو دنیا کا روحانی رہنما ہوتا ہے۔ پرانے زمانے میں ان کا پتا آسانی سے چل جاتا تھا مگر کالی کے دور میں ان کی شناخت بہت دشوار ہو گئی ہے۔ بعض اوقات تو یہ بھی ہوتا ہے کہ پرفیکٹ ماسٹر پیدا ہوتا ہے اور بے خبری ہی کے عالم میں مر بھی جاتا ہے۔ اسے خود اپنے پرفیکٹ ماسٹر ہونے کا علم نہیں ہوتا۔"

میں فوراً سمجھ گئی۔ وہ میرا ٹیسٹ لے رہا تھا کہ میں پرفیکٹ ماسٹر ہوں یا نہیں' مجھے اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں تھا۔ البتہ یہ بات قابلِ غور تھی کہ وہ مجھے اپنی تحریک میں کیوں شامل کرنا چاہتا ہے۔ مجھے اس کے مذہب سے اور متعلقہ خرافات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میں تو اپنی افادیت جاننا چاہتی تھی۔

"تم مائیک ویلس کو جانتی ہو؟" کالکی نے پوچھا۔

"نہیں' البتہ ٹی وی اسکرین پر اسے کئی بار دیکھا ہے۔"

"میں نے نہیں دیکھا۔ دراصل برسوں سے میں نے امریکی ٹیلی وژن کا کوئی پروگرام نہیں دیکھا۔ بہرحال' مائیک ویلس کو سی بی ایس کے لئے میرا انٹرویو ریکارڈ کرنا ہے۔"

"میں نے اسے مائیک ویلس اور اس کے پروگرام 'ساٹھ منٹ' کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اچانک پھر ایک گانگ کی آواز سنائی دی۔ "کھانے کا وقت ہوگیا ہے۔" کالکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہمیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

کھانے پر تیس چالیس افراد موجود تھے۔ سب دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے۔ میں کالکی کے بائیں جانب تھی۔ اس کی دائیں جانب لکشمی تھی۔ کھانے کے دوران کالکی نے فرمائش کی کہ میں اسے جہاز اڑانے کی تربیت دوں۔

"وشنو کو گیرودا اڑانے کے لئے تربیت کی کیا ضرورت ہے؟" میں نے مضحکہ اڑایا۔

مگر کالکی کو غصہ نہیں آیا۔ البتہ جیرالڈین نے بڑی مضبوطی سے کہا۔ "کالکی کچھ بھی کرسکتا ہے' جو اس کا جی چاہے۔" اس کے لہجے میں بلا کا یقین تھا۔

کالکی مسکرایا۔ "مگر ہوا بازی کی تربیت کی خواہش ہے مجھے' ابھی لنچ کے بعد چلیں گے۔"

آشرم کے باہر سیکڑوں ہندوستانی اور نیپالی زائرین اکٹھے ہوگئے تھے۔ میں لکشمی کے ساتھ کھڑکی میں کھڑی کالکی کو ان کی طرف بڑھتا دیکھتی رہی۔ کالکی اسٹوپا پر چڑھ گیا۔ اس نے اشیرباد دینے والے انداز میں اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے پھر اس نے ہندی میں کچھ کہا۔ بہت سے زائرین پر رقت طاری ہوگئی۔ کچھ ہسٹریائی انداز میں ہنسنے لگے۔ تقریباً سبھی نے بڑھ کر کالکی کے پیر چھو لئے۔ میں نے لکشمی سے پوچھا کہ کالکی کیا کہہ رہا ہے۔

"وہ کالی کے دور کے خاتمے کی بشارت دے رہا ہے۔" لکشمی نے بتایا۔ "وہ انہیں خود کو پاک کرنے کا طریقہ بتا رہا ہے۔ اسے ہندی اور سنسکرت دونوں پر عبور حاصل ہے۔"

"سنسکرت کہاں سے سیکھ لی اس نے؟"

"دیوتا ہر زبان بول سکتا ہے اور یہ دیوتا تو آٹھ نو سال سے نیپال میں مقیم ہے۔"

لکشمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

کالکی نے اپنا اپدیش ختم کیا اور ایک طرف چلا گیا۔ "اب وہ تمہیں کار میں ملے گا۔" لکشمی نے کہا پھر متجسس لہجے میں پوچھا۔ "تمہارا کالکی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"بہت پُرکشش آدمی ہے۔" میں نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"تمہیں نہیں معلوم' تم اس مقدس کہانی میں ایک اہم کردار ادا کرنے والی ہو۔" اس نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ میرے جسم میں سنسنی سی دوڑنے لگی مگر وہ میرے جذبات اور کیفیات سے بے خبر تھی۔ "یہ بات میں تمہیں بتا رہی ہوں۔" اس نے کہا۔

"کیسا کردار؟"

لکشمی نے کوئی جواب نہ دیا' بس مسکرا کر رہ گئی۔

☆

میں پرانی کیڈیلاک میں کالکی کے ساتھ عقبی نشست پر بیٹھ گئی۔ کھڑکیوں پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ ڈرائیور اور ہمارے درمیان شیشے کا پارٹیشن حائل تھا۔ میں نے کالکی سے پوچھا۔ "تم نے سنسکرت کہاں سیکھی؟"

"میرے لئے زبان سیکھنا کبھی کوئی مسئلہ نہیں رہا' ہونا بھی نہیں چاہئے۔"

"تم ہمیشہ سے وشنو تھے؟" میں نے پوچھا۔ "میرا مطلب ہے' تمہیں یہ بات ابتدا ہی سے معلوم تھی؟"

"نہیں بھی اور ہاں بھی۔" اس نے گول مول جواب دیا۔

"میں نے بھی زیادہ زور نہیں دیا۔ "دنیا کب ختم ہوگی؟"

"بہت جلد۔"

"کیسے؟"

"جب میں سفید گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار بے نیام کروں گا' دنیا ختم ہو جائے گی۔ تم مجھ پر یقین رکھتی ہو؟"

میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دوں۔ مجھے اس کے کہے ہوئے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں تھا لیکن مجھے اس کے جسم سے اپنے جسم میں ارتعاش سا منتقل ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ "تم پر یقین کرنا آسان نہیں ہے۔" بالآخر میں نے جواب دیا۔ "میری سمجھ میں

ایک بات نہیں آتی، اگر تمہیں دنیا ختم کرنا ہے تو اتنا واویلا کیوں؟ وعظ کیوں دیتے ہو لوگوں کو، اگر سب کچھ ختم ہونا ہے تو قانون کیوں مرتب کرتے ہو، بس ختم کر دو اور جب جی چاہے دنیا کو دوبارہ آباد کر دینا۔"

وہ مسکرایا۔ "اب میں قانون ساز نہیں ہوں، اصول میں نے پہلے مرتب کر دیے تھے مگر بہت کم لوگوں نے ان اصولوں کی پیروی کی۔ میں ہر جنم میں انہیں سمجھاتا رہا۔ اب یہ دسواں اور آخری جنم ہے میرا۔ اب تو میں صرف پوترتا کی تلقین کرتا ہوں تاکہ لوگ میرے قریب آ جائیں۔ میں انہیں شعور دے رہا ہوں، میں گوتم بدھ تھا۔ میں نے لوگوں کو ایثار اور درگزر کا درس دیا مگر ناکام رہا۔ اس سے پہلے میں کرشن کے روپ میں ناکام رہا اور اس سے پہلے رام کے روپ میں بھی، حالانکہ میں نے رام کی حیثیت سے اپنی بیوی کو اغوا کرنے والے شیطان راون کو تباہ کیا تھا مگر لوگوں نے بڑے پیمانے پر کبھی میری پذیرائی نہیں کی۔"

"اگر تم دیوتا ہو تو سب کچھ کر سکتے ہو، لوگوں کو مجبور بھی کر سکتے ہو۔"

اس نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ "سب کچھ خاتمے والے دن ہو گا۔" اس نے خشک لہجے میں کہا۔ "ابھی میں مکمل نہیں ہوں، دنیا کا خاتمہ مجھے مکمل کرے گا۔"

"اور دنیا میں زندگی دوبارہ جاری بھی ہو گی؟"

"ہاں، اس لئے کہ یہ میری مرضی ہے۔"

پرواز کے دوران ہوا بازی کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس نے جہاز کے میکنزم کو بہت جلدی سمجھ لیا۔ "یہ بتاؤ، گیرودا میں بم کس نے رکھا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"انڈین حکومت، امریکی حکومت، کوئی بھی ہو سکتا ہے۔" اس نے بیزاری سے کہا۔ "مجھے کوئی پروا نہیں، یہ حماقتیں تو ہوتی ہی رہیں گی۔"

"تم ڈاکٹر اشوک کو جانتے ہو؟"

"ہاں، سبھی میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ سی آئی اے والے.......... نارکوٹکس والے.........."

"کیوں؟"

"اس لئے کہ میں ان کا مقدر ہوں اور مقدر سے لڑنا انسانی فطرت ہے۔ خاص

طور پر وہ مقدر، جس کا دوسرا نام موت ہو۔"

"ڈاکٹر اشوک کا کہنا ہے کہ تم منشیات کے کاروبار میں ملوث ہو۔"

"شاید وہ ٹھیک کہتا ہے۔"

"لیکن ایک دیوتا کو تو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔"

"اس سلسلے میں کوئی قانون نہیں اور قانون میں بناتا ہوں۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں 'دی نیشنل سن' میں تمہارے بارے میں کیا لکھوں؟"

"یہ لکھو کہ سورج، چاند، ستارے سبھی کچھ ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جو جی چاہے لکھ دو۔"

"لکھ دوں کہ تم اختتام ہو..........؟"

"میں آغاز بھی ہوں اور وسط بھی، ویسے ٹیڈی، تم بہت پرکشش ہو۔"

"میں اسے دعوت سمجھوں؟" میں اسے دعوت ہی سمجھنا چاہتی تھی۔ مدتوں بعد کسی مرد نے مجھے متاثر کیا تھا۔

اس نے جواب معمے کی صورت دیا۔ "جب تم نامستے سے آگے گئی تھیں اسی وقت میں نے تمہیں منتخب کر لیا تھا۔"

------------ ☆ ------------

اس رات بروس اسپرٹن نے آنند ہوٹل میں مجھے فون کیا۔ میرے خیال میں اس وقت کھٹمنڈو میں موجود تمام جاسوس میری گفتگو سن رہے تھے۔ میں نے اسے کالکی سے ملاقات اور گفتگو کی تفصیل سنائی۔ اس نے کہا۔ "تم فکر نہ کرو، میں بہت زوردار فیچر لکھوں گا، نام تمہارا ہو گا۔" اس کے لہجے میں حسد تھا۔ "کالکی نے دنیا کے خاتمے کی تاریخ کے متعلق بھی کچھ بتایا۔"

"نہیں، مگر میرا خیال ہے، خاتمہ قریب ہے۔"

"ایک بات بتاؤں۔" ریسیور میں بروس کی آواز سنائی دی۔ "کالکی انٹرپرائز نے پندرہ مارچ کی شب کے لئے میڈیسن اسکوائر گارڈن بک کیا ہے۔ کوئی ریلی ہو گی شاید معلوم کرو۔"

اگلی صبح میں آشرم سے کار کی آمد کی منتظر تھی کہ ڈاکٹر اشوک سے ملاقات ہوگئی۔

"مادام اونگز' ہمیں ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ دو ہفتے بعد کالکی امریکا جانے والا ہے۔ وہ نیویارک کے میڈیسن اسکوائر گارڈن میں ایک ریلی میں حصہ لے گا۔ وہاں وہ دنیا کے خاتمے کی تاریخ کا اعلان کرے گا۔ مادام' تم تو آشرم میں داخل ہو چکی ہو۔ تاریخ معلوم کرنے کی کوشش کرو۔"

"کوشش کروں گی۔" میں نے اسے ٹالنے کی غرض سے کہا۔

آئندہ چند روز میں ڈاکٹر اشوک سے گریزاں رہی اور کالکی مجھ سے۔ میں نے جب بھی اسے دیکھا' اپنے چیلوں میں گھرا دیکھا۔ لکشمی مجھ سے معذرت کرتی......... کالکی کی مصروفیات کا رونا روتی رہی۔ اس دوران میں نے اس خرافات کو سمجھنے کے لئے کچھ مذہبی کلاسیں بھی اٹینڈ کیں۔ طرح طرح کے ناقابلِ فہم منتر پڑھے۔ مجھ سے جو کچھ کہا گیا' میں نے ویسا ہی کیا لیکن میں بری طرح بور ہو رہی تھی۔

ایک شام جیرالڈین مجھے ڈرائیو پر لے گئی۔ اس وقت وہ مجھے بہت بڑی نعمت معلوم ہوئی۔ میری بے زاری انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ "کہو' کیسی گزر رہی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"پہلے دن کے بعد سے اب تک کالکی سے بات نہیں ہوئی۔" میں نے شکایت کی۔

"شاید اس کی وجہ بھی ہے۔"

"مجھ پر شدید دباؤ ہے۔" میں نے کہا' یہ حقیقت تھی۔ مورگن نے خود مجھے فون کیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ پہلے فیچر نے تہلکہ مچا دیا ہے۔ دوسرا فیچر لاؤ جلدی سے۔

"تم فیچر کا خیال دل سے نکال دو۔" جیرالڈین نے مشورہ دیا۔

"فیچر کا خیال ترک کر دوں!" میں نے حیرت سے کہا۔ "اس پر تو میرے کیریئر کا انحصار ہے۔"

"کیریئر بدل بھی سکتا ہے۔"

"طیاروں کی پینٹنگ کا کام زوال پذیر ہے۔ ہر کام خود کار طریقے سے ہونے لگا ہے۔" میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

اس نے کار روکی پھر مجھے دریائے گنگا کا اصل منبع دکھایا......... خوبصورت جگہ تھی یہ پانی وشنو کی ایڑی سے جاری ہوا تھا۔" اس نے وضاحت کی۔

"سنو' کیا تم واقعی ان سب باتوں پر یقین رکھتی ہو؟" میں نے پوچھا۔

ہم دونوں گھاس پر بیٹھ گئے۔ "میں کامل یقین رکھتی ہوں' وشنو پر بھی اور کالکی پر بھی۔"

"چلو' میں تمہارا انٹرویو کر لوں۔ تم واقعی دنیا کے خاتمے پر یقین رکھتی ہو؟ اور اس بات پر بھی کہ کالکی تمہیں اپنے ساتھ سورگ میں......... وائی کنتھا میں لے جائے گا؟"

"مجھے یقین ہے۔"

"دنیا کے خاتمے کی تاریخ؟"

"مجھے معلوم نہیں۔"

"طریق کار؟"

"مجھے معلوم نہیں۔"

"کیا آسمان پھٹے گا اور اس میں سیڑھیاں نیچے لٹکا کر فرشتے اتریں گے اور........."

"بچکانہ باتیں مت کرو۔"

"میں جاننا چاہتی ہوں کہ کالکی نے ہم لوگوں سے چھٹکارا پانے کے لئے کیا اسکیم بنائی ہے؟"

"وہی رہنمائی کرے گا۔ جیسے آغاز میں اس نے ہماری رہنمائی کی تھی۔"

عجب دیوانگی آمیز گفتگو تھی۔ مجھے لگا کہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گی۔ مجھے کالکی کے دیوتا ہونے پر یقین نہیں تھا مگر میں سوچ رہی تھی کہ دنیا کی تباہی کی تو بہت سی صورتیں موجود مثلاً نیوکلیر ری ایکشن۔ نتیجہ......... سب کی چھٹی مگر اس صورت میں تو کالکی بھی نہیں بچ سکے گا۔

"ٹیڈی' کالکی تمہیں پسند کرتا ہے اور وہ تمہیں بچا بھی سکتا ہے۔" جیرالڈین نے مجھے چونکا دیا۔

"اوہ........."

"تو گویا تمہیں کوئی دلچسپی نہیں؟" وہ مجھ سے دور ہٹ کر بیٹھ گئی۔ لہجے میں بے رخی در آئی تھی۔

میرے نزدیک یہ بلیک میلنگ تھی۔ میں اس کی قربت سے لطف اندوز ہو رہی

تھی۔ چنانچہ میں نے جلدی سے تردید کی۔ "ایسی بات نہیں مگر مجھ پر اس نظرِ کرم کا سبب کیا ہے؟"

"تو مجھ پر نظر کرم کا کیا سبب ہے؟" اس نے میرا سوال دہرا دیا۔

"تم اس پر یقین رکھتی ہو؟"

"تمہیں بھی یقین آجائے گا۔ بہرحال' تمہاری بچت کی یہی ایک صورت ہے۔"

"سوال یہ ہے کہ مجھے ملے گا کیا؟ سورگ؟ اور اس سے اہم سوال یہ ہے کہ مجھے کرنا کیا ہوگا؟"

وہ چند لمحے سوچنے کے بعد بولی "فیچر سے دست بردار ہو جاؤ۔"

تو یہ بات تھی' گویا تمام افواہیں درست تھیں۔ ڈاکٹر اشوک اور جیسن کا کہنا درست تھا۔ کالکی انٹرپرائز مذہبی ادارہ نہیں تھا بلکہ اس کی آڑ میں منشیات کی تجارت ہو رہی تھی۔ "مگر مجھے جاب درکار ہے۔" میں نے سب کچھ سوچنے کے بعد کہا۔

"کالکی تمہیں سب کچھ دے سکتا ہے۔"

"مگر مجھے کرنا کیا ہوگا؟ مجھے تو رقم چاہیے۔"

"عنقریب رقم' دولت' کرنسی' ان ناموں کی کوئی چیز نہیں رہے گی۔"

"چلو یہی سہی' مگر اس سے پہلے تو سب کچھ چاہیے ہوگا۔"

"یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ جتنی رقم مانگو گی' مل جائے گی۔" جیرالڈین نے کہا۔

میرے تصور میں منشیات کے عادی بچوں کی صورتیں پھر گئیں۔ کالکی انٹرپرائز کے پاس دولت اسی ذریعے سے تو آتی تھی اور اس میں اب میرا حصہ بھی ہوگا۔ میں لرز کر رہ گئی۔ تاہم میں نے بڑی دلچسپی سے اس سے پوچھا۔ "کالکی پر ایمان لانے کے علاوہ مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"تم اس کے لئے جہاز اڑاؤ گی۔"

یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس قدر عملی جواب ملے گا۔ مورگن کو کالکی کے انٹرویو کی ضرورت تھی اور کالکی انٹرویو دینے پر رضامند نہیں تھا پھر اس نے شرط رکھی کہ وہ صرف مجھے انٹرویو دے گا۔ مقصد؟ اسے ایک پائلٹ کی ضرورت تھی۔ یہ مجھ سے رابطے کا طریقہ تھا۔ چلو...... یہ معما تو حل ہوا کہ وہ صرف مجھے انٹرویو کیوں دینا چاہتا

تھا۔

"میں سوچوں گی۔" میں نے جواب دیا۔

کار میں بیٹھنے کے بعد میں نے اس سے اہم ترین سوال پوچھا۔

"منشیات! اس سلسلے میں' میں نے بھی افواہیں سنی ہیں۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"مگر جہاں سے دھواں اٹھتا ہے......"

"ضروری نہیں کہ وہاں آگ بھی ہو۔" اس نے میری بات کاٹ دی۔ "دیکھو' یہ ہمیں بدنام کرنے کے ہتھکنڈے ہیں۔ چرچ ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ بھارتی' امریکی اور نیپالی حکومتیں ہم سے خار کھاتی ہیں۔ وہ تو شکر ہے کہ نیپالی حکومت کا منہ بند رکھنے کے لئے ہمارے پاس دولت ہے۔"

"اور یہ دولت کہاں سے آتی ہے؟"

"جو ہم پر یقین رکھتے ہیں' وہ بڑی بڑی رقمیں دیتے ہیں' ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔"

"لاکھوں تو نہیں ہیں' البتہ ہزاروں کہہ لو۔" میں نے کہا۔ مجھے بروس اسپرنن کی ریسرچ یاد آگئی۔ کالکی انٹرپرائز کے اخراجات تو نظر آتے ہیں مگر آمدنی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ ممکن ہے' کوئی ارب پتی کالکی کی پشت پناہی کر رہا ہو۔ بہرحال جیرالڈین سے کچھ اگلوانا ممکن نہیں تھا۔ "اچھا تو وہ لاکھوں ماننے والے بھی بچالئے جائیں گے؟" میں نے پوچھا۔

"نئے دور میں سب کچھ نیا ہوگا۔ جو پرائشچت کر چکے ہوں گے جنہیں پورتا مل چکی ہوگی' وہ دوبارہ پیدا ہوں گے۔ وشنو کے ساتھ وائی کنتھا جانے والے تو صرف چند خوش نصیب ہوں گے۔"

-------------☆-------------

اگلے روز میں آشرم گئی۔ میں نے کالکی سے ملنے خواہش ظاہر کی۔ پتا چلا وہ موجود نہیں ہے۔ جیرالڈین کے بارے میں بھی یہی جواب ملا۔ البتہ لکشمی کا پیغام ملا کہ صبح کی کلاس اٹینڈ کروں۔ میں بے دلی سے کلاس میں چلی گئی۔ معمول کے مطابق وہاں اکثریت

امریکیوں کی تھی۔ مجھے تو وہ چابی کے کھلونوں کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ اچانک مسکرانے لگتے' اچانک سنجیدہ ہو جاتے اور خالی خالی نظروں سے کسی بھی چیز کو تکنے لگتے' وہ عرصہ تھا ہی ایسا۔ آدمی کو خود اپنے وجود پر شک ہوتا تھا۔ کالکی کی کامیابی کا یہی سبب تھا۔

میں سب کے ساتھ آواز ملا کر اوم اوم کرتی رہی۔ اپنی ہوش مندی قائم رکھنے کے لئے خاصی جدوجہد کرنا پڑی۔ کلاس روم کی کھڑکیوں سے میں نے سی بی ایس ٹیلی وژن کے عملے کی آمد کا منظر دیکھا۔ لائٹنگ کا سامان کیمرے الابلا۔ ان کی آمد نے آشرم کی فضا میں ہلچل مچا دی۔ مسرت آمیز ہیجان سر برپا ہو گیا۔ نیپالی پولیس والے تک خوش نظر آ رہے تھے۔

ہری اوم کا سلسلہ جاری تھا کہ ایک لڑکی دبے قدموں کلاس میں آئی اور مجھے بتایا کہ لکشی مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔ یوں میں پہلی بار لکشی کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"مجھے افسوس ہے کہ ہم تمہیں مسلسل نظرانداز کر رہے ہیں۔" اس نے معذرت کی اور میں پگھل گئی۔

"ایسی بات نہیں۔ مجھے کلاس میں بہت لطف آتا ہے۔" میں نے جھوٹ بولا۔

"خیرالدین نے تم سے بات کی تھی؟"

"ہاں' اس نے آفر کی تھی مگر رقم کا تعین نہیں ہوا تھا۔" میں نے کاروباری لہجہ اختیار کیا۔

"یہ کوئی جاب نہیں ڈیئر' زندگی کا سوال ہے۔ مستقبل کی زندگی کا۔"

"لیکن میں یقین سے عاری ہوں۔"

"اگر چاہو گی تو یقین بھی آ جائے گا۔" اس نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔ پھر اس نے اچانک میری سماعت پر گویا ایٹم بم گرا دیا۔ "دنیا تین اپریل کو ختم ہو جائے گی۔ اصولاً مجھے تمہیں نہیں بتانا چاہیے تھا۔ بہرحال اخبار والوں کو نہ بتا دینا۔ میں نے اس مفروضے کے تحت کھل کر گفتگو کی ہے کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ گی۔ اب زیادہ وقت بھی نہیں رہا۔"

"تمہارا مطلب ہے' کوئی ایٹمی دھماکا ہو گا.......... یا جنگ چھڑے گی؟" میں نے استفسار کیا۔

"یہ کالکی جانے' میں تو صرف اتنا جانتی ہوں کہ وہ دنیا کے خاتمے کے بعد بھی ہمیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔" اس نے بے پروائی سے کہا۔

موٹی دیواروں کے باوجود سی بی ایس والوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔ "مجھے مزید پاور درکار ہے۔" کوئی ٹیکنیشن چلایا۔ میں دنیا کے خاتمے کے بارے میں سوچتی رہی۔ میں منطقی انداز میں سوچتی ہوں اور کسی بھی گفتگو میں کہیں جھول ہو تو مجھے فوراً نظر آ جاتا ہے۔ اس بار بھی یہی ہوا۔ "اگر مجھے اپریل فول دے کے دو دن بعد مرنا ہے تو یہ جاب میرے کس کام کی؟" میں نے اعتراض کیا۔

"یہ اپریل فول نہیں ہے' آہنی دور کا خاتمہ ہو رہا ہے' سب مر جائیں گے.......... ان لوگوں کے سوا جنہیں کالکی بچانا چاہے گا اور وہ بھی چند ہی افراد ہوں گے۔"

"چند افراد۔" میں نے دہرایا۔ یہ الفاظ اس وقت یہ سب کچھ لکھتے ہوئے بھی اپنی پوری معنویت سمیت میرے ذہن میں گونج رہے ہیں۔ وہ پہلی معنی خیز بات تھی جو میرے علم میں آئی تھی۔ میں نے کرید کی۔ "اگر کچھ لوگوں کو بچنا ہے تو گویا ریڈیو ایکٹیوٹی خارج از بحث ہے۔ ایٹمی آگ تو نہیں ہو سکتی۔"

"آگ؟ کیسی آگ؟"

"میرا خیال تھا کہ کالی کے دور کا اختتام آتش زنی سے ہو گا۔"

لکشی نے میرا ڈالا ہوا چارا نہیں نگلا۔ وہ خاموش بیٹھی مجھے سوالیہ نگاہوں سے تکتی رہی۔

"بہرحال اگر تمہارا دعویٰ درست ہے تو میں بچنے والوں میں شامل ہونا چاہتی ہوں مگر میں ان باتوں پر یقین نہیں رکھتی' یہ بتاؤ کالکی مجھے اپنے ذاتی پائلٹ کی حیثیت سے کیا معاوضہ دے گا؟"

"جو تم مانگو گی۔"

"اور معاہدہ تین اپریل کو کالعدم ہو جائے گا۔" میں نے مضحکہ اڑایا۔ لکشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بات ختم ہو گئی۔

ہم نیچے چلے آئے' جہاں مائیک ویلس اور پروگرام "سائٹھ منٹ" کا پروڈیوسر ریکارڈنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ڈائریکٹر کیمرے کی آنکھ سے منظر کی ترتیب میں

مصروف تھا۔ کالکی کے بارے میں پتا چلا کہ اس کا میک اپ ہو رہا ہے۔

پھر لائیٹس آن کر دی گئیں۔ آشرم کی سرخ دیواریں چمک اٹھیں۔ ساؤنڈ ریکارڈنگ کے آلات چیک اور ری چیک کیے جانے لگے۔ مائیک ویلس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ لکشمی چپکے سے نہ جانے کہاں چلی گئی۔

اچانک ڈائس کے عقب میں دروازہ کھلا اور کالکی نمودار ہوا۔ اس کے آتے ہی ہر طرف خاموشی ہوگئی' وہ ایک لمحے کو دروازے میں کھڑا رہا۔ اس کی آنکھوں سے روشنی کی شعاعیں پھوٹتی محسوس ہو رہی تھیں۔ "پرنام۔" اس نے ہاتھ جوڑ کر سر کو ہلکا سا خم کرتے ہوئے کہا۔

ویلس' کالکی کے پاس پہنچ گیا۔ وہ سرگوشیوں میں باتیں کرتے رہے۔ میں کوشش کے باوجود کچھ نہ سن سکی' پھر ڈائریکٹر نے چیخ کر کہا۔ "اوکے سب تیار ہو جائیں۔"

کالکی واپس چلا گیا۔ اس کی جگہ کلیپ بوائے کلیپ بورڈ لے کر کھڑا ہوگیا۔ "کالکی انٹرویو......... دنیا کا اختتام......... ٹیک ون۔" اس نے رسمی اعلان کیا۔

ڈائس کے عقب میں دروازہ کھلا۔ کالکی پھر نمودار ہوا۔ اس نے پرنام کیا۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی سورج اترے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ وہ ڈائس پر بیٹھ گیا۔ مائیک ویلس نے ایک اسٹول سنبھال لیا۔ انٹرویو شروع ہوگیا۔ بدقسمتی سے میں گفتگو نہیں سن سکی مگر اتنا ضرور ہے کہ کالکی پُرسکون اور مائیک ویلس بے چین نظر آ رہا تھا۔

ٹیپنگ ختم ہوئی۔ کالکی اور مائیک ویلس آشرم میں چلے گئے۔

------------- ☆ -------------

اگلی صبح مجھے بتایا گیا کہ کالکی پرواز کرنا چاہتا ہے' میں خود پرواز کو ترس گئی تھی۔ چنانچہ میری طبیعت بحال ہوگئی۔ پژمردگی دور ہوگئی۔ پرواز کے دوران میں نے اس سے گزشتہ شب کے انٹرویو کے بارے میں استفسار کیا۔ "یہ بہت ضروری تھا۔" اس نے مختصراً کہا۔

"تمہارے کام کے پیش نظر۔"

"نہیں' یہ انسانیت کے لئے ضروری تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ سب مجھے سن اور دیکھ لیں۔ تاکہ تیار ہو جائیں۔" اس نے جواب دیا پھر اچانک بولا۔ "تم معاہدہ کرنا چاہتی ہو تو

میں تیار ہوں۔"

وہ لمحہ تھا' جب میں چین کی فضا میں غیرقانونی پرواز کر رہی تھی۔ اس لمحے میں نے اپنی زندگی کا ہی نہیں' انسانی تاریخ کا راستہ بھی بدل دیا۔ میں نے جواب دیا۔ "میں تیار ہوں۔"

کالکی کو میرے فیصلے پر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ اس نے کہا۔ "تب تم کل امریکا واپس چلی جاؤ۔"

"میرا خیال تھا' تم مجھے پائلٹ کی حیثیت سے رکھ رہے ہو؟"

"یہ درست ہے مگر کچھ اور کام بھی کرنے ہوں گے۔"

"مثلاً؟"

میں چاہتا ہوں کہ تم میری کہانی کو شہرت دیتی رہو۔ یہ دیکھو کہ لوگ میرے بارے میں کس قسم کی باتیں کرتے ہیں' ان کا ردعمل کیا ہے' وہ کیا کر رہے ہیں؟"

"تمہارا اشارہ نارکونکس کی طرف ہے؟"

"تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔" اس نے گویا بات ہی ختم کر دی۔

ہم دو گھنٹے فضا میں رہے پھر واپسی کے لئے کار میں آ بیٹھے۔ "تم مجھ پر یقین نہیں رکھتیں؟" کالکی نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں برہمی نہیں اداسی تھی۔

"نہیں۔" میں نے پوری دیانت داری سے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں' شک کی کوکھ ہی سے یقین جنم لیتا ہے۔" اس نے کہا۔ "بہرحال اب تم اختتام کے لئے خود کو تیار کرلو۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' میں تو جینا چاہتی ہوں۔ وقت میں' مستقبل میں آگے کا سفر کرنا چاہتی ہوں۔"

"ختم کچھ نہیں ہوتا' بس ہیئت بدل جاتی ہے' وقت کا سفر نہیں رکتا۔"

"لیکن مجھے یہی ہیئت پسند ہے۔"

"ممکن ہے' تمہاری یہ آرزو پوری ہو جائے۔"

"لکشمی بتا رہی تھی کہ صرف چند افراد بچیں گے' کیا یہ درست ہے؟"

"ہاں۔" اس نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔ اس وقت وہ مجھے دیوتا ہی لگا۔

"یہ تو بتاؤ کہ تم دنیا کو' اس دور کو کس طرح ختم کرنا چاہتے ہو؟"

"تم علامتیں نہیں دیکھ رہی ہو؟" اس نے بالواسطہ جواب دیا۔ "ہوا مسموم ہے۔ پانی زہر آلود ہے۔ لوگ......... لوگ مایوس ہیں' اسی لئے تو میں آیا ہوں۔"

"انہیں تباہ کرنے کے لئے؟"

"ہاں' یہ شیطانی دور اب ختم ہونا ہے' بس دشواری یہ ہے کہ مجھے سفید گھوڑے پر سوار ہونا ہوگا اور گھوڑے کو دیکھ کر ہی میرا دم نکلنے لگتا ہے۔"

مجھے ہنسی آگئی' وہ بھی ہنسنے لگا۔ "دیوتاؤں کا کیا ہے' وہ تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔" میں نے جملہ کسا۔

"مگر اس وقت دیوتا بے بس ہے' وہ جے جے کیلی کا بدن اوڑھے ہوئے ہے۔ تمہیں پتا ہے' گوشت پوست کا یہ شریر آتما کے لئے قید خانہ ہے۔ صلاحیتیں محدود ہو جاتی ہیں۔"

میں نے اس سے ڈاکٹر اشوک کے بارے میں پوچھا۔

"اس کے کئی روپ' کئی کردار ہیں' اور وہ ہر روپ نبھانا جانتا ہے۔"

"اور جیسن؟"

"وہ نارکوٹکس بیورو سے متعلق ہے۔"

"تم منشیات کا کاروبار کرتے ہو؟"

"اگر کرتا ہوں تو تمہیں بتاؤں گا بھلا؟"

"پتا نہیں' اب میں تمہاری ملازمت میں ہوں' شاید تم مجھ پر بھروسا کرلو۔"

"تم 'دی نیشنل سن' کے مورگن ڈیوس کے لئے بھی کام کر رہی ہو۔"

"مجھے دنیا کے خاتمے کی تاریخ معلوم ہے......... تین اپریل۔" میں نے اسے یاد دلایا۔

وہ ناخوش نظر آنے لگا۔ "لکشمی نے بتایا ہوگا تمہیں۔"

"ہاں' وہ مجھ پر ثابت کرنا چاہتی تھی کہ زیادہ وقت نہیں رہ گیا ہے۔ مجھے جلد فیصلہ کرلینا چاہئے۔"

"تو اب تم یہ خبر چھپوا دو گی!"

"نہیں' مجھے منشیات کے کاروبار کے بارے میں بتاؤ۔"

"تمہیں اہم تر باتوں کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ نیو آرلینز جاؤ۔ وہاں تم پانچ میں سے ایک پرفیکٹ ماسٹر سے مل سکو گی۔"

"کیسے؟"

"اس کی فکر نہ کرو' وہ خود تمہیں ڈھونڈ لے گا' تم بس تماشا دیکھتی رہو۔"

☆

بات ختم ہوگئی۔ میں کھٹمنڈو سے واپس آگئی۔ لاس اینجلز پہنچتے پہنچتے میں اپنے آپ میں آگئی۔ کالکی کوئی دیوتا نہیں تھا۔ وہ محض منشیات کا بیوپاری تھا۔ البتہ مجھے اس کے نئے مذہب اور منشیات کے کاروبار کے درمیان تعلق دریافت کرنا تھا۔ مجھے اس پر بھی یقین نہیں تھا کہ تین اپریل کو انسانی نسل کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کبھی کبھی تو کالکی کے متعلق یقین ہو جاتا تھا کہ وہ پاگل ہے۔

میں نے واپس آتے ہی آرلین سے کالکی کے ٹی وی پروگرام کے بارے میں دریافت کیا۔ پتا چلا کہ آرلین نے ایک ہفتے سے کوئی ٹی وی پروگرام نہیں دیکھا ہے۔

اب میں گزشتہ مارچ کے واقعات یاد کرنے کی کوشش کرتی ہوں تو پریشانیوں کے سوا کچھ یاد نہیں آتا۔ ایسا لگتا ہے کہ زندگی زندگی نہیں ایک ڈراؤنا خواب بن گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ میں کسی تھیٹر میں تھی۔ میرا مرکزی کردار تھا۔ پردہ اٹھا۔ اچانک مجھے احساس ہوا کہ مجھے تو اپنے کردار کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں۔ میں بھاگنا چاہتی ہوں' مگر مینیجر مجھے دوبارہ اسٹیج پر کھینچ لایا ہے۔ روشنیاں آنکھوں کو چندھیائے دے رہی ہیں۔ تالیوں کی گونج میں ایک اداکار نے مکالمے ختم کئے ہیں اور اب میری باری ہے۔ میں بولنے کی کوشش کرتی ہوں مگر کوئی آواز نہیں نکلتی۔ تماشائی منتظر ہیں کہ میں کچھ بولوں پھر وہ بیزار ہو کر ہوٹنگ شروع کر دیتے ہیں۔

میں نہ اپنے سابقہ شوہر سے ملی نہ بچوں سے' البتہ ٹیلی فون پر کئی بار ان سے گفتگو ہوئی۔

"تو تم واپس آگئیں ٹیڈی۔" میرے نصف بدتر نے چھوٹتے ہی کہا۔ لہجہ الزام دینے والا تھا اور 'واپس' پر بالخصوص زور دیا گیا تھا۔

"بچے کیسے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"تو تمہیں بچوں کی پروا ہے؟"

میں اس کے چڑچڑے پن کا سبب سمجھ رہی تھی۔ اسے اب تک میری طرف سے پچھلے دو ماہ کا نان نفقہ نہیں ملا تھا۔ "بالکل' مجھے بچوں کی پرواہ ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"تم نے ممی کے بارے میں نہیں پوچھا؟"

"ہاں' ان کی سناؤ' کیسی ہیں وہ؟"

"آپریشن ہو چکا ہے۔" یہ کہہ کر میرے نصف بدتر نے آپریشن کی سمع خراش تفصیلات سنانا شروع کردیں۔

میں نے اسے نوید سنائی کہ میں ایسٹر پر بچوں سے ملنے آؤں گی۔

کاکی نے میرے اصرار پر تین ماہ کا معاہدہ کیا تھا' یکم مارچ سے یکم جون تک مگر بڑی عیاری سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ "تین ماہ کس نے دیکھے ہیں۔"

لاس اینجلز میں میرا دوسرا دن تھا کہ بروس اسپرن مجھ سے ملنے آیا۔ "مجھے تمہارے لکھے ہوئے آرٹیکل پسند آئے۔" میں نے کہا۔

"شکریہ ٹیڈی' معاملات ٹھیک ٹھاک جا رہے ہیں۔ تمہارا اور میرا اشتراک کامیاب ثابت ہوا ہے۔ مورگن بھی خوش ہے۔ اخبار کا سرکولیشن بڑھ گیا ہے۔ جب تک اس غبارے میں ہوا بھری ہے' ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیے۔ یہ غبارہ کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔"

"پھٹ سکتا ہے!"

"ہاں' کالی میڈیسن اسکوائر گارڈن میں دنیا کے خاتمے کی تاریخ کا اعلان کرنے والا ہے' جیسے ہی وہ تاریخ گزری' کاکی کا قصہ ختم' ہم نے منشیات کے سلسلے میں بھی خاصی پیش رفت کی ہے۔ وکلاء صورتِ حال کا تجزیہ کر رہے ہیں۔ ان کا اشارہ ملتے ہی ہم سارا مواد شائع کر دیں گے۔"

"کس قسم کے ثبوت ہیں تمہارے پاس؟" میں نے پوچھا۔

بروس نے اپنی نوٹ بک کھول لی۔ کیلی ویت نام کی جنگ سے فارغ ہوتے ہی بنکاک چلا گیا۔ وہاں وہ چاؤ چاؤ ڈرگ سنڈیکیٹ میں شامل ہو گیا۔ گولڈن ٹرائینگل کا نام سنا

ہے نا؟ کیلی ان کے لئے ہیروئن کی اسمگلنگ کرتا رہا۔ نیو آرلینز میں ڈاکٹر گاگلز نامی ایک شخص کیلی کا پارٹنر ہے۔"

میں نوٹس لیتی رہی۔ ان معلومات کی بڑی اہمیت تھی۔

"ان دونوں نے مل کر نیو آرلینز' ٹراپیکل' برڈ اینڈ فش کمپنی کی داغ بیل ڈالی۔ مچھلی اور پرندوں کی فروخت کے پس پردہ انہوں نے منشیات کی سپلائی بھی شروع کر دی۔ مورگن چاہتا ہے کہ تم نیو آرلینز جا کر ان کی دکان کا جائزہ لو اور ڈاکٹر گاگلز سے کسی طرح انٹرویو بھی لو پھر تمام معلومات تحریری شکل میں مجھے فراہم کر دو۔"

"اوکے........ لیکن یہ تو بتاؤ کاکی نامی دیوتا اور کیلی نامی منشیات کے اسمگلر کے درمیان تعلق کیا ہے؟"

"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔"

"گویا یہ مجھے معلوم کرنا ہے؟" میں نے آہ بھر کے کہا۔

"یہ اور دنیا کے خاتمے کی مفروضہ تاریخ' یہ دونوں باتیں معلوم ہو گئیں' تو ہم وزر ہیں۔"

میں نے اسے نہیں بتایا کہ مجھے دنیا کے خاتمے کی مفروضہ تاریخ کا علم ہے۔ میں نے اسے یہ بھی نہیں بتایا کہ میں کاکی سے معاہدہ کر چکی ہوں' اس میں بے اصولی کی کوئی بات نہیں تھی۔ میں نہ ہوتی تو 'دی نیشنل سن' کو وہ فیچر بھی میسر نہ آتا۔ میں اور مورگن دنیا کے رواج کے مطابق ایک دوسرے کو استعمال کر رہے تھے۔

پھر میں اس اتفاق پر غور کرنے لگی کہ کاکی نے بھی مجھے نیو آرلینز جانے کی تاکید کی تھی۔ وہاں مجھے ایک پرفیکٹ ماسٹر سے ملنا تھا۔ اب 'دی نیشنل سن' والے بھی مجھے وہیں بھیج رہے تھے' کیا عجیب اتفاق تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ میرا دماغ چل گیا ہو۔

"ہم نے لافٹ ہوٹل میں تمہارے لئے کمرا بک کرا دیا ہے۔" بروس نے میری طرف ایک لفافہ بڑھایا۔ "اور یہ ہیں واؤچرز اور جہاز کا ٹکٹ۔ مورگن نے کہا ہے کہ ہوشیار رہنا۔ معاملہ خطرناک ہے۔"

"خطرے کی نوعیت کیا ہے؟"

"گزشتہ سال جب کیلی نے کاکی ہونے کا دعویٰ کیا تو چاؤ چاؤ تنظیم سے ناتا بھی توڑ

لیا۔ اب وہ لوگ اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔"

مجھے گیروداوالا بم یاد آگیا تو یہ چکر تھا۔ بات سمجھ میں آ رہی تھی۔

"چاؤ چاؤ والوں نے پیشہ ور قاتل اس کے پیچھے لگا دیے ہیں۔ ہانگ کانگ سے اطلاع ملی ہے کہ اپریل تک کیلی یا کاکی کو ٹھکانے لگا دیا جائے گا۔"

میرے ذہن میں پھر جھماکا سا ہوا۔ دنیا کو بھی اپریل ہی میں ختم ہونا تھا۔ کاکی کا دعویٰ تو یہی تھا۔ ویسے آدمی ختم ہوتا ہے تو اس کے لئے تو ساری دنیا ہی ختم ہو جاتی ہے

--------------- ☆ ---------------

نیو آرلینز دھوئیں کا شہر تھا۔ آئل ریفائنز دھواں اگلتی تھیں۔ وہاں کاروں، لوگوں، جرائم اور تشدد کی بھرمار تھی۔ یہی وجہ تھی کہ کاکی، وہاں تیزی سے مقبول ہو رہا تھا۔ کنول والی لاٹریاں تو خیر پورے ملک میں عام ہو گئی تھیں۔ کنول کے وہ پھول مفت تقسیم کئے جاتے تھے۔ ان کے اندر نمبر ہوتے تھے۔ ہر ہفتے انعامات میں بھاری رقمیں دی جاتی تھیں۔ کاکی کا نام گھر گھر، گلی گلی گونج رہا تھا۔ کسی کو اس سے غرض نہیں تھی کہ کاکی انٹرپرائز کے پاس لٹانے کے لئے یہ دولت کہاں سے آ رہی ہے؟ لوگوں کو تو انعامات سے غرض تھی۔

میں ٹیکسی میں بیٹھی تھی۔ کینل اسٹریٹ پر مڑتے ہی مجھے پہلا کاکی بورڈ نظر آیا۔ اس بورڈ پر کاکی کا چہرہ تھا جو اصل چہرے سے کم از کم تیس گنا بڑا ہو گا۔ چہرے کے نیچے بڑے بڑے حروف میں "اختتام" لکھا تھا۔ سی بی ایس پروگرام ساٹھ منٹ میں کاکی کا انٹرویو ٹیلی کاسٹ ہونے کے بعد پورے امریکا میں ایسے بیس ہزار بورڈ لگائے گئے تھے۔ ہر بورڈ کا انداز یہی تھا۔

لافٹ ہوٹل بالکل نیا ہوٹل تھا۔ میں نے کاؤنٹر پر پیغامات کے سلسلے میں استفسار کیا لیکن کوئی پیغام نہ تھا۔ میں نے مورگن ڈیوس کو فون کیا۔ وہ کسی اہم کانفرنس میں تھا۔ پھر میں نے ڈاکٹر گالز کا فون نمبر ٹرائی کیا۔ پتا چلا، وہ شہر سے باہر گیا ہوا ہے، یہ کوئی اچھا آغاز نہیں تھا۔

میں باہر نکل آئی۔ ڈوفن اسٹریٹ پر ایک دو منزلہ بڑا مکان تھا، جسے لکڑی سے تعمیر

کیا گیا تھا۔ دوسری منزل پر ایک آہنی گیلری تھی......... دروازے کی پیشانی پر تحریر تھا۔ نیو آرلینز ٹراپیکل برڈ اینڈ فش کمپنی۔

میں نے کھڑکی سے اندر دیکھا۔ وہاں سیکڑوں پنجرے تھے اور ان میں طرح طرح کے پرندے تھے۔ میں ان پرندوں کے نام تک نہیں جانتی تھی۔ پرندے مجھے گھور رہے تھے۔ ان کی چمک دار آنکھیں مجھ پر جمی ہوئی تھیں، چونچیں کھل رہی تھیں بند ہو رہی تھیں۔ مگر مجھے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

میں نے لبوں پر حماقت آمیز مسکراہٹ سجائی اور دکان میں داخل ہو گئی۔ مجھے معلوم تھا کہ یہاں مجھے کس قسم کا رول ادا کرنا ہے۔ میں اپنے بچے کے لئے چھوٹا سا ایکوریم خریدنے آئی تھی تاکہ بچے کو فطرت سے متعارف کرا سکوں۔

پوری نچلی منزل ایک طرح کا مرکزی شو روم تھی۔ کچھ گاہک نما لوگ بھی نظر آئے مگر میں لوگوں کے چہروں سے ان کی اصلیت کے متعلق فیصلہ کرنے کی کبھی عادی نہیں رہی۔ میرے خیال میں ان میں نارکوٹکس بیورو کے لوگ بھی یقیناً ہوں گے۔ میں نے ہر چہرے کو بہت غور سے دیکھا۔

دکان بے حد خوبصورت تھی۔ فش ایکوریم میں اندر روشنیاں ہی روشنیاں تھیں۔ پانی کی سطح پر مچلتی ہوئی روشنی بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی مگر پرندوں کی چیخیں سن سن کر میرے سر میں درد ہو گیا۔

ایک دروازے پر پرائیویٹ کی تختی نصب تھی۔ میں اس دروازے کے باہر پڑی کرسی پر بیٹھ گئی اور آنکھیں بند کر لیں۔

"میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟" ایک نسوانی آواز نے مجھے چونکا دیا۔

میں نے آنکھیں کھولیں۔ ایک عورت مجھے شک آمیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ میں نے اپنے لبوں پر پھر احمقانہ مسکراہٹ لانے کی کوشش کی۔ یہ پتا چلنا دشوار تھا کہ میں اپنی کوشش میں کامیاب ثابت ہوئی یا نہیں۔ "میرے سر میں درد ہو گیا ہے، پرندے بہت شور مچاتے ہیں۔" میں نے کہا۔

"ہاں، مجھے نفرت ہے ان سے۔" عورت نے کہا۔ وہ کچھ نروس معلوم ہو رہی تھی۔ "مگر کیا کروں، مجھے تو یہاں کام کرنا ہی ہے۔"

"افوہ......... بہت تکلیف دہ کام ہے۔" میں نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"کام تو مجھے پسند ہے۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "بس ان منحوس پرندوں سے نفرت ہے مجھے۔ خیر فرمایئے......... میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں؟"

"میں اپنے دس سالہ بیٹے کے لئے ایکوریم بنانا چاہتی ہوں' یہ عمر بھی خوب ہوتی ہے بچوں کو بڑی آسانی سے فطرت سے روشناس......."

"آپ کا تعلق نیو آرلینز سے تو نہیں ہے۔" اس نے میرا لہجہ پکڑ لیا۔

"ایکوریم بنانے کے لئے نیو آرلینز کا ہونا ضروری تو نہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس نے تیز نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ مجھے خدشہ ہوا کہ میں آن جانے میں کہیں کوئی کوڈورڈ تو استعمال نہیں کر گئی۔ "جی ہاں' آپ درست کہہ رہی ہیں۔" بالآخر اس نے کہا۔

"دراصل ہم لوگ حال ہی میں یہاں شفٹ ہوئے ہیں۔" میں نے صفائی پیش کی۔

اسی لمحے پرائیویٹ کی تختی والا دروازہ کھلا اور جیسن نے باہر قدم رکھا۔ اس کے ہاتھ میں اٹیچی کیس تھا۔ ایک لمحے کے لئے ہماری نگاہیں ملیں پھر وہ تیز قدموں سے دکان سے یوں نکلا کہ ایک پنجرہ گرتے گرتے بچا۔ پرندوں نے ہڑبڑا کر دکان سر پر اٹھالی۔

"آپ انہیں جانتی ہیں؟" عورت نے مجھ سے پوچھا۔

"نہیں تو۔" میں نے جلدی سے کہا پھر دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "یہ ڈاکٹر گالٹز کا دفتر ہے؟"

"جی ہاں' مگر وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔ کیا آپ نے ان سے ملاقات کا وقت لیا ہے؟"

میں کوئی جواب نہیں دے پائی تھی کہ دکان کے سامنے والے حصے سے کسی نے پکارا۔ "مسز کیلی۔" عورت مجھ سے معذرت کر کے اس طرف چلی گئی۔

وہ لمحہ دھماکا خیز تھا۔ قسمت میرا ساتھ دے رہی تھی۔ وہ عورت جے جے کیلی یعنی موجودہ کالکی کی سابق بیوی ثابت ہوئی جس کے متعلق کوئی بھی کچھ نہیں جانتا تھا' جس کے وجود سے پورا امریکا بے خبر تھا۔ میں نے اسے فوراً لنچ کی دعوت دے ڈالی۔

مگر اسٹیلا کیلی آسانی سے قابو میں آنے والی عورت ثابت نہیں ہوئی۔ ابتدا میں تو صرف میں ہی بولتی رہی۔ میں نے حتی المقدور سچ سے کام نکالنے کی کوشش کی کیونکہ جھوٹ ہمیشہ الجھنیں پیدا کرتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ میں کالکی کی پاکٹ ہوں اور ڈاکٹر گالٹز سے ملنا چاہتی ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں کالکی کی مدد کی غرض سے 'دی نیشنل کن' میں اس کے متعلق مضامین لکھ رہی ہوں' وہ مجھے مشکوک نظروں سے بار دیکھتے رہی اور مجھے ایک مہنگے ریسٹورنٹ میں لے گئی۔

"جم بہت ذلیل آدمی ہے۔" اس نے اپنے شوہر کے متعلق زبانی گل افشانی کی۔

میں نے اسے زیادہ سے زیادہ پلانے کی کوشش کی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ حقائق اگل سکے لیکن وہ اس معاملے میں نشہ پروف ثابت ہوئی۔ "لیکن تم دونوں کے درمیان تو اب بھی اچھے تعلقات معلوم ہوتے ہیں۔" میں نے جملہ کسا۔

"وہ کیسے؟" وہ حیران نظر آنے لگی۔ "ایک لمحے کے اندر سب کچھ ہو گیا تھا۔ میں اس کی بیوی سے سابق بیوی ہو گئی۔ میرے اختیار میں ہوتا تو میں بیوہ ہونے کو ترجیح دیتی۔ اس ملعون نے کوئی وضاحت بھی تو نہیں کی۔ بس اتنا کہا کہ سب کچھ ختم ہو گیا پھر وہ اس لڑکی ڈورس کے چکر میں پڑ گیا۔ میں نہیں سمجھتی کہ اس کی دوسری شادی کی کوئی قانونی حیثیت ہے۔ میں اور ہم....... ہم دونوں کیتھولک ہیں مگر جم کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ میں اب بھی کیتھولک ہوں۔"

"اب تو وہ دیوتا ہے......... خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔" میں نے اسے اکسایا۔

"تم یقین کر سکتی ہو اس احمقانہ دعوے پر۔ مجھے پتا چلا تو میں تو دہل کر رہ گئی' وہ پاگل ہو گیا ہے۔"

میں نے اسے اوتار کے متعلق تفصیلات بتائیں مگر وہ جلد ہی بور ہو گئی۔

"میرے خیال میں سارا کھیل پیسے کا ہے۔" اس نے کہا۔ "لڑکے' لڑکیاں کنا بچے اور کاغذی کنول بانٹتے پھرتے ہیں۔ ظاہر ہے' وہ اس کا معاوضہ بھی لیتے ہوں گے' ہے نا؟ اور اب یہ بڑے بڑے اشتہاری بورڈ مجھے تو یقین نہیں آتا۔ بورڈ پر جم کی تصویر ہے اور نیچے اختتام لکھا ہے' تم یقین کرتی ہو اس پر؟"

"میں ذاتی طور پر یقین نہیں رکھتی مگر اتنا ضرور ہے کہ کالکی کو اپنے دیوتا ہونے کا

پختہ یقین ہے۔ اسے یقین ہے کہ دنیا ختم ہونے والی ہے۔ یہ بتاؤ' کاکی تمہیں نان نفقہ دیتا ہے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور یہ دکان بھی اس کی ہے؟"

"نہیں یہ ڈاکٹر گاٹلز کا کاروبار ہے۔" اس نے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔ "بے شک' ان میں بہت پہلے سے دوستی ہے۔ جم ڈاکٹر گاٹلز کا شاگرد ہوا کرتا تھا۔ یہ سن لو کہ میں جمی کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گی کہ وہ بہت ذلیل انسان ہے۔ میں اس کی واپسی کا انتظار کرتی رہی مگر وہ نہیں آیا۔"

"تم نے آخری بار اسے کب دیکھا تھا؟"

"آخری بار ہم بنکاک میں ملے تھے۔ یہ ۶۸ء کی بات ہے۔ اس نے آنے کا وعدہ کیا تھا مگر وفا نہیں کیا۔ اس کے بجائے طلاق دے دی بدبخت نے اور ڈورس سے شادی کرلی۔ یہ مرد ہوتے ہی ایسے ہیں۔ مجھے برباد کرکے فون پر نیک تمناؤں کا اظہار کر رہا تھا۔ میں نے بھی ریسیور پٹخ دیا پھر میں نے ملازمت کرلی۔"

"اس دکان میں!"

"ہاں۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ "گاٹلز......... میرا مطلب ہے' ڈاکٹر گاٹلز سے میری پرانی دوستی تھی۔ ڈاکٹر تدریس کے پیشے سے بیزار ہوچکا تھا۔ چنانچہ اس نے یہ کاروبار کرلیا۔ کاروبار کامیاب رہا۔ میں بھی خوش ہوں۔"

"رقم کہاں سے آئی کاروبار کے لئے؟"

"مجھے کیا معلوم۔"

"میں نے اسے بہت اکسایا مگر اسے کاکی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔" جم بہت ذہین تھا۔ کیمسٹری اس کا خاص مضمون تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ بہت بڑا سائنس داں بنے گا۔" بالآخر مسلسل اکسانے پر اس نے پھر اسٹارٹ لیا۔ "مگر پھر وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ویت نام چلا گیا۔"

"مجھے تمہاری اذیتوں کا احساس ہے۔" میں نے ہمدرد بہن کا رول اپنایا۔ "میری اپنی شادی بھی ناکام رہی ہے' یہ تو بتاؤ جم منشیات کے چکر میں کب پڑا؟"

وہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ "دیکھیں مسز اونگر' منشیات کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اور اب میں جاؤں گی۔ لنچ کا شکریہ۔"

میں نے بل ادا کیا اور سرد لہجے میں بولی۔ "کمال ہے' میرا خیال تھا' تم جانتی ہو کہ بیسن کا تعلق نارکوٹکس بیورو سے ہے۔ میرا اشارہ اس شخص کی طرف ہے جو پرائیویٹ آفس سے نکلا تھا جس کے ہاتھ میں اٹیچی کیس تھا۔"

"میں نے تو اسے پہلی بار دیکھا ہے آج۔ اچھا اب میں چلتی ہوں۔"

میں دکان تک اس کے ساتھ گئی۔ راستے میں درجنوں جوان لڑکے لڑکیاں ملیں جنھوں نے ہمیں کتابچے دیے' وہ سب زرد لباس میں تھے۔ "کاکی آگیا ہے۔" ان میں سے ایک نے کہا۔ "دنیا ختم ہونے والی ہے تیار ہو جائیں' خود کو پاک کرلیں۔" اس نے ہمیں کاغذی کنول بھی تھما دیے۔

"دن میں دو بار یہ خرافات ملتی ہے۔" اسٹیلا نے کہا۔ اس نے کتابچہ تو کوڑا گھر میں پھینک دیا اور کنول رکھ لیا' وہ بھی لاٹری کے چکر میں تھی۔ "نری بکواس ہے ان کتابچوں میں مجھے یقین ہی نہیں آتا کہ جم جیسا راسخ العقیدہ گھرانے کا کیتھولک اور اس ہندوانہ خرافات میں پڑ جائے۔"

"تو تم اسے دیوتا نہیں مانتیں؟" میں نے اسے چھیڑا۔

"پاگل ہوگئی ہو؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" اس نے آنکھیں نکالیں۔

"میں تو اسے دیوانہ سمجھتی ہوں۔ ویسے وہ ہے کسی چکر میں' مگر میں سمجھ نہیں پا رہی ہوں۔"

"دولت؟"

"نہیں' کوئی اور بات ہے' یہ بتا دوں کہ وہ جینیئس ہے۔ ڈاکٹر گاٹلز کا کہنا ہے کہ اسے آج تک جم سے اچھا شاگرد نہیں ملا۔"

"وہ دونوں اب بھی ملتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کاکی اور ڈاکٹر گاٹلز۔"

"کیسے مل سکتے ہیں۔ جم یہاں نہیں آتا اور ڈاکٹر گاٹلز نیو آرلینز سے باہر نہیں جاتا۔" اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"حالانکہ کچھ ہی دیر پہلے تم نے مجھے بتایا تھا کہ ڈاکٹر گاٹلز شہر سے باہر گیا ہوا ہے۔"

"نہیں بھئی' بس وہ آفس میں نہیں ہے۔ شام تک آجائے گا۔ میں اسے بتادوں گی کہ تم لافٹ ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہو۔"

------------- ☆ -------------

میں بہت خوش اپنے ہوٹل واپس آئی۔ میری دریافت یقینی طور پر تہلکہ خیز ثابت ہونے والی تھی' وہ بہت بڑی خبر تھی۔ کاکی کی پہلی بیوی! اور اب مجھے امید تھی کہ میں کاکی کے استاد سے بھی مل سکوں گی۔

ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ مجھ سے پہلے کوئی اسٹیلا کیلی تک کیوں نہیں پہنچ سکا؟ میں ہی کیوں؟ ہر بار میں ہی کیوں؟ میرے ذہن میں شکوک جاگنے لگے مگر میں منطقی تجزیہ کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ ایک بات تو یہ تھی کہ کاکی کی شہرت محض ایک سال پہلے شروع ہوئی تھی اور پھر اخبار نویسوں سے اغماض کے سبب وہ خبر بھی نہیں بن سکا تھا۔ صحیح معنوں میں تو دنیا کو کاکی کے بارے میں گزشتہ دو ہفتوں کے دوران معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ اب وہ پوری دنیا میں مشہور ہوچکا تھا۔ اس کے زرد لباس والے ہزاروں چیلے اور بڑے بڑے بورڈ اس کی شہرت میں اضافہ کر رہے تھے۔ اس کے باوجود صحافیوں کی اس بھیڑ میں' میں اکیلی تھی جو کاکی کی دو بیویوں کے وجود سے واقف تھی' آخر کیوں؟

اچانک مجھے احساس ہوا کہ ایک امکان اور ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ خود کاکی نے میرے لئے آسانیاں پیدا کی ہوں' اس نے اسٹیلا کو مجھ سے گفتگو کی ہدایت کی ہو' وہ چاہتا تھا کہ میں اس کے متعلق لکھوں۔ گویا ایک مخصوص سمت میں میرا ہانکا ہو رہا تھا۔ پہلے اسٹیلا اور اس کے بعد پرفیکٹ ماسٹر! پراسرار پرفیکٹ ماسٹر! کیا یہ کوئی آزمائش ہے' اگر ہے تو کیوں؟ کس لئے؟ کس چیز کی آزمائش ہے یہ؟

------------- ☆ -------------

جیسن لافٹ ہوٹل کی لابی میں بیٹھا ملا۔ ایک لمحے کو مجھے خیال آیا کہ کہیں وہ پرفیکٹ ماسٹر تو نہیں مگر جلد ہی اس نے خود کو نارکوٹک ایجنٹ ثابت کردیا اور وہ بھی بے حد نروس ایجنٹ' مجھے دیکھتے ہی وہ اٹھا۔ "ہیلو۔" میں نے کہا۔ اسی لمحے ڈیسک کلرک نے مجھے بروس اسپرٹن کا پیغام دیا کہ میں اسے نیویارک میں فون کرلوں۔

"مجھے تم سے ملنا تھا۔" جیسن نے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں اٹیچی کیس نہیں تھا۔ میں نے اسے بار میں چلنے کو کہا اور خود بروس کو فون کرنے میں مصروف ہوگئی۔

"ہیلو ٹیڈی۔" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں فش اینڈ برڈ کمپنی میں ہو آئی ہوں۔ ڈاکٹر گاکلز سے ملنے کی کوششیں جاری ہیں اور میری ملاقات کاکی کی پہلی بیوی سے ہوچکی ہے۔"

"واہ.......... تفصیل ڈکٹیٹ کرادو۔"

میں نے تفصیل ڈکٹیٹ کرائی۔ "بہت خوب کمال ہوگیا۔ منشیات کے سلسلے میں بھی بات تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔" بروس نے بتایا۔

"مگر تم لوگ اسے استعمال کیسے کروگے؟"

"مورگن اس سلسلے میں وکیلوں سے مشورے کر رہا ہے۔ حکومت بھی مدد کر رہی ہے مگر معاملہ ہے پیچیدہ۔"

"مورگن کو کاکی کے پائلٹ کی حیثیت سے میری ملازمت پر تو اعتراض نہیں؟"

میں نے اس سلسلے میں مورگن کو تحریری طور پر مطلع کردیا تھا۔ اب تک مجھے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔

"نہیں' اس کے خیال میں تو یہ شاندار آئیڈیا ہے۔ ہم اندر کے صفحات میں کاکی کی حسین پائلٹ کے بارے میں مضمون شائع کر رہے ہیں۔ تمہاری بہت خوبصورت تصویریں بھی.........."

میں نے ریسیور رکھ دیا۔

جیسن' بار کے ایک تاریک گوشے میں بیٹھا تھا۔ بار سنسان تھا۔ اس کے باوجود اس نے مجھ سے سرگوشی میں گفتگو کی۔ "مسز اونگر' میرا خیال ہے' آپ بیورو آف نارکوٹکس کو جواب دہ ہیں۔" اس نے خشک لہجے میں کہا۔

"کس سلسلے میں؟" میرا لہجہ خشک تر تھا۔

"نیو آرلینز ٹراپیکل برڈ اینڈ فش کمپنی میں آپ کی موجودگی۔"

"میں ایک ایکوریم بنانا چاہتی ہوں' تمہیں کوئی اعتراض ہے؟"

"میں مذاق نہیں کر رہا ہوں مسز اونگر۔"

"یہ فیصلہ تو میں کروں گی کہ یہ مذاق ہے یا نہیں۔" میں نے سخت لہجے میں کہا۔ "تم بتاؤ، تم وہاں کیا کر رہے تھے؟"

"میرا کام ہی یہی ہے۔ میں منشیات کے اڈوں کے سلسلے میں چھان بین کرتا ہوں۔"

"اور تمہارے پاس جو اٹیچی کیس تھا۔ اس میں منشیات تھیں......... یا رشوت کی رقم؟"

جیسن نے مجھے بے حد نفرت سے دیکھا۔ "میں آپ کو ابھی، اسی وقت گرفتار بھی کر سکتا ہوں۔"

"کس خوشی میں؟"

"آپ کے ہینڈ بیگ میں تین اونس کوکین موجود ہے۔"

میں نے ہینڈ بیگ کو سینے سے بھینچ لیا۔ "اس میں کوکین نہیں ہے۔"

"اگر میں کہہ دوں ہے تو اس کا مطلب ہوگا، موجود ہے اور آپ جیل میں ہوں گی۔ میری بات کی کچھ اہمیت ہے۔"

میں چوکنا ہوگئی۔ امریکا میں بے قصور شہریوں کو اکثر اسی انداز میں پھانسا جاتا ہے مگر میں نے اپنا انداز بدستور جارحانہ رکھا۔ "میں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں۔" میں نے اندھیرے میں تیر چلایا۔ "تم آج ڈاکٹر گانٹز سے ملے۔ اس سے بھتا وصول کیا۔ میں یہ بات ثابت کر سکتی ہوں۔ 'دی نیشنل سن' کے وکلاء اس سلسلے میں پہلے ہی تحقیق کر رہے ہیں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ مجھ سے الجھنے کے بجائے کسی اچھے وکیل کا بندوبست کرو۔"

"تمہارا دماغ چل گیا ہے مسز او نگر۔" اس نے نہایت بدتمیزی سے کہا۔ البتہ آواز اب بھی سرگوشی سے بلند نہیں تھی۔ "تم نے جو کچھ کہا، درست ہے، مگر میں یہ کھیل جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ ہم عنقریب ایکشن لینے والے ہیں۔ میں تمہاری مداخلت قبول نہیں کروں گا۔"

"مداخلت سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"ڈاکٹر گانٹز سے انٹرویو لینا......... اور برڈ اینڈ فش کمپنی کے متعلق خبر شائع کرنا۔"

"میرے خیال میں تو ہم جو کچھ بھی شائع کریں گے، تمہاری تفتیش میں معاون ثابت ہوگا۔" میں نے بے حد تحمل سے کہا۔

"مسز او نگر، ہم ٹائم ٹیبل کی مطابق چل رہے ہیں۔ بات قبل از وقت کھلی تو ہمارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا، میں وائٹ کے ساتھ ہوں۔"

"کیا مطلب؟" مجھے چھوٹتے ہی سفید فام اور سیاہ فام کی تفریق یاد آئی۔

"میرا اشارہ سینیٹر وائٹ کی طرف ہے۔ وہ سینٹ کی نارکوٹکس کمیٹی کا چیئرمین ہے۔ میرے ذمے کاکی انٹرپرائز ہے۔ میں کھٹمنڈو بھی اسی سلسلے میں گیا تھا۔ اب سے چند ہفتے بعد کاکی کو سماعت کے لئے طلب کیا جائے گا۔ سینیٹر نہیں چاہتا کہ اس سے پہلے بات کھلے۔"

مجھے یقین ہوگیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، یہ ممکن تھا کہ اس کا تعلق وائٹ کی نارکوٹکس کمیٹی سے ہو مگر مجھے یقین تھا کہ وہ صرف اپنے لئے کام کر رہا ہے، وہ یقیناً کاکی انٹرپرائز سے رشوت بھی لے رہا تھا۔ وقتی طور پر بہتری اسی میں تھی کہ میں بے وقوف بن جاؤں۔ چنانچہ میں نے مرعوب ہو کر کہا۔ "معاف کرنا، میں اس سلسلے میں بے خبر تھی۔ اوہ جیسن، اس کا مطلب ہے، تم بہت اہم آدمی ہو۔"

یہ حربہ ہمیشہ کارآمد ثابت ہوتا ہے، وہ پھیل گیا۔ "اہم تو میں ہوں۔"

"تب تو مجھے سینیٹر وائٹ سے بھی متعارف کرا سکتے ہو، ہے نا؟"

اس نے ندیدے پن سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ کوئی بڑی بات نہیں۔"

اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ "یہ میرا فون ہوگا۔" میں نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ اس سے پہلوتہی کی یہی ایک صورت تھی۔ "اور تم بہت اچھے آدمی ہو۔" میں نے مزید مکھن لگایا۔ وہ مسکرانے لگا۔ میں وہاں سے ٹل گئی۔

اتفاق سے فون میرا ہی تھا۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف ایک مردانہ آواز نے کہا۔ "میں ڈاکٹر گانٹز بول رہا ہوں۔ اسٹیلا نے بتایا ہے کہ تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو؟"

"جی ہاں، آپ کو علم ہوگا کہ میں کاکی انٹرپرائز کے لئے کام کر رہی ہوں۔" میں نے ماؤتھ پیس میں سرگوشی کی۔

"میں جانتا ہوں، اس وقت میں دکان میں موجود ہوں۔ اطلاعی گھنٹی کا تین بار بجا

دیتا۔"

اس کے فوراً بعد میں نے بروس اسپرٹن کو فون کیا۔ "بروس' میں ڈاکٹر گاٹلز سے ملنے جا رہی ہوں.......... اس کی دکان میں ملاقات ہوگی۔" میں نے اسے مطلع کیا۔

"بہت خوب۔"

"میں نے تمہیں خوش کرنے کے لئے فون نہیں کیا۔ میں قتل بھی ہو سکتی ہوں وہاں۔"

"اوہ........ تمہارے خیال میں ڈاکٹر گاٹلز خطرناک آدمی ہے؟"

"ایک وہی کیا' یہاں تو ہر طرف خطرات ہیں۔ زندگی کچھ کم خطرناک ہے۔ بہرحال' نارکوٹکس بیورو کے ایک ایجنٹ کے متعلق چھان بین کرو۔ اس کا نام جیسن ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ سینیٹر وائٹ کی کمیٹی کے لئے کام کر رہا ہے۔"

"ہاں' سینیٹر وائٹ ہاتھ دھو کر کالکی کے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

"یہی بات جیسن نے بھی کہی ہے۔"

"اور سینیٹر وائٹ صدارت کے چکر میں بھی ہے۔"

"بہرحال' اب میں چلی۔" میں نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ سچی بات یہ ہے کہ میں نروس ہو رہی تھی۔

------------☆------------

میں نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن تین بار دبایا۔ دروازہ فوراً ہی کھل گیا۔ ڈاکٹر گاٹلز دبلا پتلا دراز قد گنجا تھا۔ میں کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے مجھے خاموشی سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہم فش ٹینکس اور پرندوں کے پنجروں کے پاس سے دبے قدموں گزرے۔ ہر طرف پرندوں کی بیٹ کی بدبو تھی۔ اسے ختم کرنے کے لئے جس دوا کا چھڑکاؤ کیا گیا تھا' وہ اور غضب ڈھا رہی تھی۔ میرے سر میں درد ہونے لگا۔

ڈاکٹر گاٹلز نے اپنے پرائیویٹ دفتر کا دروازہ کھولا اور مجھے اندر داخل ہونے کا موقع دیا۔ سامنے ہی سیڑھیاں تھیں' تب مجھے پتا چلا کہ اس کا دفتر اوپری منزل پر ہے۔ دفتر میں پہنچتے ہی اس نے روشنی کا سوئچ آن کیا۔ "تشریف رکھیں مسز اونگر۔" اس نے بے حد خوش خلقی سے کہا۔ "ہم بات آہستہ کریں گے۔ پرندے جاگ گئے تو مصیبت ہو جائے

گی۔"

میں کرسی پر بیٹھ گئی۔ "ڈاکٹر گاٹلز! آپ کا اصل مضمون ادویات ہیں۔ کیا آپ اب بھی ان میں دلچسپی لیتے ہیں؟"

"نہیں' اب تو میں صرف بزنس مین ہوں۔ جم کیلی میرا ہونہار ترین شاگرد تھا۔ مجھے معلوم ہے' آپ اس کے متعلق لکھ رہی ہیں۔ میں آپ کے پچھلے دونوں آرٹیکل پڑھ چکا ہوں۔"

"وہ میں نے نہیں لکھے۔" میں نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

"مجھے معلوم ہے۔ جمی سے میری بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اب آپ اس کی نجی پائلٹ ہیں۔"

"جی ہاں مگر کالکی کی خواہش ہے کہ میں اخبار سے بھی رابطہ رکھوں۔"

"اس کے لئے آپ کو معلومات کی بھی ضرورت ہوگی تا کہ اخبار والوں کی نظروں میں معتبر رہیں۔"

"لیکن میں تو کچھ بھی نہیں جانتی' بالخصوص کالکی کے ماضی کے بارے میں۔"

ڈاکٹر گاٹلز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "میں' جمی سے.......... میرا مطلب ہے' کالکی سے بہ خوبی واقف ہوں' وہ پیدائشی کیمیا داں ہے۔ اس کا اندازہ مجھے اور اسے ابتدا ہی میں ہو گیا تھا۔" ڈاکٹر نے کچھ توقف کیا اور پھر بولا۔ "اس نے ایک خاص دوا بھی تیار کی تھی۔ اس معاملے میں وہ جینئس ہے۔ وہ دوا انسانوں کو خود فریبی اور اوہام میں مبتلا کر دیتی تھی۔ ہم کام کر ہی رہے تھے کہ وہ ویت نام چلا گیا۔"

"وہ منشیات استعمال کرتا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"موجودہ حالات میں یہ سوال بہت نازک ہے۔" ڈاکٹر گاٹلز نے کہا اور اپنی دراز کھول کر اسکاچ کی بوتل اور دو گلاس نکال لئے پھر اس نے ایک جام میری طرف بڑھایا اور بولا۔ "کالکی کے نام۔"

میں نے اسکاچ کا گھونٹ لیا۔ میرا حلق جھلس سا گیا۔ "ڈاکٹر گاٹلز.......... میں اس دکان کی شہرت سے واقف ہوں.........."

"جی ہاں' یہاں دنیا کے تمام پرندے اور مچھلیاں دستیاب ہیں۔" اس نے میری

بات کاٹ دی۔

"میں کھٹمنڈو میں جیسن سے ملی تھی۔ آج میں نے اسے یہاں بھی دیکھا۔ خیر' اخبار والے معاملے کو چھوڑیے۔ میں کالکی انٹرپرائز کے لئے کام کر رہی ہوں' لہٰذا حقائق جاننا چاہتی ہوں اپنے لئے' یہ بتائیے کہ کیا آپ مذہب کو منشیات کے کاروبار کی آڑ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں؟ مجھے معلوم ہے کہ سینیٹر وائٹ کالکی انٹرپرائز کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ بے خبری میں ماری جاؤں۔"

ڈاکٹر گانگز نے آنکھیں موند لیں۔ "میں آپ کا مسئلہ سمجھ رہا ہوں۔ میں آپ کی ہر ممکن مدد کروں گا۔ دیکھئے' اس دکان سے کالکی کا کوئی تعلق نہیں' یہ میرا بزنس ہے' یہ بھی درست ہے کہ جیسن وائٹ کیمٹی کے لئے کام کر رہا ہے۔ کیمٹی اور سینیٹر وائٹ' دونوں کو شہرت درکار ہے۔ میرے متعلق خیال یہ ہے کہ میں منشیات کا بزنس کرتا ہوں۔ دوسری طرف کالکی سے میرا رابطہ اب بھی ہے۔ جیسن اور سینیٹر وائٹ کئی ماہ سے ہمارے سلسلے میں مصروف ہیں۔ کالکی کی شہرت بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ کالکی کو منشیات میں ملوث کرکے سینیٹر وائٹ خود بھی شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے امریکا کی صدارت چاہیے۔ جیسن کے اپنے چکر ہیں۔ کیا پتا' وہ ڈبل ایجنٹ ہو۔"

"وہ آپ سے رشوت لے رہا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ میں اٹیچی کیس دیکھا تھا۔" اب مجھے نشہ محسوس ہونے لگا تھا۔

"یہ تو کاروبار کا ایک حصہ ہے۔" ڈاکٹر گانگز نے بے پروائی سے کہا۔ "اس کے لئے ضروری نہیں کہ کاروبار غیر قانونی ہو۔ جیسن جیسے لوگ ہر کاروبار کو غیر قانونی ثابت کر سکتے ہیں۔"

"جی...... جی ہا...... ہاں......" میری بینائی دھندلا گئی۔ یقیناً شراب میں کچھ ملا ہوا تھا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے مجھے یہ احساس ہوگیا کہ ڈاکٹر گانگز اور ڈاکٹر اشوک ایک ہی شخصیت کے دو روپ ہیں۔

--------------- ☆ ---------------

ایک نسوانی آواز نے مجھ سے پوچھا۔ "آپ اب کیسی ہیں مسز اونگر؟"

"لگتا ہے' مرنے والی ہوں۔" اپنی آواز سے مجھے خود نقاہت کا اندازہ ہو رہا تھا۔

"میں ڈاکٹر گانگز کو مطلع کرتی ہوں۔" نرس نے کہا اور کمرے سے چلی گئی۔

میں نے کمرے کا جائزہ لیا۔ بالکل اجنبی جگہ تھی وہ۔ میرے جسم کی کیفیت ایسی تھی' جیسے میں بخار میں مبتلا ہوں۔

چند لمحے بعد ڈاکٹر گانگز میرے پاس آ بیٹھا۔ اس نے میری نبض چیک کی۔ انداز ایسا تھا' جیسے اسے میری صحت کی طرف سے بہت زیادہ تشویش ہو۔

"مجھے بے ہوشی...... کی دوا...... دی گئی تھی۔" میں نے اٹک اٹک کر کہا۔ مجھے ہر چیز ایک کی دو نظر آ رہی تھیں۔

"ہاں' یہ ضروری تھا' تم بیمار رہی ہو۔" اس نے بے تکلفی سے کہا۔ "کوئی نئی قسم تھی انفلوئنزا کی۔ میرا خیال ہے' یہ بیماری تم نیپال سے پال کر لائی ہوگی۔" پھر وہ میرے تفصیلی معائنے میں مصروف ہوگیا۔ "خدا کا شکر ہے' اب تم ٹھیک ہو۔ میں تو ڈر ہی گیا تھا۔"

"مجھے بے ہوشی کی دوا کیوں دی گئی؟" میں نے پوچھا۔

"تمہیں نیو آرلینز سے نکال کر لانا تھا...... جیسن سے بچا کر۔ اب تم واشنگٹن میں ہو۔ یہ جیفرسن ہوٹل کا سوئٹ ہے۔ کالکی انٹرپرائز کا ہوٹل ہے یہ۔"

"میرے اخبار والوں کو علم ہے اس کا؟"

"انہیں تمہاری بیماری کا علم ہے۔" ڈاکٹر گانگز نے سرنج میں کوئی محلول بھرتے ہوئے کہا۔ "کچھ ہی دیر میں تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔"

اس کا دعویٰ درست تھا۔ انجکشن لگتے ہی میں خود کو بہتر محسوس کرنے لگی۔ "یہ تم جیسن کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"وہ تمہیں قتل کرنا چاہتا تھا۔ درحقیقت وہ کرائے کا قاتل ہے۔ کسی مخالف کے لئے کام کر رہا ہے۔"

میں نے اس بکواس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔

"مسز اونگر میری طرح تم بھی پرفیکٹ ماسٹر ہو۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کالکی نے کہا تھا کہ نیو آرلینز میں' میں ایک پرفیکٹ ماسٹر سے ملوں گی مگر اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ اس طرح زیادتی کی جائے گی۔" میں نے ترش لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں' ویسے تم بہت حسین ہو' میں تمہیں ٹیڈی کہہ کر پکار سکتا ہوں؟"

"جس نام سے جی چاہے' پکارو مجھے مگر یہ ضرور بتادو کہ میں تمہیں ڈاکٹر گانگز کہوں یا ڈاکٹر اشوک۔"

"کمال ہے' میرا میک اپ اتنا خراب تھا۔" اس نے مایوسی سے کہا۔ "بہرحال میں دونوں ہوں۔ نیپال میں' میں ڈاکٹر اشوک تھا کیونکہ ڈاکٹر گانگز اس مقدس سرزمین پر قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ ڈاکٹر اشوک کی حیثیت سے میں سی آئی اے کا جزوقتی ایجنٹ ہوں۔ کوئی نہیں جانتا کہ میرے دو روپ ہیں۔" اس نے مجھے بہ غور دیکھا اور سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "کالکی ہمیں ملوانا چاہتا تھا' اسی لئے میں تمہارا ہم سفر بنا۔ وہ چاہتا تھا کہ میں تمہیں قریب سے دیکھوں۔ میں نے دیکھا اور اسے بتایا کہ تم یقینی طور پر پرفیکٹ ماسٹر ہو۔"

"ایک بے دین عورت پرفیکٹ ماسٹر کیسے ہو سکتی ہے؟"

"مانیں یا مانیں' ہم سبھی ہندو ہیں اصل میں' یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک بھگوان کے تین روپ ہیں۔ ان میں سے ایک کا اوتار کالکی ہے۔ ڈیئر ٹیڈی' منہ مت بناؤ۔ تم بھی اس حقیقت کو بالآخر قبول کر لوگی۔ جب ۷۰ء میں جمی نے پہلے بار مجھے بتایا کہ وہ کالکی ہے تو میں سمجھا تھا' وہ پاگل ہو گیا ہے۔"

"میں نوٹس لے لوں؟" مجھے اچانک مورگن ڈیوس کا خیال آگیا۔

"ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ ویسے بھی دنیا کے خاتمے میں ابھی بہت وقت پڑا ہے۔" ڈاکٹر گانگز نے کہا پھر قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ "ہاں تو میں نے بھی تمہاری طرح جمی سے یہی کہا تھا کہ میں ہندو نہیں ہوں۔ اس نے کہا' بات یہ نہیں۔ ہم جو ہیں' وہ ہیں۔ ہم تو ازل سے ہندو ہیں۔ کبھی ہمیں اپنی حقیقت کا علم ہوتا ہے اور کبھی ہم اس سے لاعلم رہتے ہیں۔ جب بھی نروان مل جائے' پتا چل جاتا ہے۔ نروان ہی روشنی ہے۔ لفظ بدھ کا مطلب بھی یہی ہے۔"

"تو ہم سب بدھا ہیں؟"

"کالکی دیوتا ہے' اس کی بات اور ہے' ہم لوگ تو نروان کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں۔"

"۷۰ء سے پہلے بھی کالکی سے تمہاری ملاقات ہوتی رہی ہوگی؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں' البتہ اسٹیلا کے ذریعے اس کی خیر خبر ملتی رہتی تھی۔ اسٹیلا بے چاری اچھی لڑکی ہے' اس میں اس کا کوئی قصور نہیں کہ وہ لکشمی نہیں ہے۔"

"تو کالکی اسے پہلے ہی بتا دیتا۔ عورتیں ایسی باتیں اشارتاً بھی بہت تیزی سے سمجھتی ہیں۔"

"وہ کیسے بتاتا' اسے اپنے کالکی ہونے کا علم ہی کب تھا۔ جب اسے پتا چلا کہ وہ کالکی ہے اور اس کی ابدی بیوی لکشمی ہے تو اس نے اسٹیلا کو بتا دیا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں اسٹیلا کو روزگار فراہم کروں' وہ میں نے کر دیا۔ یہ بھی بتادوں کہ میں اور اسٹیلا اس وقت سے ایک دوسرے سے بہت قریب رہے ہیں.......... بہت قریب۔" اس نے زور دے کر کہا۔

"یہ دنیا عورتوں کے لئے جہنم بنا دی گئی ہے۔" میں نے دل کی گہرائی سے کہا۔

"تب تو تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ یہ دنیا فنا ہو رہی ہے۔"

"تم اسٹیلا سے شادی بھی کر سکتے تھے۔"

"بے سود.......... دنیا ختم ہو رہی ہے' ایسے میں شادی کا فائدہ؟"

"یہ نہ بھولو کہ بات دس سال پرانی ہے۔" اس وقت میں عورتوں کے حقوق کے لئے لڑ رہی تھی۔

"بے کار ہے' یہ مسئلہ تناسل بھی ہے۔ میں اسے اولاد نہیں دے سکتا تھا۔" نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔

"خیر چھوڑو' مجھے آئینہ مل سکتا ہے؟" میں نے جھنجلا کر کہا۔

اس نے مجھے آئینہ لا کر دے دیا۔ میں آئینہ دیکھ کر دہل گئی۔ "یہ کیا حشر ہو میرا؟"

"تم موت کے منہ سے نکل کر آئی ہو ٹیڈی' اگر تم پرفیکٹ ماسٹر نہ ہوتیں تو بچ بھی نہیں سکتی تھیں۔"

"اگر تم نے مجھے بے ہوشی کی دوا نہ دی ہوتی تو میں بیمار ہی نہ ہوتی۔" میں نے تند لہجے میں کہا۔

"بائی گاڈ۔ یہ بات نہیں۔"

اس نے مجھے یقین دلانے کی بہت کوشش کی مگر مجھے یقین نہیں آیا۔ میری بیماری میں یقیناً اس کا ہاتھ تھا۔ "میری سمجھ میں اپنا پرفیکٹ ماسٹر ہونا بھی نہیں آیا۔" میں نے کہا۔

"مجھے بھی نہیں معلوم' البتہ کالکی نے تمہاری کتاب 'ماستا سے آگے' پڑھتے ہی بھانپ لیا تھا کہ تم پرفیکٹ ماسٹر ہو۔ میں نے تمہاری کتاب نہیں پڑھی مگر اب مجھے بھی یقین ہوگیا ہے کہ تم پانچ پرفیکٹ ماسٹرز میں سے ایک ہو۔ اس کا جواز نہ پوچھنا مجھ سے۔ بہرحال یہ طے ہے کہ میں، تم اور جیرالڈین منتخب لوگ ہیں اور دنیا کے اختتام کے بعد سرداری کریں گے۔ اس سلسلے میں ہمارا نہ کوئی اختیار ہے' نہ ہماری مرضی چلے گی۔ مرضی صرف کالکی کی چلے گی' وہ بھی حدود کے اندر۔ اسے دنیا ختم کرنا ہے۔ پھر دوبارہ آباد کرنا ہے اسے۔ وشنو کی حیثیت سے وہ بھگوان ہے۔ مگر کالکی کی حیثیت میں وہ دیوتا ہے' جو عارضی طور پر انسانی شریر میں موجود ہے۔"

میں نے کندھے جھٹکے۔ اس حرکت کی وجہ سے آستین سرک گئی۔ مجھے اپنے بازو پر ایک نیل نظر آیا۔ "یہ کیا ہے؟" میں نے گھبرا کر پوچھا۔

"انجکشن لگائے گئے تھے۔"

"میں یہاں کتنے دن سے ہوں؟"

"چھ دن ہوگئے۔"

"خدا کی پناہ مجھے اٹھنا ہے اب' مجھے مورگن ڈیوس سے بات کرنا ہے۔"

"تم فکر نہ کرو' تمہیں مورگن ڈیوس سے کہیں زیادہ اہم شخصیت سے ملاقات کرنا ہے۔ کل صبح ناشتا تم رے فیئر ہوٹل میں سینیٹر وائٹ کے ساتھ کروگی۔" اس نے خوش ہو کر کہا۔

------------ ☆ ------------

سینیٹر وائٹ رے فیئر کے ایک بوتھ میں میرا منتظر تھا۔ وہ تنہا تھا مجھے بعد میں علم ہوا کہ وہ ایک غیر معمولی اعزاز تھا میرے لئے۔ میں نے سینیٹر سے اپنا تعارف کرایا۔ اس نے مسکرا کر میرا خیر مقدم کیا اور ناشتے کا آرڈر دیا۔

کافی پینے کے دوران ہم نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو تولتے رہے۔ میں

نے مسکراتے ہوئے' اپنے ٹیپ ریکارڈر کا سوئچ آن کر دیا۔

اس نے مورگن ڈیوس اور 'دی نیشنل سن' کی مدح سرائی سے گفتگو کا آغاز کیا۔ ظاہر ہے' اسے صدارتی الیکشن لڑنا تھا اور اس کے لئے ہر اخبار کی سپورٹ کی اہمیت تھی۔

"منشیات کے سلسلے میں تمہارا انتخاب بہت مناسب ہے' یہ مورگن ڈیوس کی ذہانت کا ثبوت ہے۔"

"یہ بات نہیں سینیٹر۔" میں نے نرم لہجے میں کہا۔ "میں کالکی اور دنیا کے اختتام کے سلسلے کو کور کر رہی ہوں۔"

"ہاں ہاں' میں نے تمہارے آرٹیکل پڑھے ہیں۔" اس نے مجھے سیاست دانوں کی مخصوص جھوٹی مسکراہٹ سے نوازا۔ "ٹیڈی' تمہیں علم ہوگا کہ سی بی ایس کا کالکی والا پروگرام 'ساٹھ منٹ' اس اتوار کو دوبارہ نشر ہوگا۔"

"جی ہاں' اس کا سبب موضوع کی دلچسپی اور تنوع ہے۔"

"اور تمہیں معلوم ہے کہ ملک میں بیس ہزار بہت' بڑے بورڈ نصب کئے گئے ہیں اور وہ بھی رنگین' اتنی رقم تو آج تک کسی صدارتی امیدوار نے بھی اپنی انتخابی مہم پر صرف نہیں کی۔"

"میں نے سنا ہے کہ آپ کے خیال میں کالکی اور ڈاکٹر گانٹز منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے' تمہاری نیو آرلینز ٹراپیکل برڈ اینڈ فش کمپنی میں موجودگی کا سبب ہی یہی تھا کہ تم منشیات کے سب سے بڑے سنڈیکیٹ کو بے نقاب کرنا چاہتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ مورگن ڈیوس نے تمہیں بتا دیا ہوگا کہ فی الوقت اس سلسلے میں کچھ لکھنا نامناسب ہے۔ میری کمیٹی دو ہفتوں کے اندر کالکی اور ڈاکٹر گانٹز کو سماعت کے لئے طلب کرنے والی ہے' اس سے پہلے کچھ بھی شائع نہیں ہونا چاہیے۔"

مورگن کے حوالے نے مجھے پریشان کر دیا۔ میری' مورگن سے بات نہیں ہو سکی تھی۔ چنانچہ میں فیصلہ نہیں کر سکتی تھی کہ وائٹ جھوٹ بول رہا ہے یا سچ۔

"جیسن نے مجھے سماعت کے بارے میں بتایا تھا۔" میں نے کہا۔

"اس نے اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے' ورنہ ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں

مارتے رہ جاتے۔"

"ذرا مجھے بھی تو بتایئے' منشیات ۔ کے کاروبار کے لئے اتنی زبردست مذہبی تحریک چلانے کی کیا ضرورت تھی انہیں؟" میں نے معترضانہ لہجے میں پوچھا۔

"سیدھی سی بات ہے ٹیڈی! مذہبی ادارے ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔" سینیٹر نے سادگی سے کہا۔

"اوہ!" اس نے واقعی مجھے حیران کر دیا تھا۔ اس زاویے سے تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ "تب تو کالکی واقعی جینئیس ہے۔"

"میرا خیال ہے' اس سیٹ اپ کے پیچھے ڈاکٹر گاٹلز کی ذہانت کار فرما ہے۔ کالکی تو صرف فیلڈ ورک کر رہا ہے۔" سینیٹر وائٹ نے آہ بھر کے کہا۔ "امریکا میں ان کے بے شمار آشرم ہیں۔ وہاں منشیات کی کمائی گویا دھو کر پاک کر لی جاتی ہے۔ انہیں کوئی ٹیکس نہیں دینا پڑتا۔ پچھلے سال انہوں نے کروڑوں کی جائداد' املاک اور صنعتیں خریدی ہیں۔ ٹیڈی' وہ کسی ہشت پا کی طرح پیر پھیلا رہے ہیں۔ تمہیں اپنے ملک و قوم کی' ان معصوم بچوں کی مدد کرنا ہوگی' جنہیں نشے کی لت لگائی جا رہی ہے۔"

"سینیٹر' میں آپ کو 'دی نیشنل سن' کے عزائم کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتی۔ یہ معاملات آپ اور مورگن جانیں۔ میں مواد اکٹھا کرتی ہوں' لکھتا کوئی اور ہے۔" میں نے معذرت کی۔

"تم ہماری مدد کر سکتی ہو ٹیڈی۔" سینیٹر نے کہا۔ "یہ بتاؤ' تم گزشتہ کئی دن سے ڈاکٹر گاٹلز کے ساتھ ہو' تمہاری مصروفیات کیا رہیں' تم واشنگٹن کیسے پہنچیں؟"

"میرا خیال ہے سینیٹر' یہ بات تو آپ کو مجھے بتانا چاہیے۔"

"ٹھیک ہے' میں تمہیں گواہ کی حیثیت سے کمیٹی کے سامنے طلب کروں گا۔ تمہیں حلفیہ بیان دینا ہوگا۔"

"آئین کی پہلی ترمیم کی رو سے میں اپنے وسائل پوشیدہ رکھنے کا حق رکھتی ہوں۔" میں نے خالص صحافیانہ انداز میں کہا۔

"میں نزاعی گفتگو نہیں کرنا چاہتا ٹیڈی' تم میرے لئے بہت محترم ہو مگر اپنے اس حق کا استعمال کرکے تم سینٹ کی توہین کی مرتکب ہوگی۔"

"سوری' ڈاکٹر گاٹلز کے سلسلے میں بتانے کے لئے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ میں ایک نجی طیارے میں واشنگٹن آئی۔ جیفرسن ہوٹل کے کمرا نمبر ۳۴۳ میں مقیم ہوں۔ اسے آپ دعوت نہ سمجھ لیجئے گا۔ چھ دن میں بیمار رہی ہوں۔ انفلوئنزا کی شکار۔ ڈاکٹر گاٹلز نے میرا علاج کیا۔ کالکی انٹرپرائز کے سلسلے میں آپ کے تجزیے سے متفق ہوں۔ بس ایک بات الجھن میں ڈالتی ہے۔ یہ دنیا کے خاتمے کا کیا چکر ہے؟" میں نے کہا۔ "کالکی اس سلسلے میں بہت سنجیدہ اور پُراعتماد ہے۔"

"دنیا اور انسانوں کی آبادی کوئی مشین نہیں ہے ڈیئر کہ سوئچ آف کیا اور سب کچھ ختم۔" سینیٹر نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ "کیلی دنیا کو ختم نہیں کر سکتا۔ تکنیکی اعتبار سے یہ قطعاً ناممکن ہے۔ اس کے پاس بی ماڈل کے درجن بھر نیوٹرون بم موجود ہوں' تب بھی یہ ناممکن ہے۔ میں اس سلسلے میں ایٹمی ادارے سے بات کر چکا ہوں۔ ویسے بھی یہ مسئلہ عملی نہیں' علمی ہے کیونکہ اس کے پاس ایک نیوٹرون بم بھی نہیں ہے۔ یہ نہ پوچھنا کہ میں یہ بات اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتا ہوں۔ بس' میں کہہ سکتا ہوں۔"

"ماڈل بی؟" میں نے اس کی بات پکڑ لی۔ گویا یہ کوئی نئی قسم تھی نیوٹرون بم کی۔ نیوٹرون بم لوگوں کو تکلیف دہ موت سے دوچار کر سکتا ہے۔ عمارتوں کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا مگر اس کے ریڈیو ایکٹیوٹی کے اثرات ہزار سال تک ختم نہیں ہوں گے' یہ سب کچھ مجھے معلوم تھا مگر یہ ماڈل بی؟ "تمہارا مطلب ہے کہ نیوٹرون بم کچھ اور آگے بڑھ گیا ہے۔"

"ٹیڈی' میں نے ماڈل بی نہیں کہا تھا۔" سینیٹر وائٹ نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا۔ "یا تو تم سے سننے میں غلطی ہوئی ہے یا میں ہی کچھ غلط بول گیا ہوں۔ ویسے بھی زیر نظر مسئلہ نیوٹرون بم کا نہیں۔ تم نے جیفرسن ہوٹل کا کمرا نمبر ۳۴۳ کہا تھا نا؟" اس کا لہجہ محبت آمیز ہو گیا۔

"میں نیویارک جا رہی ہوں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا پھر میں نے ناشتے کا بل ادا کیا۔ گاٹلز نے مجھے سمجھا دیا تھا کہ سینیٹر لوگ کبھی بل ادا نہیں کرتے۔ سینیٹر نے میرا شکریہ ادا کیا۔

------------ ☆ ------------

نیویارک پہنچتے ہی ٹیلی وژن والے میرے چکر میں پڑ گئے۔ ہر شخص کاکی سے انٹرویو لینے والی کے انٹرویو کے چکر میں تھا۔ کاکی کے پبلسٹی بورڈز نے زبردست تاثر چھوڑا تھا۔ مجھے ٹوڈے شو' میں چار منٹ "گڈ مارننگ امریکا' میں چھ منٹ کا پروگرام ملا۔ مورگن ڈیوس نے پلازا ہوٹل کے اوک روم میں مجھے لنچ پر مدعو کیا۔ مورگن پہلے کے مقابلے میں موٹا تازہ ہوگیا تھا' وہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔

"مجھے کاکی کی پہلی بیوی کا فوٹو چاہیے۔ خیر' مل جائے گا وہ بھی۔" اس نے بے حد طمانیت سے کہا۔ "اگر کمیٹی کی سماعت کامیاب رہی تو سینیٹر وائٹ کو یقیناً صدارتی انتخاب کے لئے ٹکٹ مل جائے گا اور وہ جیت بھی جائے گا۔ مقبول تو وہ پہلے ہی بہت ہے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے......... سماعت کی کامیابی کے بارے میں؟" میں نے پوچھا۔

"اس کا انحصار تم پر' کاکی پر' ایف بی آئی' سی آئی اے' نارکوٹکس بیورو پر اور بہت سے عناصر پر ہے۔" وہ سیاسی تجزیے میں مصروف ہوگیا۔ میں خاموشی سے سنتی رہی۔ اس کے خاموش ہونے کے بعد میں نے اس سے پوچھا۔ "کیا یہ درست ہے کہ منشیات کی خبر چھاپنے کے سلسلے میں تم نے وائٹ سے سمجھوتا کرلیا ہے؟"

"ارے چھوڑو۔ سنو ٹیڈی' میں تمہارے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔" پھر اس نے مجھے بتایا کہ اس نے میری کتاب کے سلسلے میں ڈبل ڈے پبلشرز سے بات چیت کر لی ہے۔ کاکی کی نجی پائلٹ کی حیثیت سے میں اتنی مقبول ہو رہی تھی کہ ڈبل ڈے پبلشرز میری کتاب چھاپنے کو بے قرار تھے۔ "تم ڈاکٹر گاٹلز سے رابطہ رکھنا۔ وہ مقامی آشرم میں موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اصل باس وہی ہے۔"

"سینیٹر وائٹ کا بھی یہی خیال ہے۔" میں نے اسے بتایا۔

"سینیٹر وائٹ پر کبھی اعتبار نہ کرنا' وہ اپنی مقبولیت کے چکر میں ہے۔ منشیات کا سلسلہ اس کے لئے حصول مقبولیت کا ایک ذریعہ ہے۔ اور سنو وہ اس سلسلے میں رشوت لینے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتا۔"

"خدا کی پناہ۔" میں تو دہل کر رہ گئی۔ "گویا ہر شخص کرپشن میں ملوث ہے۔"

"دیکھو' فی الوقت تو یہ محض افواہ ہے۔ ہم بہرحال اس سلسلے میں چھان بین کر رہے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ کاکی انٹرپرائز کے سلسلے میں چاؤ چاؤ تنظیم والے سینیٹر وائٹ کو

استعمال کر رہے ہیں۔ سینیٹر ان سے مال وصول کر رہا ہے اور دوسری طرف کاکی انٹرپرائز کو اپنی صدارت کے سلسلے میں استعمال کر رہا ہے' اگر یہ اطلاع درست ثابت ہوئی تو ہم ایک زبردست اخباری دھماکا کر سکیں گے۔ ہمیں پہلی فکر تو کاکی کی ہے۔ وہ میڈیسن اسکوائر گارڈن کی ریلی سے پہلے ہی نہ ختم کر دیا جائے۔ اس کا قوی امکان موجود ہے۔"

--------------- ☆ ---------------

میں نیویارک میں کاکی کے آشرم کی طرف چل دی۔ ٹی وی پروگرام کی وجہ سے لوگ مجھے پہچاننے لگے تھے۔ کچھ لوگوں نے مجھے راہ میں روک کر مجھ سے کاکی کے بارے میں عجیب و غریب سوالات کئے۔ میں ان سے پیچھا چھڑا کر بڑھتی رہی' پھر بھی آشرم تک پہنچنے میں مجھے ایک گھنٹا لگ گیا۔

آشرم کی عمارت تین حصوں پر مشتمل تھی۔ صدر دروازے پر کاکی کی بہت بڑی تصویر لگی تھی۔ لوگوں کے آنے جانے کا سلسلہ چل رہا تھا۔ بیشتر آنے والے ایسے لوگ تھے' جنہیں تجسس اور کاغذی کنول کی کشش کھینچ لائی تھی۔ وہ بھی چاہتے تھے کہ کنول لاٹری میں ان کا انعام نکل آئے۔

میں استقبالیہ کی طرف بڑھی۔ کلرک نے فوراً ہی پہچان لیا اور دانت نکال دیے۔ "ٹیڈی او نگرا پرنام......... پرنام۔ آپ کا پروگرام بہت کامیاب رہا۔" اس نے چہک کر کہا۔ "میں آپ کو اوپر لے چلتا ہوں۔ ڈاکٹر گاٹلز ابھی ابھی آئے ہیں۔ اب تو دو پرفیکٹ ماسٹر یکجا ہوگئے' بڑی خوشی کی بات ہے۔ واقعی......... دنیا کا آخری وقت آگیا ہے۔"

میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس آخری جملے کو طنز سمجھوں یا تعریف......... لیکن اس کے چہرے پر سچی خوشی تھی' وہ مجھے اوپری منزل کے ایک کمرے تک لایا' اور مجھے دروازے پر چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ دروازے پر پیتل کی تختی نصب تھی جس پر پرفیکٹ ماسٹر لکھا تھا۔ میں نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور کمرے میں داخل ہوگئی۔ ڈاکٹر گاٹلز صوفے پر نیم دراز' فون پر کسی سے گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "ابھی ابھی پرفیکٹ ماسٹر ٹیڈی او نگرا تشریف لائی ہیں۔" کچھ توقف کے بعد اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر مجھ سے کہا۔ "کیشی سے بات ہو رہی ہے۔"

ریسیور رکھنے کے بعد اس نے مجھے کاکی کی میڈیسن اسکوائر گارڈن میں ہونے والی

ریلی کے سلسلے میں نئے پوسٹر کا پروف دکھایا پھر اس نے کسی کلب شو کے مینیجر کی طرح مالی کامیابی کے اعداد و شمار پیش کئے۔ میڈیسن اسکوائر گارڈن کے پروگرام نے ٹکٹوں کی فروخت کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیے تھے۔ "اور سناؤ' سینیٹر وائٹ سے انٹرویو کیسا رہا؟" بالآخر اس نے پوچھا۔

"وہ کاکی کے سمن جاری کرنے والا ہے۔" میں نے بتایا۔ "وہ تمہیں اور کاکی کو منشیات فروشی کے الزام میں لٹکانا چاہتا ہے۔"

"بے چارہ' اخبارات کی شہ سرخیوں میں اپنا نام دیکھنے کو ترس رہا ہے۔ ساعت کب شروع ہوگی؟"

"اگلے ہفتے........ ریلی کے فوراً بعد۔"

"گاٹلز کا منہ بن گیا' وہ بے حد سنجیدہ نظر آنے لگا۔ "ہمیں کسی نہ کسی طرح اسے روکنا ہوگا۔"

"۳ اپریل تک؟"

اس نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"سینیٹر وائٹ کو یقین ہے کہ مذہب محض ایک پردہ ہے۔ اصلی کاروبار منشیات فروشی کا ہے۔" میں نے کہا۔

"جملے کی ترتیب الٹ دو تم حقیقت کے قریب پہنچ جاؤ گی۔"

یعنی درحقیقت منشیات فروشی کی آڑ میں مذہب کا کاروبار ہو رہا تھا۔ "تمہارا مطلب ہے' منشیات فروشی دراصل کاکی کے چہرے کی نقاب ہے؟" میں نے پوچھا۔

کاکی کا نام آتے ہی وہ ہمیشہ چپ سادھ لیتا تھا۔

میں نے زاویہ بدلا۔ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ دنیا واقعی تین اپریل کو ختم ہونے والی ہے تو تم ٹکٹ فروخت کرنے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو؟"

"ہمارے سامنے........ اور اس میں تم بھی شامل ہو........ ایک مقدس فریضہ ہے۔ ہمیں لوگوں کو پاکیزگی کی طرف راغب کرنا ہے' ان کی رہنمائی کرنی ہے۔ تاکہ وہ نئے سنہرے دور کے آغاز میں برہمن پیدا ہو سکیں۔"

"اس کے باوجود بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔"

"بات اس وقت تک سمجھ میں نہیں آئے گی ٹیڈی' جب تک تم آتما کا چکر نہیں سمجھو گی۔ انسان پیدا ہوتا ہے' مرتا ہے پھر پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ابدی سلسلہ ہے۔"

"بہرحال اس دھندے میں دولت کی کمی نہیں۔" میں نے لہجے میں تلخی کے بجائے خلوص سموتے ہوئے کہا۔

"عجیب بات کر رہی ہو۔ ہمارے حسابات چیک کرکے دیکھو' ہم بری طرح مقروض ہیں۔ دیکھ لو........ سینیٹر وائٹ کی مہربانی سے اس وقت بھی ہم آڈٹ کے مرحلے سے گزر رہے ہیں۔" اس نے اٹھ کر ایک دروازہ کھولا۔ وہ ایک کمرا تھا' جس میں درجنوں افراد کمپیوٹر پر کام کر رہے تھے۔ وہ بہت زیادہ ناخوش دکھائی دے رہے تھے۔ "یہ انٹرنل ریونیو سروس کے اکاؤنٹنٹ ہیں۔" گاٹلز نے مجھے بتایا پھر ان میں سے ایک سے مخاطب ہوا۔ "کیسے جا رہے ہو مسٹر پریگر؟"

"بات آگے بڑھ رہی ہے ڈاکٹر گاٹلز۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔" اس شخص نے بے حد غیر دوستانہ انداز میں کہا۔

"مجھے امید ہے' تمہارے لئے بہت زیادہ الجھنیں نہیں ہوں گی۔" گاٹلز نے کہا۔

"اس کے برعکس ہمارے لئے بے شمار آسانیاں موجود ہیں۔" پریگر نے چڑ کر کہا۔

گاٹلز نے دروازہ بند کیا اور مجھ سے بولا۔ "پریگر بے چارہ اس ملک کا سب سے اچھا اکاؤنٹنٹ ہے مگر اس بار اسے دانتوں پسینہ آجائے گا۔" پھر اچانک اس نے رخ بدلا۔ "اگر ہم تمہیں تحفظ فراہم کریں تو تمہیں اعتراض تو نہیں ہوگا؟"

"تمہارا مطلب ہے' باڈی گارڈ؟"

"ہاں' تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ تمہیں تو پتا بھی نہیں چلے گا اور وہ چوبیس گھنٹے تم پر نظر رکھیں گے۔ ہم نے اسی لئے امریکانا ہوٹل میں تمہارے قیام کا بندوبست کیا ہے۔ وہاں سیکورٹی کے انتظامات بہت اچھے ہیں۔"

"مگر اس کی ضرورت کیا ہے؟"

"جیسن یہاں پہنچ چکا ہے اور ہم ایک پرفیکٹ ماسٹر کے سلسلے میں کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتے۔"

"تم اب تک مجھے قائل نہیں کر سکے ہو کہ جیسن مجھ سے دشمنی پر آمادہ ہے۔"

میں نے اعتراض کیا۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ اب تک کسی بھی سلسلے میں مجھے قائل نہیں کر سکا تھا۔

"وہ ہم سب کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔" گالٹز نے مختصراً کہا۔

"وہ تمہیں ڈاکٹر اشوک کی حیثیت سے جانتا ہے؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' میں بھیس بدلنے کا ماہر ہوں۔" اس نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میں تو اس سے یہ نتیجہ نکالوں گی کہ بیسن نااہل اور بے وقوف ہے۔"

"بہرحال اس سے محتاط رہنا اور اب اچھی خبر سنو۔ جیرالڈین کل یہاں پہنچ رہی ہے۔"

گالٹز نے آشرم میں مجھے میرا کمرا دکھایا۔ اس کے دروازے پر بھی پرفیکٹ ماسٹر کی تختی لگی تھی۔ کمرا دکھانے کے بعد اس نے مجھے بے شمار چیلوں سے ملوایا' وہ مجھ سے مل کر بہت خوش تھے مگر مجھے اپنے جعلی ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

آشرم سے نکلتے ہی میں نے بروس اسپرنٹن کو فون کیا' وہ بے حد خفا ہو رہا تھا۔ "کیا مصیبت ہے ٹیڈی۔ میں اتنی محنت سے لکھتا ہوں اور سارا کریڈٹ تم لے جاتی ہو۔" اس کے لہجے میں جھنجلاہٹ تھی۔ "بہرحال آکر اپنے پرستاروں کے خطوط کی بوری تو لے جاؤ کم از کم۔ اسے دیکھ کر میرا خون جلتا ہے۔"

------☆------

جیرالڈین بھی امریکا ہی میں مقیم تھی۔ میں اس کی قربت میں بہت خوش تھی۔ باڈی گارڈ کا دم چھلا اس کے ساتھ بھی لگا ہوا تھا لیکن میں اس کی عادی ہو گئی تھی۔ ویسے بھی سڑکوں پر خطرات منڈلاتے محسوس ہوتے لیکن جیرالڈین کی قربت کا نشہ ہر احساس پر حاوی تھا۔

"میں تو اب کھٹمنڈو میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر سکتی۔" جیرالڈین نے کہا۔ "حالانکہ مجھے کالکی اور لکشمی کو اس طرح چھوڑ کر آنے پر پشیمانی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں' اب وہاں ہماری حیثیت قیدیوں کی سی تھی پھر کالکی نے ہندوستان فون کیا' وہ وہاں بہت مقبول ہے۔ ہندوستانی وزیراعظم نے نیپالی حکومت کو سختی سے دھمکایا' تو صورت حال بہتر ہوئی پھر

کالکی نے مجھے یہاں بھیج دیا۔"

"کالکی اور لکشمی کب آرہے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

جلد ہی آجائیں گے وہ بھی۔"

"تمہارے خیال میں کون ہے جو کالکی کو ختم کرنا چاہتا ہے؟" میں نے اسی انداز میں پوچھا' جیسے اس سلسلے میں میری اپنی بھی کوئی تھیوری ہو۔"

"میرا خیال ہے' کوئی مخالف مذہبی گروپ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہم بے تحاشا دولت سمیٹ رہے ہیں جبکہ گالٹز کہتا ہے کہ ہم قلاش ہو چکے ہیں۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اتنا جانتی ہوں کہ کالکی ایشیا میں حیرت انگیز حد تک مقبول ہے۔ ہندوؤں میں ایک سفید فام امریکی کو کتنی آسانی سے وشنو کے اوتار کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے' یہ قبولیت حیرت انگیز ہے۔ انہوں نے دنیا کے خاتمے کے تصور کو بھی قبول کرلیا ہے۔"

میں اور جیرالڈین چہل قدمی کی غرض سے نکلے اور ففتھ ایونیو کی طرف چل دیے۔

میں تمہیں ڈاکٹر جوشی سے ملوانا چاہتی ہوں۔" جیرالڈین نے کہا۔ "وہ ایٹمی سائنس داں ہے' وہ بھی ہمارا آدمی ہے۔ پندرہ مارچ کی ریلی کے لئے وہ کچھ کام کر رہا ہے۔"

ہم بائیرنٹ پارک میں جا بیٹھے۔ برابر والی بنچ پر ایک سفید فام اپنے ہاتھوں میں اپنی رگوں میں سرنج کے ذریعے زہر اتار رہا تھا۔ پارک میں ان گنت نشے کے مارے لوگ بکھرے پڑے تھے۔ سامنے ہی کالکی کا بورڈ نصب تھا' جس پر دنیا کے اختتام کی نوید تحریر تھی۔ اس پارک میں مجھے تو ایسا لگا جیسے لوگوں کو زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔ ان کے نزدیک تو دنیا کا خاتمہ نجات کے مترادف تھا۔

جیرالڈین نے گویا میرا ذہن پڑھ لیا ہو۔ اس نے کہا۔ "ان لوگوں کے متعلق سوچ رہی ہو؟"

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔" میں نے تائید کی۔

ہمارے باڈی گارڈ بہت چوکس نظر آرہے تھے۔ ان کے نقطہ نظر سے ہمارا۔ اس طرح بنچوں پر بیٹھنا خطرات کو دعوت دینا تھا۔

"دی نیشنل سن' کالکی کو منشیات فروش کی حیثیت سے بے نقاب کرنا چاہتا ہے۔" میں نے جیرالڈین کو بتایا۔

"کب؟" جیرالڈین کا لہجہ سرد تھا۔

"ریلی کے بعد۔"

"تب تو ٹھیک ہے' اس وقت کالکی پوری طرح تیار ہو گا۔"

"میں چاہتی ہوں' تم مجھے حقیقت بتا دو۔" میں نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو' یہ تین مختلف باتیں ہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ہم کیا تھے' کیا ہیں اور کیا ہوں گے۔ میں تناسل کے موضوع پر محقق کی حیثیت رکھتی تھی۔ اب میں ایک پرفیکٹ ماسٹر ہوں۔ ۳ اپریل کے بعد میں کچھ اور ہوں گی۔"

اس دوران کالکی کے کچھ چیلے پارک میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کتابچے اور کارڈ تقسیم کئے' جن پر نیویارک شہر میں جتنے آشرم تھے' سب کے پتے تحریر تھے۔ انہوں نے کاغذی کنول بھی تقسیم کئے۔ ان کا انداز بڑا پُروقار تھا۔

میں سمجھ گئی کہ مجھے کالکی کے بارے میں مکمل معلومات فراہم نہیں کی جائیں گی۔ میں ویسے بھی اس خرافات پر یقین نہیں رکھتی تھی۔ تجسس کی بات اور ہے۔ تاہم میں سوچتی تھی۔ ممکن ہے' کالکی اعلان کرے کہ ایک کرشمے کے تحت ہم سب پوتر ہو چکے ہیں اور دنیا ختم ہو کر دوبارہ آباد بھی ہو چکی ہے اور سنہرا دور شروع ہو چکا ہے۔ دنیا ختم ہونے کی کوئی صورت میری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔

"تم نے شادی کیوں نہیں کی؟" میں نے جیرالڈین سے پوچھا۔

"مجھے بچوں کا شوق تھا اور طبی طور پر میں اس صلاحیت سے محروم ہوں پھر شادی کی پابندی کیوں قبول کروں۔"

"بات تو معقول ہے۔"

وہ بہت دکھی نظر آنے لگی۔ اس کے لئے وہ بڑی محرومی تھی۔ "تم خوش نصیب تھیں۔" اس کے لہجے میں حسد تھا۔ "تم 'مامتا سے آگے' جانے سے پہلے اس لافانی جذبے سے سیراب ہوئیں' مجھے یہ سب کچھ میسر نہیں۔"

"لیکن میں اچھی ماں نہیں تھی۔" میں نے حقیقت بیان کی۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے احساس جرم ہونے لگا۔

"بہرحال' پھر ڈورس نے' میرا مطلب ہے لکشمی نے' جو میری بچپن کی سہیلی تھی'

مجھے بتایا کہ وہ لکشمی ہے اور کیلی کالکی ہے۔"

"اور تم نے یقین کرلیا؟"

"نہیں' کیسے یقین کرتی؟" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "لکشمی نے اصرار کیا کہ میں کھٹمنڈو آ کر اس سے ملوں۔ ان دنوں وہ حاملہ تھی اور میری ضرورت محسوس کر رہی تھی۔ میں چلی گئی۔ بچہ ہوا' مگر اسے اور لکشمی دونوں کو ٹائی فائیڈ ہو گیا۔ گائلز اور میں لکشمی کو بچانے میں تو کامیاب ہو گئے مگر بچہ مر گیا۔ اس کے بعد میں نے لکشمی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ چنانچہ کالکی نے میرے لئے لیبارٹری بنوائی اور میری تنخواہ بھی مقرر کر دی۔ یقین کرو ٹیڈی' ہم خوش نصیب ہیں۔ ہم اس دور کا خاتمہ اور نئے دور کا آغاز اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔"

ہم پارک سے نکل آئے۔ آٹھویں ایونیو پر کالکی کا نیا پبلسٹی بورڈ نظر آیا۔ اس میں کالکی سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ نیچے ان فنکاروں کے نام تھے جو پندرہ مارچ کو کالکی کے ساتھ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں ہوں گے۔ ان میں بڑے بڑے فنکاروں کے نام تھے وہ مذہب اور شوبزنس کا عجیب امتزاج تھا۔ میں تو اسے شیطانی عمل ہی قرار دے سکتی تھی۔

جیرالڈین بورڈ پر نظریں جمائے کھڑی رہی۔ "تم پرارتھنا کر رہی ہو؟" میں نے پوچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "نہیں......... مگر ہاں' میں پرارتھنا ہی کر رہی تھی کہ کالکی گھوڑے سے گر کر اپنی گردن نہ تڑوا بیٹھے' وہ بہت ڈرتا ہے گھوڑوں سے۔"

ہم چلتے رہے' اچانک میں نے پوچھا۔ "۳۔ اپریل کو ہمارا کیا بنے گا؟ کیا ہم بھی اوروں کی طرح جل مریں گے؟"

"نہیں' ہم زندہ رہیں گے۔"

"اسی حیثیت میں؟"

"شاید نہیں' ہم میں کوئی نہ کوئی تبدیلی ضرور آئے گی۔"

"مجھے یقین نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے۔" میں نے چڑ کر کہا۔

"ہم زندہ رہیں گے۔" اس نے نہایت اعتماد سے کہا۔

میں خاموش ہو گئی۔ میری مجبوری یہ تھی کہ مجھے دولت درکار تھی۔ اس کے لئے 'دی نیشنل سن' بھی ضروری تھا اور کالکی بھی۔ یعنی میں گھری ہوئی تھی اور صورتِ حال سے ناخوش بھی تھی۔

ہم میڈیسن اسکوائر گارڈن پہنچ گئے۔ وہاں ہر طرح کے اجتماعات ہوتے رہتے تھے۔ حفاظتی انتظامات بے حد سخت تھے۔ ہماری باڈی گارڈ اس وقت کام آئے۔ ان کی وجہ سے ہمیں اندر جانے کی اجازت مل گئی۔ اندر پہنچ کر پتا چلا کہ ڈاکٹر کا کنڑ ابھی کچھ ہی دیر پہلے واپس گیا ہے۔

ہم آڈیٹوریم میں داخل ہوئے۔ کچھ لوگ ایک چالیس فٹ اونچے مخروطی مینار پر کام کر رہے تھے۔ مینار تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ "ایک بٹن دبانے سے مینار میں ایک دروازہ کھل سکتا ہے۔" خیرالدین نے بتایا۔ مینار کے اوپر ایک تخت سا تھا......... بادشاہوں جیسا۔ خیرالدین نے بتایا کہ اس تخت پر کالکی بیٹھے گا۔

مینار کے نیچے چھوٹی سفید داڑھی والا ایک شخص کسی مشین سے الجھا ہوا تھا۔ خیرالدین نے اس سے میرا تعارف کرایا۔ وہ پروفیسر جوشی تھا۔ وہ نوبل پرائز ونر تھا۔ اس نے کالکی کو وشنو کی حیثیت سے تسلیم کر لیا تھا۔ اس کا ہندومت کا مطالعہ بہت وسیع تھا' وہ کالکی کے حلقے میں شامل ہونے والا پہلا سائنس دان تھا' اس لئے اس کی شہرت بڑھ گئی تھی۔

"ایٹم کب ٹوٹے گا؟" خیرالدین نے اس سے پوچھا۔ اس کے لہجے میں تناؤ تھا۔ میں ایٹم کی ریخت کا سن کر خوفزدہ ہو گئی۔

"جیسے ہی کالکی دنیا کے خاتمے کی تاریخ کا اعلان کرے گا' میں سوئچ آن کر دوں گا۔" پروفیسر جوشی نے کہا۔ "پھر ہم ایک خصوصی اسکرین پر ایٹم کے ٹوٹنے کا منظر دیکھیں گے۔ دیکھنا' کیسے حسین رنگ پھلجڑیوں کی طرح تھرکیں گے' دنیا مسحور ہو کر دیکھے گی کہ وشنو کے پاس تباہ کاری کی کیسی قوت موجود ہے۔"

میری طبیعت بگڑنے لگی۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں پاگلوں کے درمیان پھنس گئی ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ پروفیسر جوشی کی وہ پیچیدہ مشین محض ایک ایٹم کو نہیں توڑے گی بلکہ اس کے نتیجے میں چین ری ایکشن ہو گا اور ساری دنیا آگ کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ "آپ کے

خیال میں چین ری ایکشن کا کوئی امکان نہیں؟" میں نے پروفیسر جوشی سے سرسری انداز میں پوچھا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' وہ تو محض ایک تنبیہی اشارہ ہو گا دنیا کے لئے تاکہ لوگوں کو پوتر ہونے کا موقع مل جائے۔ اس کے بعد بے شک.........."

خیرالدین نے جلدی سے مداخلت کی۔ شاید اسے خدشہ تھا کہ پروفیسر ضرورت سے زیادہ بول جائے گا۔ "بعد میں کالکی وہ کچھ کرے گا جو اس نے سوچا ہے' یہ دیکھو۔" اس نے مینار کی داہنی سمت اشارہ کیا۔ "یہ رہا وہ۔"

میں نے اور پروفیسر نے پلٹ کر دیکھا۔ ہم دونوں ہی کو کالکی کی موجودگی کی توقع تھی مگر خیرالدین وشنو کے بہت بڑے مجسمے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

---------------- ☆ ----------------

اگلی صبح آٹھ بجے فون کی گھنٹی بجی۔ میں ویلیم کے اثر میں تھی لہٰذا مجھے جاگنے میں خاصی دشواری ہوئی۔ بیسن کے فرضی خوف اور دنیا کے خاتمے کے احمقانہ تصور نے میرے اعصاب کو تباہ کر دیا تھا اور میں شراب اور گولیوں کا سہارا لینے پر مجبور ہو گئی تھی۔ میں نے ریسیور اٹھایا اور ہیلو کے بجائے جھنجلا کر کہا۔ "کون ہے بھئی؟"

"میں خیرالدین بول رہی ہوں۔ کالکی آ چکا ہے۔ ہم نرپانا نامی بوٹ پر تمہارے منتظر ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے مجھے مشرقی دریا کے کنارے کے متعلق بتایا' جہاں بوٹ موجود تھی۔

میں جلدی جلدی تیار ہوئی۔ خواب آور دوا کے اثر سے سر بوجھل ہو رہا تھا۔ چنانچہ میں نے پیدل چلنے کا فیصلہ کیا۔ تازہ ہوا سر کا بوجھل پن دور کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

سڑکوں پر کالکی کے نوجوان چیلے زرد لباس میں معمول کے مطابق کتابچے اور کاغذی کنول تقسیم کر رہے تھے' جو لوگ کتابچے نہیں لے رہے تھے' کاغذی کنول لینے سے انہوں نے بھی انکار نہیں کیا۔ لاٹری نے ہر شخص کو اپنے طلسم میں گرفتار کر لیا تھا۔ اسی لئے جمعے کے اخبارات کی مانگ بڑھ گئی تھی۔ انعام یافتہ نمبر جمعے کے اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔

زیانا' بوٹ کے بجائے اچھا خاصا بحری جہاز ثابت ہوا۔ وہ میرے لئے کسی بحری جہاز پر سوار ہونے کا پہلا موقع تھا۔ مسلح محافظوں کو میں نے دریا کے کنارے بھی چوکس پایا تھا اور وہ جہاز پر بھی موجود تھے۔ واکی ٹاکی پر گفتگو کے بعد مجھے جہاز میں داخلے کی اجازت ملی۔ عرشے پر پھر مسلح محافظوں نے میری چیکنگ کی۔ بالآخر مجھے ایک سیلون میں لے جایا گیا جو اپنی آرائش کے اعتبار سے کمرا نشست معلوم ہوتا تھا۔ میں ایک نشست پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد جیرالڈین اور پروفیسر جوشی' کالکی کے کچھ چیلوں کے ساتھ آئے۔

"کالکی آچکا ہے۔" جیرالڈین نے میرے کان میں سرگوشی کی۔ "وہ جہاز پر موجود ہے۔"

"تم مجھے بتا چکی ہو۔" میں نے کہا پھر متجسس لہجے میں پوچھا۔ "کالکی کے لئے کسٹم کا مرحلہ تو بہت دشوار ہو گا؟"

"نہیں' کسٹم کے عملے نے بھرپور تعاون کیا۔" جیرالڈین نے کہا۔ "یہ جہاز گاٹلز نے پچھلے ہفتے ہی خریدا ہے' کالکی انٹرپرائز کے لئے۔"

کہیں سے گانگ کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے ڈاکٹر گاٹلز سیلون میں داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر سب کو پرنام کیا۔ جواباً سب نے پرنام کیا۔ اسی دوران لکشمی اور کالکی بھی آگئے۔ میں تو پہلی نظروں میں کالکی کو پہچان ہی نہیں سکی' وہ سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ میرے خیال میں اس پر زرد لبادہ زیادہ جچتا تھا۔ لکشمی بہت حسین لگ رہی تھی۔

لکشمی اور کالکی صوفے پر بیٹھ گئے۔ ہم سب ان کے گرد نیم دائرے کی شکل میں کھڑے رہے۔ "میں پہلے ہی وشنو مہاراج کو رپورٹ دے چکا ہوں۔" گاٹلز نے ڈاکٹر اشوک کے اسٹائل میں کہا۔ "ہمیں نیچا دکھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بدقسمتی سے میڈیسن اسکوائر گارڈن کے ایک تہائی ٹکٹ لچوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں جو انہیں بلیک میں فروخت کر رہے ہیں۔ قطار اے سے ایف تک کا ٹکٹ ایک ہزار ڈالر میں بک رہا ہے' اس خبر پر سوائے گاٹلز کے سب نے مسرت ظاہر کی۔ گاٹلز سوگوار نظر آنے لگا۔ "اس سے ہمیں کیا فائدہ؟ فائدہ تو لفنگوں کو پہنچ رہا ہے۔" اس نے دلگیر لہجے میں کہا۔ "ہمیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنا چاہیے۔"

گاٹلز نے اپنی مالیاتی تقریر ختم کی تو ہم نے متوقع نگاہوں سے مجھے دیکھ کر نرم لہجے

میں بولا۔ "مجھے تم لوگوں کو دوبارہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔" یہ کہہ کر وہ مراقبے میں چلا گیا۔ چند لمحے بعد لکشمی نے سرگوشی میں اس سے کچھ کہا تو اس نے سر اٹھایا۔

"آئندہ چند روز کے اندر مجھ پر کم از کم ایک سنگین قاتلانہ حملہ ہو گا۔" اس نے سادگی سے کہا۔ "لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں مستقبل سے بھی ویسے ہی باخبر ہوں' جیسے ماضی سے........ لیکن یہ آنکھیں........ ان کی بصارت محدود ہے۔" اس نے اپنی پلکوں کو چھوتے ہوئے کہا۔ "میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ چند روز میں کیا ہو گا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ جب تک میں جم کیلی کے اس جسم میں........" اس نے اپنے جسم کی طرف اشارہ کیا۔ "اس جسم میں مقیم ہوں' مجھے قتل کیا جا سکتا ہے۔"

"نہیں........ نہیں۔" جیرالڈین بے ساختہ چیخی۔

"پریشان نہ ہو۔" کالکی نے اسے دلاسا دیا۔ "اگر مجھے جم کیلی کا جسم چھوڑنا بھی پڑا تو مجھے کوئی اور جسم مل جائے گا۔ دنیا کا خاتمہ بہرحال مقررہ وقت پر ہو گا۔ تم میں سے جو مجھ پر یقین رکھتے ہیں' جم کیلی کی موت کے بعد بھی مجھ پر یقین رکھیں گے پھر وہ میرے ساتھ اپنی اسی ہیئت میں دوبارہ پیدا ہوں گے۔" وہ پہلا موقع تھا کہ کالکی نے کوئی مثبت وعدہ کیا تھا۔

اب میں زیانا کے سیلون میں اس صبح کے متعلق سوچتی ہوں تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا' میں الجھ جاتی ہوں۔ اس کے بعد سے اب تک بہت کچھ ہو چکا ہے۔ بہرحال میرے ذہن نے اس روز قبول کر لیا تھا کہ ۳ اپریل کو روئے زمین سے انسان کا وجود مٹ جائے گا........ سوائے چند افراد کے........ جو کالکی کے منتخب لوگ ہوں گے لیکن یہ احساس غیر شعوری تھا۔ شعور اس سے بے خبر تھا کیونکہ عین اس لمحے میں مستقبل کے لئے منصوبے بنا رہی تھی۔ میں کالکی پر کتاب لکھنے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس وقت تک پوری قوم کالکی سے واقف ہو چکی تھی اور کتاب کا ہاتھوں ہاتھ بکنا یقینی تھا۔

گاٹلز پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ "آئی آر ایس کی آڈٹ پارٹی ہمارے حسابات میں الجھی ہوئی ہے۔" اس نے کہا۔ "انہیں اب تک دو ماہ ہو چکے ہیں۔ وہ حسابات اب تک ان کی سمجھ میں نہیں آئے' کیسے آتے؟ جبکہ میں خود انہیں سمجھنے سے قاصر ہوں۔" وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔

پھر پروفیسر جوشی پہلی بار بولا۔ "میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ڈاکٹر گالٹز کہ آئی آر ایس کو کالکی انٹرپرائز کے حسابات میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس ملک میں مذاہب ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔"

"یہ درست ہے، ہم بھی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔" اس بار ڈاکٹر گالٹز کا لہجہ ڈاکٹر اشوک جیسا تھا۔ "مگر امریکی حکومت نامعلوم وجوہات کی بنا پر ہمیں غیر ملکی ایجنٹ ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہم حکومت کا تختہ الٹ کر کسی مخصوص نوعیت کا انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ اس دوران کالکی کے انداز سے پتا چلتا تھا کہ اس کی آتما شریر سے نکل کر کائنات کی سیر کے لئے روانہ ہو چکی ہوگی۔ اس کی نیلی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر کچھ بھی نہیں دیکھ رہی تھیں۔ "قصہ مختصر یہ کہ امریکی حکومت عوام میں ہماری مقبولیت کے باوجود ہمیں ناپسند کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مافیا والے بھی ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔"

"ڈاکٹر گالٹز، یورپ میں صحافی اکثر مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کالکی انٹرپرائز منشیات کی اسمگلنگ میں کیوں ملوث ہے۔" پروفیسر جوشی نے معترضانہ لہجے میں کہا۔ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سوال کا کیا جواب دوں۔ ہندومت تو خود منشیات کے خلاف ہے تو کیا میں اسے محض مخالف مذہبی گروپس کا پروپیگنڈا سمجھ لوں یا اس میں کچھ سچائی بھی ہے؟"

میں نے کالکی کو بہ غور دیکھا۔ اس کا شریر اب بھی آتما سے محروم تھا پھر میں نے خیرالدین کو دیکھا، وہ کچھ بے چین نظر آ رہی تھی۔ میں متجسس تھی کہ ڈاکٹر گالٹز، پروفیسر کے سوال کا کیا جواب دے گا؟ میرا خیال ہے، خیرالدین حقیقت سے واقف تھی۔ یہی اس کی بے چینی کا سبب بھی تھا مگر گالٹز کہاں کچھ اگلنے والا تھا۔ اس نے منہ پکا کر کے کہا۔ "پروفیسر، ہم منشیات کا کاروبار نہیں کرتے۔ بھگوان نے اس سے منع کیا ہے ہمیں.........."

"مگر ڈاکٹر، کل کے اخبار کے مطابق تمہاری برڈ اینڈ فش شاپ کے متعلق سینٹ کی منشیات کی روک تھام کی کمیٹی تفتیش کر رہی ہے۔ انہیں یقین ہے کہ تمہاری کمپنی.........."

"منشیات کا کاروبار کرتی ہے۔" گالٹز نے اس کی بات مکمل کر دی۔ "بہرکیف وہ

دکان میری ہے۔ برسوں پہلے کالکی پارٹنر تھا مگر پھر میں نے اس سے اس کا حصہ خرید لیا۔ پروفیسر، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہاں صرف پرندوں اور مچھلیوں کا کاروبار ہوتا ہے۔"

پروفیسر قائل نہیں ہوا مگر وہ مزید بحث کس بنیاد پر کرتا ہے۔ وہ متوقع نگاہوں سے کالکی کو دیکھتا رہا مگر کالکی ان جانے خلاؤں میں آوارگی کر رہا تھا۔

"اب سے ۱۲ دن بعد جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے پیش نظر سینٹ کمیٹی کی تحقیقات کی اہمیت ہی کیا ہے۔" ڈاکٹر گالٹز نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "فی الوقت ہم پر انٹرنل ریونیو سروس والے اور ان کے علاوہ نارکوٹکس بیورو والے مہربان ہو رہے ہیں۔"

"ایک تیسری پارٹی بھی ہے جو ہم پر مہربان ہے۔" میں نے دانستہ شرارت کی۔ "اور وہ ہے ہانگ کانگ کی چاؤ چاؤ تنظیم۔"

مجھے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ اس سلسلے میں تمام افواہیں درست ہیں۔ لکشمی کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اس نے کالکی کی طرف دیکھا مگر کالکی کی آتما سیر میں مصروف رہی پھر اس نے خیرالدین کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر برہمی تھی۔ میں نے بڑی حد تک بھانڈا پھوڑ دیا تھا، پروفیسر جوشی اور دوسرے لوگوں کو اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔ پروفیسر میری بات سن کر بری طرح چونکا تھا۔

گالٹز نے میری بات کا اثر زائل کرنے کے لئے جلدی سے ایک نیا زاویہ تراشا۔ "اور ان کے علاوہ رومن کیتھولک سوسائٹی اور یہودیوں کی تنظیم بھی ہماری جانی دشمن ہو رہی ہے، وہ تو پندرہ مارچ کی ریلی منسوخ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ کالکی پندرہ مارچ کو عوام کے سامنے نہیں آ سکے گا۔"

اس کے بعد پروفیسر جوشی کے ایٹمی مظاہرے پر گفتگو شروع ہوئی۔ اس نے مطلع کیا کہ اس مظاہرے کی راہ میں کسی بھی قسم کی کوئی تکنیکی دشواری حائل نہیں ہے۔

اب میں ان غیر معمولی دنوں کی یاد تازہ کرتی ہوں تو ایک ہی سوال ذہن میں ابھرتا ہے۔ اس وقت میں کیا سوچ رہی تھی.......... میرا کیا تاثر تھا؟ اس کا غیر یقینی سا جواب یہ ہے کہ اس وقت میرے خیال میں اگر کالکی اتنا پاگل تھا کہ سچ مچ نسلِ انسانی کو ختم کرنا چاہتا تھا تو اس کی صورت ایٹمی چین ری ایکشن ہی ہو سکتا تھا۔ ایٹمی ری ایکشن کا صدیوں پہلے

والا سلسلہ! جب سے پروفیسر جوشی سے ملاقات ہوئی تھی' میں اسی زاویے پر غور کر رہی تھی لیکن میرا ذہن اس تصور کو پوری طرح قبول نہیں کرتا کہ ۱۳ اپریل کے بعد زمین پر محض چند افراد رہ جائیں گے۔ اس کے نتیجے میں' میں کالکی کو مداری ہی سمجھ سکتی تھی' وہ یقیناً دھوکے باز تھا۔

اچانک کالکی کی آتما اس کے شریر میں واپس آگئی۔ اس نے ایک جماہی لی اور میٹنگ ختم ہونے کا اعلان کیا۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں گھڑسواری جانتی ہوں۔ میرے اثباتی جواب پر اس نے فرمائش کی کہ میں اس کے ساتھ سینٹرل پارک میں گھڑسواری کروں۔

ہم کار میں بیٹھ کر اصطبل گئے' جہاں ہندوستان سے منگوایا ہوا سفید گھوڑا موجود تھا۔ چار مسلح محافظ ہمارے ساتھ تھے۔ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلے۔ دو گھڑسوار محافظ ہمارے آگے آگے تھے اور دو پیچھے۔ کالکی کا سفید گھوڑا بہت خوبصورت تھا مگر کالکی بہت نروس گھڑسوار ثابت ہوا۔ میں نے اس کی ہر ممکن مدد کی اور اس کی رہنمائی کرتی رہی۔

"میں نیویارک سے پوری طرح واقف نہیں ہوں۔ اس سے پہلے صرف ایک بار یہاں آیا ہوں میں۔" کالکی نے کہا پھر اچانک پوچھا۔ "تم جیرالڈین کو پسند کرتی ہو؟"

"ہاں بہت زیادہ' ہمارے درمیان بہت کچھ مشترک ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر' وہ بھی بہت قیمتی لڑکی ہے۔"

اس وقت میں لفظ قیمتی کی معنویت کو سمجھ نہیں سکی تھی۔ بہرحال' میں نے کالکی کے خوشگوار موڈ سے فائدہ اٹھایا۔ "مگر ڈاکٹر گانگز مجھے اچھا' آدمی نہیں لگتا۔" میں نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"اس کا کردار بھی تو سب سے مشکل ہے۔" کالکی نے کہا۔

"اس کا کردار کیا ہے؟

"اس کا کام مخالفت کرنا ہے' وہ وِید ہے۔"

"تمہارا اشارہ اس کی شخصیت کے دہرے پن کی طرف ہے؟" میں نے کہا "پہلے میں اسے سچ مچ ڈاکٹر اشوک سمجھی تھی۔"

"سمجھنا ہی تھا' سب کو یہی سمجھنا ہے۔ گانگز نے نیپال میں قدم رکھا بھی تو سیدھا

جیل پہنچے گا۔"

"منشیات کے کاروبار کی وجہ سے؟" میں نے پوچھا۔ کالکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میرے جسم میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔ وہ پہلا اعتراف تھا "تم بھی ملوث ہو اس میں؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"کیوں؟"

"آشرم چلانے کے لئے دولت چاہیے۔ ہمارا طباعتی کام بھی بہت زیادہ ہے۔ دولت کے حصول کی اس سے آسان صورت اور کیا ہوگی؟"

"مجھے شاک لگا ہے یہ سن کر۔" میں نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ قہقہہ میں کم ہی لگاتی ہوں اور یہ سچ تھا کہ اس وقت میں نروس بھی تھی۔

"شاک کی کیا بات ہے' یہ کوئی راز تو نہیں۔ دولت اور کہاں سے آسکتی ہے۔"

"چندا بھی جمع کیا جا سکتا ہے۔ کاغذی کنول.......... لاٹری والے کنول کی قیمت بھی وصول کی جا سکتی ہے۔ بہرحال' مجھے شاک اس بات کا ہے کہ وشنو کا اوتار کالکی جعلی ثابت ہوا یعنی تمہارا مذہبی پروپیگنڈا فراڈ.........."

"ہرگز نہیں' میں کالکی ہوں.......... وشنو کا اوتار۔ میں دنیا ختم کرنے آیا ہوں مگر جم کیلی کے جسم میں ہوں اور جم کی اپنی ایک تاریخ ہے مجھ سے پہلے کی' وہ منشیات فروش رہا ہے' وہ چاؤ چاؤ کا ایجنٹ تھا۔ مجھے وہی وسائل استعمال کرنا تھے جو موجود تھے مگر میں نے اپنا کام بھی کیا۔ میں نے لوگوں کو تعلیم دی پوتر تا کی۔ میں نے انہیں تنبیہہ کی۔ میں نے اپنا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا۔"

"تمہیں اس طریق کار پر شرمندگی نہیں ہوتی کبھی' یہ کام صرف غیر قانونی نہیں' یہ لوگوں کو موت کے منہ میں دھکیلنا ہے۔"

"اور میں موت بھی تو ہوں۔"

میں ٹھٹھر کر رہ گئی۔ ان سادہ سے الفاظ میں نہ جانے کیا تاثر تھا۔

"خوفزدہ نہ ہو۔" اس نے مجھے دلاسا دیا۔ "کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔"

"کیسے' یہ سب کچھ کیسے ہوگا؟"

"میں کوئی اور خواب دیکھ لوں گا' بس۔"

"ہم.......... ہم سب تمہارے خواب ہیں؟"

کالی نے اثبات میں سر ہلایا اور خوش نظر آنے لگا۔ "میں ذہن ہوں' جس میں سب کچھ ہے.......... وہ کچھ بھی جو نہیں ہے۔ میں ہی میں ہوں.......... باقی کچھ نہیں۔"

"اگر یہی تمہارا خواب تھا تو تم نے جنجال جیسی یہ دنیا.......... یہ جہنم کیوں بنایا تھا؟"

میں نے تیز لہجے میں کہا۔ "تم نے کلجگ آنے ہی کیوں دیا؟"

"یہ میرا کھیل ہے' مجھے اپنے بنائے ہوئے اصولوں کا پاس رکھنا ہے کیونکہ ان اصولوں ہی نے مجھے بنایا ہے۔ میں تمہیں نہیں سمجھا سکتا۔ کیونکہ انسانی زبانیں بیان کی مکمل قوت سے محروم ہیں۔ بس یہ یاد رکھو' ابدیت کے مہیب خلا کو صرف میرے خواب بھرتے ہیں' آراستہ کرتے ہیں۔"

"تو ابد میں تم اکیلے ہو؟"

"یہ تو لفظوں کا کھیل ہے۔ بس' میں ہی میں ہوں اپنے سوا بھی جو کچھ ہے' میں ہی ہوں۔"

اچانک مجھے ایک حوالہ یاد آگیا۔ "اور شیوا کون ہے؟"

"وشنو اور شیوا میں کوئی فرق نہیں۔ شیوا وشنو میں ہے اور وشنو' شیوا میں۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"یعنی تم ایک ہی ہو مگر ایک نہیں ہو۔" مجھے لطف آگیا۔ فلسفے کی بھول بھلیاں تھیں اچھی خاصی۔

واپسی کا سفر شروع ہوگیا۔ وہ خاموش رہا۔ واپس پہنچنے کے بعد اس نے گنگنانے سے انداز میں کہا۔ "میں گیتوں کا' قربانیوں کا خدا ہوں' میں سانس ہوں' میں آتما ہوں' میں سب سے بڑا ہوں' میں ہر چیز سے پہلے تھا' میں ہوں' میں رہوں گا' میں ابدی ہوں مگر ابدی نہیں ہوں' میں لافانی ہوں مگر فانی ہوں' میں برہما ہوں اور برہما نہیں ہوں' میرا نہ کوئی آغاز ہے' نہ وسط اور نہ اختتام مجھے پہچان لو تو تم نہیں مرو گی' یہی ایک صورت ہے۔" اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ "اختتام کے وقت میں دنیا کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دوں گا۔ میں شیوا ہوں.......... تباہی کا دیوتا۔" وہ اس وقت بالکل بدل گیا

تھا۔ میں خوفزدہ ہوگئی۔ میرا جی چاہا کہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوں مگر اسی لمحے گویا وہ اپنے آپے میں آگیا۔ "شیوا نے تمہیں جواب دیا؟" اس نے مجھ سے پوچھا۔

"ہاں' مجھے اس سے خوف آ رہا تھا' وہ تو خوفناک دیوتا معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں ٹیڈی' وہ میرے خراب موڈ کا نام ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ میرا موڈ خراب نہیں ہوگا۔ وشنو کی حیثیت سے میں مسکراتا ہوں۔ اس حیثیت میں' میں دنیا کا محافظ ہوں۔"

"لیکن ۱۳ اپریل کو تم جو کچھ کرو گے' اسے محافظت تو نہیں کہا جا سکتا۔"

"میں ہر وہ چیز محفوظ کر لوں گا جو بہترین ہوگی۔"

میں پھر دنیا کی تباہی کے ذریعے پر غور کرنے لگی۔ سوائے چین ایٹمی ری ایکشن کے مجھے کچھ اور بھائی نہیں دیتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ پولیس کو' دی نیشنل سن' کو' سینیٹر وائٹ کو مطلع کر دوں' مگر میں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ میں نے تو مورگن ڈیوس کو اس بات کی بھی ہوا نہیں لگنے دی کہ کالی منشیات کے کاروبار میں ملوث ہونے کا اعتراف کر چکا ہے۔ جلد یا بدیر' اسے علم تو ہونا ہی تھا۔ پولیس والوں سے کبھی کچھ چھپا نہیں رہتا مگر میں یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ دنیا کے خاتمے کے متعلق وہ بے چارے کیا کر سکیں گے۔

پندرہ مارچ کی صبح برفانی طوفان آیا۔ میں بستر پر لیٹی کھڑکی سے برف کے گالے اڑتے دیکھتی رہی۔ گزشتہ رات تک دنیا کا خاتمہ امریکا کا سب سے بڑا مذاق بن چکا تھا۔ ملک کے ہر کامیڈین نے اس سلسلے میں اپنے انداز میں لطیفے گھڑے تھے۔ ان پر خوب قہقہے اڑتے مگر ان میں خوف بھی جھلکتا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ کالی کے کتابچے پڑھ چکے تھے' اسے ٹی وی پر بھی دیکھ چکے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کالی کی شخصیت صرف موثر ہی نہیں سحرانگیز بھی تھی۔

اخبارات بھی اس سلسلے میں پیچھے نہیں رہے تھے۔ مزاحیہ کالم لکھے گئے مگر ایک چیز کی شدت سے کمی محسوس ہوئی۔ کسی نے سنجیدگی سے کالی نامی معمے کا تجزیہ نہیں کیا۔ جہاں تک پندرہ مارچ کے اہم ترین موضوع کا تعلق ہے تو وہ امریکا کا صدارتی انتخاب تھا۔ دنیا کے خاتمے سے کسی کو دلچسپی نہیں تھی۔

میڈیسن اسکوائر گارڈن میں صبح ہی سے حفاظتی انتظامات اور سخت کر دیے گئے

تھے۔ ہر داخلی دروازے پر پولیس کی بھاری جمعیت موجود تھی۔ میڈیسن اسکوائر گارڈن تک آنے والی تمام سڑکوں پر کھوے سے کھوا چھل رہا تھا۔ صرف آٹھویں ایونیو پر کم از کم پچاس ہزار افراد کالکی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے کھڑے تھے۔ مجھے اور میرے گارڈ کو میڈیسن اسکوائر گارڈن پہنچنے میں ایک گھنٹا لگا۔ سیکرٹری نے مجھے بتایا کہ کالکی ابھی نہیں پہنچا ہے۔ ڈاکٹر گاٹلز پریس روم میں صحافیوں کی بریفنگ کر رہا ہے۔

پریس روم اس مینار کے عقب میں تھا' جس پر کالکی کو بیٹھنا تھا۔ پریس روم اور مینار کے درمیان وشنو کا وہ بہت بڑا مجسمہ تھا جو میں نے پچھلی بار دیکھا تھا۔ اتنے بڑے وشنو کے چار ہاتھ دیکھ کر خواہ مخواہ خوف پیدا ہوتا تھا۔

گاٹلز کم از کم سو صحافیوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ ہر چیز نیلی روشنی میں نہائی ہوئی تھی' وہ وشنو کا پسندیدہ رنگ تھا۔ پریس روم میں مچھلی بازار کا سا سماں تھا۔

ایک سیاہ فام خاتون بولیں۔ "کیا یہ درست ہے کہ سینیٹر وائٹ کی کمیٹی کالکی انٹرپرائز کے سلسلے میں تحقیق کر رہی ہے۔ منشیات کے کاروبار کے الزام کے تحت؟"

"ہر اچھے امریکی کی طرح ہم بھی سینیٹر وائٹ کے کام کی قدر کرتے ہیں اور ہر تعاون کے لئے تیار ہیں۔" گاٹلز نے جواب دیا۔

اس جواب نے تمام صحافیوں کو گڑبڑا دیا۔

"سینیٹر وائٹ کا کہنا ہے کہ آئندہ ہفتے وہ کالکی کو کمیٹی کے سامنے شہادت کے لئے طلب کر رہے ہیں تو کیا مسٹر کالکی تعاون کریں گے؟" سیاہ فام خاتون باز آنے والی نہیں تھی۔

"میں نے کہا نا' ہم ہر طرح کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔" گاٹلز نے کہا۔ اب صحافی سنبھل گئے تھے۔

"کالکی کو طلبی کا سمن مل گیا ہے؟" ایک صحافی نے پوچھا۔

"نہیں' اب تک تو نہیں ملا۔"

"کالکی انٹرپرائز کے سرمائے اور سرمایہ کاری کے بارے میں کچھ بتائیں۔"

"اس سوال کا جواب تو انٹرنل ریونیو والے دیں گے۔ ان کی آڈٹ کمیٹی دو ماہ سے ہمارے حسابات چیک کر رہی ہے۔ ویسے یہ جواب آف دی ریکارڈ ہے۔" گاٹلز نے ہنستے

ہوئے کہا۔

بروس اسپرٹن صحافیوں کو ادھر ادھر ہٹاتا ہوا میرے پاس آگیا۔ "ہیلو ٹیڈی۔" اس نے چھینک ماری پھر گاٹلز سے پوچھا۔ "دنیا کب ختم ہوگی؟"

"کچھ دیر بعد سب کو پتا چل جائے گا۔ کالکی آج تاریخ کا اعلان کرنے والا ہے۔" گاٹلز نے جواب دیا۔

بروس اور میں پریس روم سے نکل آئے۔ آڈیٹوریم جگمگا رہا تھا۔ تمام لائٹیں آن کر دی گئی تھیں۔ ٹیلی وژن کے عملے نے مینار کے عین سامنے مناسب ترین جگہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ٹیکنیشن اپنے اپنے کاموں کے سلسلے میں بھاگے بھاگے پھر رہے تھے۔ بروس نے وشنو کے مجسمے کو دیکھا اور مجھ سے اس سلسلے میں وضاحت کی فرمائش کی۔

"دیکھو' ایک ہاتھ میں ڈنڈا ہے' دوسرے میں کنول کا مقدس پھول۔"

"اور باقی دونوں ہاتھوں سے وہ عقیدت مندوں کی جیبیں صاف کر رہا ہے۔" اس نے مضحکہ اڑایا۔

ہم دونوں پہلی قطار میں جا بیٹھے۔ وہاں بیٹھے ہم وشنو کے مجسمے کو دیکھتے رہے۔ "یہ ہاتھ حرکت بھی کرتے ہیں؟" بروس نے پوچھا۔

"میری دعا ہے کہ یہ ساکت ہی رہیں۔"

"افواہ اڑی ہوئی ہے کہ آج رات کالکی کو گرفتار کر لیا جائے گا۔" بروس نے انکشاف کیا۔

"کون گرفتار کرے گا اور کیوں؟"

"نارکو ٹکس بیورو.........."

"جیسن بہت بڑا احمق ہے۔"

"بہت تیز آدمی ہے وہ۔"

"میرے خیال میں وہ ڈبل بلکہ ٹرپل ایجنٹ ہے۔"

"وہ سینیٹر وائٹ کے لئے کام کر رہا ہے۔" بروس نے کہا۔

"اور کالکی کے لئے بھی۔" میں نے اسے بہ غور دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر بروس کے چہرے پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں ہوا۔ "میں جانتا ہوں' اس کے

علاوہ اس کا تعلق چاؤ چاؤ تنظیم سے بھی ہے۔"

میں اس سے کچھ اور پوچھنا چاہتی تھی مگر اب لوگ جوق در جوق آڈیٹوریم میں داخل ہو رہے تھے۔ جلد ہی ہم بچھڑ گئے۔

وشنو کے مجسمے کے سر کے عین پیچھے گرین روم تھا...... وہاں کالکی کے چیلے اکٹھے ہو رہے تھے۔ اس کمرے میں ایک کھڑکی تھی' جس سے آڈیٹوریم میں موجود تماشائیوں کو دیکھا جا سکتا تھا جبکہ تماشائی گرین روم میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ سامنے والی دیوار پر چند ٹی وی مانیٹرز نصب تھے۔ ایک مانیٹر پر ہم گرین روم میں موجود نظر آ رہے تھے۔ دوسرے پر گارڈن کا منظر تھا۔ تیسرے پر سڑک کا منظر تھا اور چوتھے پر ایک پروگرام دکھایا جا رہا تھا۔

جیرالڈین سبز رنگ کی ساری میں تھی۔ اس نے بڑی محبت سے میرا رخسار چوما۔ کنشی نے گرم جوشی سے میرا خیر مقدم کیا۔ پروفیسر جوشی، بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ شاید اس لئے کہ وہ ایٹم کو شکست دینے کا کامیاب مظاہرہ کرنے والا تھا۔

"کالکی ہیلی کاپٹر کے ذریعے آئے گا۔" جیرالڈین نے بے حد خوش ہو کر بتایا۔ وہ بچوں کی سی ہیجانی مسرت سے دوچار تھی۔ مجھے اس پر پیار آنے لگا۔ "ہیلی کاپٹر چھت پر لینڈ کرے گا۔" اس نے اضافہ کیا۔

کانٹر ایک طرف جا کر واکی ٹاکی کے ذریعے کسی سے بات کرنے لگا۔ ہم سب مانیٹر اسکرین کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کسی کو کھڑکی سے آڈیٹوریم میں دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ مانیٹر اسکرین بہت کافی تھی۔

میں نے جیرالڈین کو بروس کی باتیں سنا ڈالیں۔ "میں نہیں سمجھتی کہ لوگ کالکی کی گرفتاری کو پسند کریں گے۔" اس نے خلافِ معمول نرم لہجے میں اظہار خیال کیا۔ "دیکھو نا' اوتاروں کو...... دیوتاؤں کو کون گرفتار کرتا ہے۔"

"ایسی بات نہیں' یسوع مسیح کو بھی تو گرفتار کیا گیا تھا۔" میں نے دلیل دی۔

"تم فکر نہ کرو ٹیڈی' یہاں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔" اس نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

پروفیسر جوشی کا بھی یہی خیال تھا۔ اس نے اس سلسلے میں ہمیں یوں لیکچر پلایا' جیسے

ہم کلاس میں ہوں اور وہ ہمارا استاد ہو۔ "ایٹم کی تصویر اسکرین پر صاف نظر آئے گی۔" اس نے کہا "جب وہ پھٹے گا تو اسکرین پر رنگ ہی رنگ بکھر جائیں گے' وہ بہت خوبصورت مگر دہشتناک منظر ہوگا۔"

"میری دعا ہے پروفیسر کہ ایٹمی ردعمل کا لامتناہی سلسلہ نہ شروع ہو جائے...... میرا مطلب ہے' چین ری ایکشن۔" میں نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ایسی کسی غلطی کا کوئی احتمال نہیں۔"

مجھے اس کا جملہ ذو معنی لگا۔ غلطی کا احتمال نہیں' مگر دانستہ جو کچھ کیا جائے گا' وہ ضرور ہوگا۔ "کیونکہ چین ری ایکشن شروع ہو گیا تو زمین ہزاروں سال غیر آباد رہے گی۔" میں نے کہا۔

"تم سمجھ رہی ہو کہ مجھ سے غلطی ہو سکتی ہے۔" پروفیسر نے تہدیدی انداز میں انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "یہ تو محض ایک کھیل ہے خاتون' وشنو کی طاقت کا ایک مظاہرہ......"

ہیلی کاپٹر کی آواز نے اس کی گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ وہ آواز مانیٹر اسکرین سے آئی تھی کیونکہ کمرا ساؤنڈ پروف تھا۔ ہم نے اسکرین کی طرف دیکھا۔ ہیلی کاپٹر آٹھویں ایونیو کی طرف سے آ رہا تھا پھر اسکرین پر میڈیسن اسکوائر گارڈن کی چھت کا منظر ابھرا۔ ٹی وی کا عملہ کالکی کی آمد کا منظر ریکارڈ کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔

پھر ہم نے ہیلی کاپٹر کو لینڈ کرتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور کالکی نمودار ہوا۔ روشنی اتنی زیادہ تھی کہ اس کا زرد لبادہ سفید لگ رہا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں کنول کا پھول تھا۔ کانٹر اس کا استقبال کرنے کے لئے بڑھا۔ اسی وقت اناؤنسر نے آنکھوں دیکھا حال سنانا شروع کر دیا۔ جو ہم بھی دیکھ رہے تھے۔ کالکی ہیلی کاپٹر سے اتر آیا ہے اور اب اپنے پرستاروں میں گھر گیا ہے۔ چھت کے نیچے بھی اس کے پرستاروں کا ہجوم ہے۔ پھر منظر بدلا۔ آٹھویں ایونیو پر ہجوم نظر آیا' جو کالکی...... کالکی گنگنا رہا تھا۔

میں نے نیٹ ورک مانیٹر سے نظریں ہٹائیں اور اندر کے مانیٹر کو دیکھا۔ اس پر گارڈن کے عقبی اسٹیج کا منظر دیکھا۔ کوریڈورز پولیس اور حفاظتی عملے سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ آرکسٹرا دھنیں بکھیر رہا تھا۔ کوئی حلق کے بل شانتی...... شانتی چیخ رہا تھا۔

جیرالڈین اور میں باری باری ہر مانیٹر اسکرین کو دیکھتی رہیں پھر ہم ایک مانیٹر کے سامنے جم گئیں جس پر ایک تجزیہ نگار اس امر پر تعجب کا اظہار کر رہا تھا کہ اتنے مہنگے ٹکٹ کے باوجود کالکی کے نام پر گارڈن کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ اتنا ہجوم تو بیٹلز کے پروگرام کے موقعے پر بھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ کالکی ریلی کے ٹکٹ تین ہزار ڈالر تک میں فروخت ہوئے تھے۔ میں نے سوچا' ڈاکٹر گائلز یہ بات سن لے تو اس کا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

"یہ معما جس کا نام کالکی ہے' امریکی تاریخ کے لئے کوئی نئی چیز نہیں۔" تجزیہ نگار کہہ رہا تھا۔ "انیسویں صدی میں کچھ عیسائی تنظیموں نے قیامت کی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے بعد ایسے پانچ اور چیلنج سامنے آئے' یہ ساتواں موقع ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سے پہلے لوگوں نے خدائی کا دعویٰ کرنے والے کسی شخص کی اس طرح پذیرائی نہیں کی۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ کالکی ہے اور وشنو کا آخری اوتار۔ اس شخص کا تعلق نیو آرلینز سے ہے اور یہ لوگوں کا نبض شناس معلوم ہوتا ہے۔"

میں نے آڈیٹوریم میں دیکھا۔ لاکھوں کا مجمع تھا۔ میں آڈیٹوریم میں جانا چاہتی تھی مگر نہ جانے کیوں' مانیٹر اسکرین نے جیرالڈین کو مسحور کر لیا تھا چنانچہ ہم تجزیہ سنتے رہے۔ "مگر اس چیلنج میں گہرائی ہے' یہ نامعلوم خطرے کا احساس دلاتا ہے۔ کالکی کا کہنا ہے کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہے جبکہ بہ ظاہر اس کے آثار نہیں۔ بہرکیف کالکی کے پیغام نے لوگوں کی اکثریت پر جو تاثر چھوڑا ہے' وہ ثابت کرتا ہے کہ لوگ مستقبل کی طرف سے ناامید ہیں۔"

"تم بھی دوبارہ پیدا ہو گے۔" جیرالڈین نے مانیٹر اسکرین سے کہا۔

تجزیہ جاری رہا۔ "اس کا مطلب ہے' ہم کہیں نہ کہیں ناکام ہوئے ہیں۔ والدین کی حیثیت سے' اساتذہ کی حیثیت سے یا صاحب الرائے لوگوں کی افزائش کے معاملے میں۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہم نے کس بات سے ان نوجوانوں کو مایوس کیا ہے جو آج آنکھیں بند کر کے دنیا کے خاتمے کا تصور کیے کالکی کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ ان سوالوں کے جواب آسان نہیں۔"

"سوال البتہ آسان ہیں۔" جیرالڈین نے کہا اور بالآخر مانیٹر سے منہ پھیر لیا۔

ہم پریس روم کی سمت سے آڈیٹوریم میں داخل ہوئے یعنی ہم وشنو کی بائیں ٹانگ

کے عین پیچھے تھے۔ موسیقی کان کے پردے پھاڑے دے رہی تھی۔ ہم ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کسی ایسی جگہ کی جستجو میں لگے رہے جہاں سے کالکی کے آڈیٹوریم میں داخلے کا منظر صاف نظر آ سکے۔ بالآخر ہمیں جگہ مل ہی گئی۔

روشنی بہت تیز تھی۔ ہماری آنکھوں کو اس سے ہم آہنگی میں کچھ دیر لگی۔ وشنو کے دیو قامت مجسمے کو دیکھ کر نہ جانے کیوں میری دھڑکنوں کی رفتار بڑھ گئی۔

اچانک کالکی مینار کے اوپر نمودار ہوا' وہ آگ کے زرد شعلوں سے مشابہ نظر آ رہا تھا۔ پورا آڈیٹوریم کالکی......... کالکی کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ جیرالڈین نے میرا ہاتھ تھام کر مجھ سے کچھ کہا مگر میں سن نہ سکی۔

کالکی چند لمحے ساکت کھڑا رہا پھر اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور تخت پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ ہر طرف خاموشی ہی نہیں' سکوت چھا گیا پھر کالکی کی گونج دار آواز ابھری۔ "میں بلند ترین سے بلند تر ہوں۔" ان الفاظ کے ساتھ ہی وشنو کے مجسمے کے چہرے پر روشنی بکھری' وہ مسکراتا محسوس ہوا۔ تمام حاضرین سانس روک کر رہ گئے۔ میرا اپنا بھی یہی حال تھا۔

"جب کچھ نہیں تھا تو میں نے تین قدم اٹھائے۔" کالکی کی سحر انگیز آواز پھر گونجی۔ "ایک خلا میں' ایک ہوا میں اور ایک زمین پر۔ خلا میں' میں سورج ہوں' ہوا میں بجلی اور زمین پر آگ۔ میں آغاز تھا' میں ہی اختتام ہوں گا۔ میں کالکی ہوں......... وشنو کا اوتار۔"

میں نے اب تک کالکی کا وہ ویڈیو کیسٹ نہیں دیکھا مگر مجھے یقین ہے' کبھی کسی نے اسکرین پر اتنی شاندار اور جاندار پرفارمنس نہیں دی ہوگی۔ میں مذہب اور تاریخ مذہب کے بارے میں کچھ نہیں کہتی۔ البتہ یہ ضرور کہوں گی کہ کالکی نے اس لمحے جادو کر دیا تھا سب پر' اس نے اپنی آواز کو جس طرح استعمال کیا' وہ بڑے سے بڑے صداکار کے لئے درس کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس نے ہندو فلسفے کی روشنی میں کائنات کی تخلیق کی منظر کشی کی پھر اس نے تخلیقی ادوار بیان کیے۔ اس نے بتایا کہ کوئی چیز بھی ختم نہیں ہوتی۔ چیزیں کس طرح ہیئت بدلتی ہیں' شریر مٹی ہو جاتا ہے اور آتما مٹی کا کوئی نیا شریر تلاش کر لیتی ہے پھر اس نے بتایا کہ دنیا کو کس طرح ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے' یہ کالی کا آہنی دور ہے' جو اختتام پذیر ہے۔

سہرا دور آنے کو ہے۔ انسان اپنی تمام توانائیاں ختم کرچکا ہے۔ وشنو نے نو بار مختلف روپ دھار کر لوگوں کو روشنی دینے کی کوشش کی' نروان کا رستہ دکھایا مگر ہمیشہ بہت تھوڑے لوگوں کو متاثر کرسکا۔ اب وشنو دسویں اور آخری بار زمین پر آیا ہے۔

"انسان اور قدرت ازل سے متصادم رہے ہیں۔" اس نے بڑے غرور سے کہا۔ "یہی حال تخلیق کے تمام عناصر کا ہوگا' جب میری قوتِ ارادی ناقابلِ تقسیم ایٹم کو توڑ ڈالے گی۔" یوں اس نے تماشائیوں کو پروفیسر جوشی کے مظاہرے کے لئے تیار کردیا۔

میں نے بہ مشکل اس کے چہرے سے نظریں ہٹائیں۔ میں لوگوں کا رد عمل دیکھنا چاہتی تھی' وہ سب گنگ اور سحرزدہ تھے۔ پھر میں نے پروفیسر جوشی کے مظاہرے کے بارے میں سوچا اور نروس ہوگئی۔ میں نے پروفیسر کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا مگر وہ مجھے کہیں نظر نہ آیا۔ اچانک میری نظر جیسن پر پڑی جو وشنو کے مجسمے کے عقب سے نمودار ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک اٹیچی کیس تھا اور وہ بے حد نروس لگ رہا تھا۔ میں سوچ میں پڑ گئی۔ شاید وہ کالکی کو گرفتار کرنے کے لئے آیا تھا۔ میں جیرالڈین کو اس کے متعلق بتانے ہی والی تھی کہ کالکی تخت سے اٹھ گیا۔

"میں وشنو ہوں۔" اس کی خوبصورت گمبھیر آواز گونجی۔ "میں ختم ہوتا ہوں مگر مجھے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ میں مرتا ہوں مگر ہمیشہ زندہ رہتا ہوں۔ مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اس صورت میں تم دوبارہ پیدا کئے جاؤ گے۔" پھر وہ کسی ناقابلِ فہم زبان میں بھجن گانے لگا۔ جیرالڈین اور اس کے کچھ چیلوں کے لئے وہ نامانوس زبان نہیں تھی کیونکہ وہ سب اس کی آواز میں آواز ملا رہے تھے' وہ سنسکرت کا کوئی گیت تھا۔ خاتمے کا بھجن!

"مائی گاڈ۔" اچانک جیرالڈین چلائی۔

کالکی نے گاتے گاتے آسمان کی طرف........ نہیں' پروفیسر جوشی کی اسکرین کی طرف اشارہ کیا تھا' جس پر اب روشنی دھڑکتی سانس لیتی محسوس ہو رہی تھی۔ سب کی نظریں اسکرین پر جمیں........ اور اس ایک لمحے میں کالکی غائب ہوگیا۔ بیشتر لوگوں کو اس کی عدم موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا۔ اچانک مینار میں آہستہ آہستہ ایک دروازہ نمودار ہونا شروع ہوا پھر کالکی سفید گھوڑے پر سوار نظر آیا۔

ہر شخص جانتا تھا کہ جب کالکی گھوڑے پر سوار ہوگا تو دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ماحول یک لخت بدل گیا۔ آڈیٹوریم جیسے آوازوں کا سمندر بن گیا۔ لوگ دہشت زدہ تھے' وہ توقع کر رہے تھے' بدترین کی توقع۔

جو کچھ ہوا' بہت تیز رفتاری سے ہوا۔ جیرالڈین گھٹنوں کے بل جھک گئی۔ اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپالیا۔ میں نے اس کی تقلید کی۔

کالکی نے جواہرات سے مزین تلوار بے نیام کی۔ اس کی آواز بے حد اجنبی لگی۔ "جو اس وقت میرا ساتھ دیں گے۔ وہ سورگ میں بھی میرے ساتھ ہوں گے۔"

پھر اچانک جیسے ہر چیز پھٹ گئی۔ دھماکا اتنا شدید تھا کہ میں وقتی طور پر بہری ہوگئی مگر مجھے اتنا ہوش ضرور تھا کہ میں نے تصور میں اپنی پیٹھ تھپکی۔ میں نے دنیا کے خاتمے کے طریقے کے متعلق درست اندازہ لگایا تھا۔ کالکی کے حکم پر پروفیسر جوشی نے ایٹمی رد عمل کے لامتناہی سلسلے کا آغاز کردیا۔ اب زمین جل جائے گی........ مرجائے گی........ بانجھ ہو جائے گی۔ بدترین انجام کے باوجود میں خوش تھی کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔

لیکن وہ دھماکا آواز کی لہروں میں تبدیل ہو کر بتدریج معدوم ہوگیا۔ دنیا اب بھی صحیح سلامت تھی۔ میں بھی ٹھیک ٹھاک تھی' اور جیرالڈین بھی۔ وشنو کا دیو قامت مجسمہ اپنی جگہ ایستادہ تھا' وہ اسکرین بھی سلامت تھی' جس پر اب رنگین پھلجھڑیاں پھوٹ رہی تھیں۔ ایٹم ٹوٹ چکا تھا۔ اسکرین پر ان گنت آوارہ شہاب ثاقب اڑتے پھر رہے تھے۔ دنیا میں کسی چیز کا کچھ نہیں بگڑا تھا........ سوائے سفید گھوڑے اور اس کے سوار کے۔ ان کے چیتھڑے اڑ چکے تھے۔ ہر طرف خون ہی خون تھا۔ دنیا کو ختم کرنے والا خود ختم ہوگیا تھا۔ اس طرح اس کی لاش تک کا سراغ نہیں لگ سکتا تھا۔ وشنو........ وشنو کا اوتار کالکی مرچکا تھا' وہ جو خود کو لافانی کہتا تھا۔

مجھے یاد ہے' فضا میں سب سے پہلی چیخ میری بلند ہوئی تھی۔



ٹی وی اسکرین پر قتل کا حقیقی منظر ٹی وی کی تاریخ میں ہمیشہ ڈرامائی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ دونوں کینیڈی اور مارٹن لوتھر کنگ جب قتل ہوئے تو کیمرے کی زد میں نہیں تھے۔ اگرچہ لی ہاروے اوسوالڈ کیمرے کی آنکھوں کے سامنے قتل ہوا مگر وہ بہرحال' کوئی اسٹار نہیں تھا۔ جبکہ کالکی لاکھوں افراد کے نزدیک بھگوان تھا' جن کے نزدیک وہ فراڈ تھا' وہ بھی

اسے سپراسٹار ماننے پر مجبور تھے۔

اس کے قتل کے بعد کے چند ہذیانی دنوں کی کچھ باتیں اب بھی مجھے حیرت انگیز طور پر یاد ہیں۔ مجھے یاد ہے کانگریس میں اس سلسلے میں بحث ہوئی تھی کہ اس موقع پر قومی پرچم سرنگوں کیا جائے یا نہیں۔ بالآخر ہر ریاست کو اپنے طور پر فیصلے کا اختیار دیا گیا۔ نیویارک کے گورنر نے عیسائی اور یہودی تنظیموں کی آراء کا احترام کرتے ہوئے قومی پرچم سرنگوں نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے آئندہ بھی ان سے ووٹ لینے تھے۔

نیویارک ڈیلی نیوز نے قتل کی تصویر اپنے صفحہ اول پر شائع کی۔

اور کیا ہوا؟ دھماکا' جس نے سفید گھوڑے اور گھڑسوار دونوں کے چیتھڑے اڑا دیے تھے' پروفیسر جوشی کے سر ڈال دیا گیا۔ پروفیسر جوشی نے پریس کانفرنس طلب کی اور بلیک بورڈ کو اشکال سے بھر دیا۔ اس نے ثابت کیا کہ اس کی مشین سے کسی کو بھی کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس وضاحت کو قبول کرنا پڑا۔

میں اب اعتراف کرتی ہوں کہ ابتداء میں 'میں نے بھی پروفیسر جوشی کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ بہرحال 'میں ہی کیا' سبھی غلط سمجھ رہے تھے۔

پروفیسر جوشی نے دل برداشتہ ہو کر لوئیسانا کا رخ کیا۔ اس کے آخری الفاظ یہ تھے۔ "وہ شخص کیلی درحقیقت وشنو کا اوتار نہیں تھا' میں دھوکا کھا گیا۔" اس دھوکا کھا گیا کو پریس نے اعترافِ جرم سمجھا۔ ان کے نزدیک اس کا مطلب تھا۔ "میں مجرم ہوں۔" یعنی پروفیسر نے اسے وشنو کا اوتار سمجھتے ہوئے اس پر نیک نیتی سے قاتلانہ وار کیا مگر وہ فراڈ تھا' اس لئے مارا گیا' جب یہ بات اس انداز میں شائع ہوئی تو زبردست الجھنیں پیدا ہوئیں۔

مجھے یاد نہیں آتا' کس نکتے کی وجہ سے ہم سب متفق ہوئے کہ کاکی یا جم کیلی کا قاتل جیسن ہے......... نارکوٹس بیورو کا ایجنٹ۔ ڈاکٹر گانٹز نے ہمیں یقین دلایا کہ جیسن نارکوٹکس بیورو کی نہیں بلکہ چاؤ چاؤ تنظیم کے احکامات کی بجاآوری کر رہا تھا۔ وہ درحقیقت ڈبل ایجنٹ تھا۔ بیورو آف نارکوٹکس کے باقاعدہ ایجنٹ کی حیثیت سے اس نے کاکی انٹرپرائز کو بلیک میل کیا' جس کے نتیجے میں ڈاکٹر گانٹز بہ خوشی اسے بھتا دینے پر رضامند ہوا پھر اس کا چاؤ چاؤ سوسائٹی سے رابطہ ہوا۔ اسے پتا چلا کہ سوسائٹی کے بڑے

کاکی کو راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں تو اس نے بھاری معاوضے پر اپنی خدمات انہیں پیش کر دیں۔

مگر سوال یہ تھا کہ اتنے اہم محکمے کے سرکاری اہلکار پر قتل کا سنگین الزام کون عائد کرے اور کیسے عائد کرے' یہ بات آج تک نہیں کھل سکی کہ جیسن نے کس قسم کا بم استعمال کیا تھا اور کیسے استعمال کیا تھا۔ بہرحال یہ طے ہے کہ اس نے بم استعمال کیا تھا۔ اخبارات کو تو کبھی یہ اندازہ بھی نہیں ہو سکا تھا کہ قاتل جیسن ہے۔

میرا ردعمل کیا تھا؟ میں سناٹے کی سی کیفیت سے دوچار تھی۔ ۲۴ گھنٹے تک تو میں کسی سے ملی ہی نہیں۔ میں ہوٹل امریکانا میں اپنے کمرے میں بیٹھی ٹی وی دیکھتی رہی۔ ہر ایک گھنٹے بعد سلوموشن میں وہ اذیت ناک منظر دکھایا جاتا۔ گھوڑا اور سوار رنگوں میں نمودار ہوتے اور ایٹم کی طرح ٹوٹ کر' بکھر کر سرخ رنگ میں نہا جاتے۔ مجھ سے وہ منظر دیکھے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ میں مسلسل چیختی رہی۔ فون کی گھنٹی بجتی رہی مگر میں نے کوئی کال ریسیو نہیں کی۔

قتل کے دو دن بعد ڈاکٹر گانٹز نے زیانا کے عرشے پر پریس کانفرنس بلائی۔ وہاں دو اور پرفیکٹ ماسٹرز موجود تھے۔ میں اور جیرالڈین۔ لکشمی جہاز ہی میں موجود تھی مگر وہ مسکن دواؤں کے زیر اثر تھی۔ میں سیاہ لباس میں تھی۔ فوٹوگرافرز کی مجھے کوئی پرواہ نہیں تھی مگر مجھے بروس سے چڑ ہو رہی تھی۔ وہ میرے پیچھے یوں لگا ہوا تھا۔ جیسے بھونرا پھول کے گرد چکراتا ہے۔

"میرے خیال میں یہ گانٹز کی حرکت ہے۔" اس نے کہا۔

"کیوں گانٹز ایسا کیوں کرنے لگا؟"

"بزنس پر قابض ہونے کے لئے' اب سب کچھ اسی کا ہے۔"

"نہیں۔" میں نے تردید کی۔ حالانکہ مجھے بھی شک تھا کہ گانٹز کاکی کو راستے ہٹانے کی خواہش کر سکتا تھا مگر وہ شکوک بہت جلد ڈھل گئے تھے۔ منطقی رو سے گانٹز کے پاس کاکی کے قتل کا کوئی محرک نہیں تھا۔ منشیات کے معاملے میں وہ اور کاکی برابر کے حصے دار تھے۔ انہیں ایک دوسرے کی ضرورت تھی۔ کاکی کی موت سے گانٹز کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ اسے تو الٹا نقصان ہوا تھا۔ ٹیلی وژن کی روشنیوں تھیں وہ بیمار اور لٹا لٹا

دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے دیکھا' جیرالڈین کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"تم بہت یقین سے تردید کر رہی ہو۔" بروس نے خالص صحافیانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔ "میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ رہی ہوں۔"

"پھر کالکی کو کس نے قتل کیا؟"

"کوئی مذہبی گروپ بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے' اس میں امریکی حکومت کا ہاتھ ہو۔" میں نے بے پر کی اڑائی۔ "اب اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"

"تمہارے خیال میں نہیں پڑتا ہو گا' اس وقت سینیٹر وائٹ کی کمیٹی کے آدھے سے زیادہ ارکان یہاں موجود ہیں۔"

"بہرحال' چھوڑو۔" میں نے بیزاری سے کہا۔

کالکز اپنی کرسی سے اٹھا۔ "میں ایک بیان جاری کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے کہا۔ سیلون میں خاموشی ہو گئی' پھر فوٹوگرافر اپنے کیمرے سنبھالے حرکت میں آ گئے۔ کالکز نے ایک کاغذ پر لکھا ہوا بیان پڑھ کر سنانا شروع کیا۔ "کالکی زندہ ہے۔" اس نے ڈرامائی تاثر مرتب کرنے کے لئے توقف کیا پھر وہ بولا تو اس کی آواز میں برہمی تھی۔ "کالکی زندہ ہے' وشنو زندہ ہے۔ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں جو شخص مرا' وہ دنیا کے چار ارب انسانوں کی طرح ایک عام انسان تھا...... فانی انسان۔ کالکی نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ممکن ہے' اسے جسم تبدیل کرنا پڑے' وہ اب کسی اور قالب میں ہمارے سامنے آئے گا اور ۳ اپریل کو دنیا کا خاتمہ کر دے گا۔"

اس جرات مندانہ تخاطب پر پہلے تو خاموشی چھا گئی پھر کسی نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ بروس انگلیاں چٹخانے لگا۔

بالآخر ایک صحافی نے سکوت توڑا۔ "اس وقت وہ کہاں ہے ڈاکٹر کالکز؟"

"کالکی وشنو ہے اور وشنو کائنات ہے' لہٰذا کالکی ہر جگہ ہے اور کہیں بھی نہیں ہے۔"

میں کراہے بغیر نہ رہ سکی' وہ متضاد فلسفہ میرے لئے ناقابلِ برداشت ہوتا جا رہا تھا۔

"میرا مطلب تھا' وہ اس وقت کس قالب میں ہے؟" سوال کرنے والا صحافی بھی جھنجلا گیا۔ میرے خیال میں وہ معقول ترین سوال تھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔" کالکز نے تند لہجے میں کہا۔

"یہ بتائیں کہ اب وہ جس شخص کے جسم پر قابض ہو گا' اس بے چارے کا کیا حشر ہو گا؟" ایک اور صحافی نے دریافت کیا۔

اس پر سب ہنس دیے۔ جیرالڈین کا چہرہ تمتما اٹھا۔ "وشنو اس وقت بھی اسی جسم میں ہو گا' وہ مجھ میں بھی ہے اور آپ سب میں بھی ہے' وہ کائنات کی ہر چیز میں موجود ہے۔" کالکز نے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے غصہ آ رہا ہے۔

"کالکی نے پرانا جسم کیوں چھوڑ دیا؟" ایک صحافی خاتون نے پوچھا۔

"وہ اس لئے خاتون کہ کسی نامعقول آدمی نے اس کی پرانی اقامت گاہ پر بم پھینک دیا تھا۔" کالکز کا لہجہ کچھ نرم ہو گیا۔ "اس جسم کے چیتھڑے اڑ گئے' اب وہ ان ٹکڑوں کو یکجا کر کے ایک نیا جسم تخلیق کرے گا اور وہ دوبارہ نمودار ہو گا' اس وقت تک انتظار کیجئے۔"

"یہ تو خواب و خیال کی باتیں ہیں۔" خاتون نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کالکی نے یا وشنو نے یا وہ جو کوئی بھی تھا' اس نے اپنے پرانے جسم کو تباہ کیوں ہونے دیا؟"

"اسے دھرما کہتے ہیں خاتون...... مقدر' قسمت...... یہ ہونا تھا' سو ہوا......"

"یعنی کالکی اس سے بے خبر نہیں تھا؟"

"وشنو ماضی' حال اور مستقبل' تینوں کو جاننے پر قادر ہے۔"

"یہ بتائیں کہ کیا اس نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ یوں سرِعام اڑا دیا جائے گا۔"

"جی ہاں' وہ سب جانتا تھا۔ اس کی ہر پیش گوئی درست ثابت ہوئی ہے۔"

صحافی مطمئن ہو گئے' یہ بات خبر کی حیثیت رکھتی تھی۔ سب چیخنے لگے۔ سوالات کی بھرمار ہو گئی۔ کالکی کو کب پتا چلا تھا؟ اس نے کیا کہا تھا؟ بروس کی آواز سب پر حاوی تھی۔ "کالکی نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ اس واقعے کو کیوں رونما ہونے دے رہا ہے؟"

"میں بتاتا ہوں۔" کالکز بولا۔ تمام صحافی ہمہ تن توجہ ہو گئے۔ "دیکھئے' کسی بھی دور کی تخلیق ایک رقص سے مشابہ ہے' یہ روایت بھی ہے کہ جب شیوا تن دیوار رقص' یعنی

موت کا رقص کرے گا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ شیوا کو رقص کا بادشاہ قرار دیا جاتا ہے۔"

"یہ شیوا کون ہے؟ مرد یا عورت؟"

گانٹز نے شیوا کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ "یہ ہے پورا قصہ۔" اس نے کہا۔ "کالکی آیا' اس نے دنیا کو بتایا' ہدایت کی' تنبیہہ کی اور غائب ہو گیا۔ وہ پھر آئے گا' وہ ہمیں دیکھ رہا ہے' یہ وہ ہمارا امتحان لے رہا ہے' دیکھ رہا ہے کہ ہمارا یقین کچا ہے یا پختہ۔"

"اس سے کیا فائدہ ہو گا؟" بروس نے کہا۔

"میں آپ کو صاف صاف بتا رہا ہوں' وہ جو کالکی پر یقین رکھتے تھے مگر میڈیسن اسکوائر گارڈن والے واقعے کے بعد منکر ہو گئے' انہیں نروان کبھی نہیں ملے گا' وہ جنہیں کالکی کی واپسی کا یقین ہے' سورگ میں جائیں گے اور ایسا جلد ہی ہو گا۔"

میں گانٹز کے حوصلے کو سراہے بغیر نہ رہ سکی۔ امریکی پریس کا اس طرح سامنا کرنا مذاق نہیں ہے۔

"آپ کا کہنا ہے کہ دنیا کے خاتمے کی نئی تاریخ ۳ اپریل ہے؟" ایک خاتون نے تصدیق چاہی۔

میں نے جیرالڈین کو باہر چلنے کا اشارہ کیا۔ ہم سیلون سے نکل آئے۔ کسی کو احساس بھی نہیں ہوا۔ مجھے تو صحافیوں کا وہ ہجوم بھیڑیوں کا غول معلوم ہو رہا تھا' یہ الگ بات ہے کہ ڈاکٹر گانٹز ان کے لئے لقمۂ تابت نہیں ہو رہا تھا۔

ہم دونوں ہوٹل امریکانا واپس آئے۔ جیرالڈین کے اعصاب کشیدہ ہو رہے تھے۔ ہم کالکی کے قتل پر گفتگو کرتے رہے۔ جیرالڈین مجھ سے متفق تھی کہ قاتل جیسن ہے۔ "مگر وہ کبھی نہیں پکڑا جائے گا' دیکھ لینا۔" اس نے کہا۔

سڑکوں پر کالکی کے چیلے بدستور کتابچے اور کنول تقسیم کر رہے تھے مگر اس بار ان کی پذیرائی نہیں ہو رہی تھی۔ لوگ کنول تک قبول کرنے کو تیار نہیں تھے۔ عوامی موڈ راتوں رات بدل گیا تھا۔

"سب کچھ ختم ہو گیا۔" جیرالڈین نے اداس لہجے میں کہا۔ "اب سوائے ان کے

کسی کو کچھ فیض نہیں پہنچے جو اب بھی یقین رکھتے ہیں۔"

"تم مجھ پر شک کر رہی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتی۔ لگتا ہے' سب لوگ بدل گئے۔" اس نے کہا' پھر اس نے تفصیل سے بتایا کہ کالکی کے بیشتر چیلے دغا دے گئے۔ کچھ خوف کے مارے چھپ گئے ہیں۔ "اب صرف ہم لوگ رہ گئے ہیں۔ لکشمی' گانٹز' میں اور.........."

"میں اب بھی تمہارے ساتھ ہوں۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "دیکھو نا' میں ابھی معاہدے سے آزاد نہیں ہوئی۔"

یہ ۱۸۔ مارچ کی بات ہے۔ میں اس وقت کیا محسوس کر رہی تھی؟ مجھے دیانت داری سے کام لینا چاہیے۔ میرے نزدیک کالکی مر چکا تھا۔ مگر میرا خیال تھا کہ گانٹز اس کا کوئی نعم البدل ڈھونڈ نکالے گا۔ اس کے باوجود مجھے یقین تھا کہ کھیل ختم ہو چکا۔ ۳ اپریل آئے گی اور گزر جائے گی مگر مجھے کالکی انٹرپرائز سے اپنا معاہدہ عزیز تھا۔ درحقیقت بات ضرورت کی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ اب مورگن ڈیوس مجھے گھاس بھی نہیں ڈالے گا۔ بروس نے پریس کانفرنس سے رخصت ہوتے وقت مجھ سے صاف صاف کہہ دیا تھا۔ "اب کالکی پر فیچر میں لکھوں گا اور وہ میرے ہی نام سے شائع ہو گا۔"

بہرحال' جیرالڈین میری وفاداری سے خوش ہوئی' اگرچہ وہ جانتی تھی کہ اس کا سبب کالکی انٹرپرائز سے میرا کنٹریکٹ ہے۔ میں نے اس سے لکشمی کے بارے میں پوچھا۔

"سوائے گانٹز کے اب تک اس سے کوئی نہیں مل سکا ہے۔" اس نے بتایا۔

"لیکن لکشمی کو تو سب معلوم ہو گا۔ اگر کالکی نے پہلے ہی پیش گوئی کر دی تھی تو.........."

"شاک تو اس کے باوجود بھی پہنچا ہو گا۔"

ہوٹل پہنچتے ہی مجھے کئی پیغامات ملے۔ سینیٹر وائٹ اگلے روز مجھ سے ملنے کا خواہاں تھا۔ وقت کا تعین اس نے مجھ پر چھوڑ دیا تھا۔ وہ پلازا ہوٹل میں مقیم تھا۔

میں نے ٹی وی آن کیا۔ خصوصی خبرنامے میں کالکی کی موت کا سلسلہ' اب بھی جاری تھا۔ پہلے تو وہ منظر دکھایا گیا جس میں گھوڑا اور سوار دونوں کے چیتھڑے اڑے تھے۔ "خیال کیا جاتا ہے کہ اس قتل کے پس پردہ کسی مخالف مذہبی تنظیم یا منشیات فروشوں کی

کسی تنظیم کا ہاتھ ہے۔" نیوز ریڈر نے بتایا۔ "مگر دونوں طرح کی بیشتر تنظیموں نے دعویٰ کیا ہے کہ اس قتل میں ان کا ہاتھ نہیں ہے' یہ بات طے ہے کہ کالکی منشیات کے کاروبار میں ملوث تھا۔"

پھر اسکرین پر جیسن نظر آیا۔ "یہ درست ہے جم۔" اس نے انٹرویور سے کہا۔ "میں صرف اتنا کہوں گا کہ کالکی انٹرپرائز پر منشیات کی اسمگلنگ کا شبہ تھا اور اس سلسلے میں تحقیق ہو رہی تھی۔ اب جبکہ کسی مخالف گروپ نے سرغنہ کو ٹھکانے لگا دیا ہے تو مجھے امید ہے کہ ہم نسبتاً زیادہ آسانی سے اس مکروہ کاروبار کی بیخ کنی کر سکیں گے۔"

اس کے بعد نیوز ریڈر نے منشیات کی روک تھام کے سلسلے میں جیسن کو سراہا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ جیرالڈین کی بات سچ ہے۔ جیسن تک قانون کا ہاتھ کبھی نہیں پہنچے گا۔

پھر اسکرین پر تازہ ترین ریکارڈنگ ابھری۔ ٹریانا پر ڈاکٹر گاٹلز کی پریس کانفرنس' اس کے بعد ایک شخص نظر آیا' وہ گاٹلز کو ایک لفافہ دے رہا تھا۔ نیوز ریڈر نے کہا۔ "یہ ڈاکٹر گاٹلز کو وائٹ کمیٹی کے سامنے پیشی کے سلسلے میں سمن دیا جا رہا ہے۔ کمیٹی کا اجلاس اس ہفتے نیویارک میں ہو گا........"

------------ ☆ ------------

سینیٹر وائٹ پلازا ہوٹل کے کارنر سوئٹ میں مقیم تھا۔ کھڑکی سے سینٹرل پارک کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ سینیٹر فون پر کسی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس کے سیکرٹری نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سینیٹر نے ریسیور رکھنے کے بعد مجھے ایک مسکراہٹ سے نوازا۔ "بیٹھو ٹیڈی' میں نے دنیا کے سب سے بڑے منشیات فروش گروہ کو تباہ کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹیڈی تم سے بعد میں بات ہو گی۔" یہ آخری جملہ اس نے اپنے سیکرٹری سے کہا تھا اس کا نام بھی ٹیڈی تھا۔

چند منٹ بعد سی آئی اے کا ایک ایجنٹ کمرے میں داخل ہوا۔ "فرمایئے سینیٹر مجھے کیسے یاد کیا آپ نے؟" اس نے احترام آمیز لہجے میں کہا۔

"بیٹھو' ابھی بات ہو گی۔" سینیٹر نے اس سے کہا اور پھر مجھ سے مخاطب ہوا۔ "ٹیڈی' چار اپریل کو میری کمیٹی کی میٹنگ ہے۔ تمہیں اس میں گواہی دینا ہو گی۔ میں تمہیں تفصیل سے سمجھاتا ہوں کہ تمہیں کیا کہنا ہے مگر سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے

خیال میں میڈیسن سکوائر گارڈن میں کیا ہوا تھا؟"

مجھے وہ سوال عجیب لگا چنانچہ میں نے جواب بھی عجیب دیا۔ "جو کچھ بھی ہوا گارڈن جم پیک تھا جبکہ تمہارا خیال اس کے برعکس تھا۔ اس سے کالکی کی مقبولیت ثابت ہوتی ہے۔"

"ٹکٹ مفت دیے گئے تھے لہٰذا وہ ہجوم بھی فراڈ تھا۔"

"ہرگز نہیں ٹکٹ بلیک ہونے کے سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے۔"

"چلو یہی سہی۔" سینیٹر نے سرد لہجے میں کہا۔ "انجام کے متعلق بتاؤ۔"

"کالکی اپنی توقع کے عین مطابق قتل کر دیا گیا۔"

"کالکی نے تمہیں بتایا تھا کہ اسے قتل ہونے کی توقع ہے؟"

"ہاں۔"

"سوال یہ ہے کہ اس پر بم کس نے پھینکا؟"

"ایف بی آئی والے جانیں۔" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"وہ لاچار ہیں۔ انہیں تو ابھی تک بم کی نوعیت کا علم بھی نہیں ہو سکا ہے۔ بہرحال' اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ٹیڈی دوست! میں نے ایک تھیوری قائم کی ہے۔ میرے خیال میں بم والی حرکت ڈاکٹر گاٹلز کی تھی۔"

"کیوں؟"

"وہ پورے کاروبار پر قابض ہونا چاہتا تھا۔"

"سینیٹر' یہ بات میرے حلق سے نہیں اترے گی۔"

"دیکھو ٹیڈی' ہم دونوں پر بھاری ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم میرا ساتھ دو گی۔ میں تمہیں کالکی کے نجی پائلٹ کی حیثیت سے گواہی کے لئے طلب کروں گا۔ تم بتاؤ گی کہ اس نے ایک سے زائد بار تمہیں بتایا کہ وہ منشیات فروشوں کے گروہ کا سرغنہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اس نے اس بات کا بارہا اظہار کیا کہ اسے ڈاکٹر گاٹلز کی طرف سے خطرہ ہے۔"

"سینیٹر' تم مجھے سینٹ کمیٹی کے سامنے حلف اٹھا کر جھوٹا بیان دینے کی ترغیب دے رہے ہو؟"

"میں تم سے حقائق پوچھ رہا ہوں ٹیڈی' صرف سچ سننا چاہتا ہوں میں۔"

"سچ یہ ہے کہ کالکی نے کبھی مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی' نہ پہلی' نہ دوسری۔"

"ٹیڈی' تم تعاون نہ کرنے والی گواہ ثابت ہو رہی ہو' یہ کانگریس کی توہین کے مترادف ہے۔"

میرا موڈ خراب ہو گیا۔ میں تلخ جواب دینے والی تھی۔ سیکرٹری نے اندر جھانکتے ہوئے سینیٹر سے کہا۔ "وہ آگیا ہے جناب۔"

سچ تو یہ ہے کہ اس لمحے ڈاکٹر اشوک کو دیکھ کر مجھے حیرت نہیں ہوئی پہلی بار اس کی صورت مجھے بھلی لگی مگر اس کی دیدہ دلیری نے مجھے حیران کر دیا۔ وہ اب بھی وہ روپ دھارے پھر رہا تھا۔ میں سوچ میں پڑ گئی۔ سینیٹر وائٹ اس کے ڈاکٹر گاٹلز والے روپ سے واقف ہے یا نہیں۔ مورگن ڈیوس نے ایک بار اشارتاً کہا تھا کہ سینیٹر وائٹ منشیات فروشوں سے بلکہ کالکی انٹرپرائز تک سے بھتا وصول کرتا ہے۔

"مائی ڈیئر سینیٹر' آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔" ڈاکٹر اشوک نے چہک کر کہا۔ "اور مادام او نگر میری کھٹمنڈو کی ہم سفر' تم سے ملاقات ایک اعزاز ہے۔"

"ڈاکٹر اشوک' ہمیں تمہارے مشورے کی ضرورت ہے۔" سینیٹر نے کافی ٹیبل پر پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"میں حاضر ہوں جناب۔"

"سی آئی اے ہیڈ کوارٹر کی کیا رپورٹ ہے؟"

"لینگلے بری طرح الجھا ہوا ہے جناب۔"

"ڈاکٹر اشوک میں اپنی کمیٹی کی سماعت میں کالکی کے قتل کا مسئلہ اٹھانا چاہتا ہوں' اس کے لئے مجھے سی آئی اے کا تعاون درکار ہے۔ تم اس کے سلسلے میں لینگلے کی مصروفیات سے باخبر رکھ سکو گے؟"

"یقیناً جناب' کیوں نہیں مگر پہلے مجھے یہ تو پتا چلے کہ آپ کی تھیوری کیا ہے؟"

"کالکی کا قاتل میری جیب میں ہے۔" سینیٹر نے اکڑ کر کہا۔

"اس کا نام بتائیے۔"

"ڈاکٹر گاٹلز لاویل۔"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس اس کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت ہے؟"

"بالکل موجود ہے۔"

"ثبوت کی نوعیت؟"

"اس کے بارے میں فیصلہ میری کمیٹی کرے گی۔ قاتل کا نام میں جانتا ہوں۔ اس کے خلاف کیس تیار کرنا مشکل نہیں۔ خاص طور پر تمہاری اور ٹیڈی کی مدد سے۔"

"مجھے اس سے باہر سمجھو سینیٹر۔" میں نے تیز لہجے میں کہا۔ "مجھے ڈاکٹر گاٹلز سے کوئی ہمدردی نہیں لیکن.........."

"وہ ہے بہت ذلیل آدمی۔" ڈاکٹر اشوک نے نفرت سے کہا۔

"تم زیادہ جانتے ہو گے۔" میں نے طنز کیا۔

"بے شک' میں اسے جانتا ہوں۔ برسوں سے اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں' میں اسے ٹانگنا چاہتا ہوں' یہ میری دیرینہ خواہش ہے۔" ڈاکٹر اشوک غضب کی اداکاری کر رہا تھا۔

"میرا بھی یہی حال ہے۔" سینیٹر وائٹ کا حوصلہ بڑھ گیا۔ "اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ وہ بم آڈیٹوریم میں کیسے لے گیا؟ اس نے بم کہاں چھپایا؟ میرا خیال ہے' اس نے بم اس مورتی کے اندر چھپایا ہو گا۔"

"آپ وشنو کے مجسمے کی بات کر رہے ہیں سینیٹر' جو میرے لئے بہت مقدس اور پوتر ہے۔" ڈاکٹر نے احتجاج کیا۔

"سوری ڈاکٹر' میں جانتا ہوں کہ تم راسخ العقیدہ ہندو ہو۔ میں خود مذہبی آدمی ہوں اور ہر مذہب کو محترم سمجھتا ہوں۔ بہرحال ہمیں اس مسئلے پر غور کرنا ہے کہ ڈاکٹر گاٹلز نے قتل کے سلسلے میں کیا طریق کار اختیار کیا۔"

"میرے خیال میں اس سے اہم سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر گاٹلز نے کالکی کو کیوں قتل کیا؟" میں نے مداخلت کی۔

"کالکی کے نہ ہونے کی صورت میں وہ دنیا میں منشیات کے سب سے بڑے کاروبار کا مالک بن گیا ہے' کیوں ڈاکٹر اشوک؟"

"یہ درست ہے مسٹر سینیٹر۔" ڈاکٹر اشوک نے سنجیدگی سے کہا۔ "طاقت کے حصول کے لئے نمبر دو ہمیشہ نمبر ایک کو راستے سے ہٹاتے رہے ہیں۔ عالمی تاریخ اس کی

گواہ ہے۔"

سینیٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں لینگلے کو اس راہ پر لگا دوں گا سینیٹر۔ مجھے یقین ہے کہ مادام اونگر آپ کی کمیٹی کے سامنے حقائق بے نقاب کر دیں گی' یہ بتائیں گی کہ کاکی نے بارہا یہ خوف ظاہر کیا تھا کہ ڈاکٹر گاٹلز اسے قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔"

"لیکن........" میں احتجاج کرتے کرتے رک گئی۔ ڈاکٹر اشوک کا ڈاکٹر گاٹلز کے خلاف گواہی کی ترغیب دینا معنی خیز تھا۔ کیونکہ وہ خود ہی ڈاکٹر گاٹلز بھی تھا۔ میں نے سوچا' میں بے کار بحث کیوں کروں۔

"او کے؟" ڈاکٹر اشوک نے مجھ سے پوچھا۔ لہجے میں اصرار تھا۔

میں خاموش رہی۔ جانتی تھی کہ اسے رضامندی پر محمول کیا جائے گا۔

"گڈ گرل۔" سینیٹر نے خوش ہو کر کہا۔ "میں تمہارا بیانِ حلفی پہلے ہی تیار کرا چکا ہوں۔" اس نے ایک فائل کھول کر کچھ کاغذات نکالے اور میری طرف بڑھائے۔ "یہ تم لے جاؤ۔ چاہو تو اسے پڑھ لینا' پھر گواہوں کی موجودگی میں دستخط کر دینا۔"

"اور جیسن کے بارے میں کیا خیال ہے؟" میں نے بالکل اچانک اندھیرے میں تیر چلایا۔

سینیٹر وائٹ کا جسم تن سا گیا۔ "کیا مطلب؟" اس نے پوچھا۔

"میرے خیال میں وہ اس میں شامل تھا' جس وقت بم پھٹا' میں اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ خوف سے سپید پڑ گیا تھا۔"

"مادام اونگر' جیسن بھلا کاکی کو کیوں قتل کرنے لگا؟" ڈاکٹر اشوک نے ملامت سے کہا۔ "نارکوٹکس بیورو والوں کا تو بس ایک ہی کام ہے........ انسداد منشیات۔ کیوں سینیٹر میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"

"بالکل درست' جیسن کے پاس کاکی کے قتل کا کوئی محرک نہیں تھا۔" سینیٹر نے جلدی سے کہا۔

"وہ نیو آرلینز میں ڈاکٹر گاٹلز سے بھتا وصول کرتا رہا ہے۔" میں نے انکشاف کیا۔

ڈاکٹر اشوک نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں قہقہہ لگایا۔ "کیا بات کرتی ہو مادام'

یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اکثر نارکوٹکس ایجنٹ ایسا کرتے ہیں' اگر یہ بات مان بھی لی جائے' تب بھی اس کے لئے کاکی کو قتل کرنے کا جواز نہیں۔ سونے کا انڈا دینے والی مرغی کو کھایا نہیں جاتا۔ اس کے انڈوں کا سنہرا آملیٹ بہت کافی ہوتا ہے۔"

میں نے ہار مان لی' اب کچھ کہنا بے کار تھا۔

سینیٹر کے سیکرٹری نے سینیٹر کی طرف ایک پتلی سی فائل بڑھائی۔ "یہ ہے جناب آج کی تقریر........ جینے کے حق کے موضوع پر؟"

مجھے سینیٹر کو چھیڑنے کا موقع مل گیا۔ موضوع میرا من پسند تھا۔ "سینیٹر آپ اسقاط کے خلاف ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں ٹیڈی' میں اسے فرسٹ ڈگری مرڈر قرار دیتا ہوں۔"

"اور یہ بات بھول جاتے ہو کہ دنیا پہلے ہی بھوکے انسانوں سے بھری ہوئی ہے۔" میں نے کہا اور بیس منٹ تک بولتی رہی۔ آبادی میں اضافے کی شرح اور پیداوار میں کمی کے سارے اعداد و شمار میں نے لٹا دیے۔ سینیٹر بار بار مجھے ٹوکتا رہا مگر میں بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"یہ سب کمیونسٹوں کا پروپیگنڈا ہے۔" سینٹر نے تھک ہار کے کہا۔

میں اور ڈاکٹر اشوک سینیٹر کے دفتر سے نکل آئے۔ ہم سیونتھ ایونیو پر چلتے رہے۔

"مجھے علم نہیں تھا ڈاکٹر کہ تم اشوک والا روپ برقرار رکھے ہوئے ہو؟" میں نے کہا۔

"اس کے علاوہ چارہ ہی کیا ہے۔" اس بار وہ گاٹلز کے لہجے میں بولا۔ "اس طرح مجھے دشمن کے کیمپ میں قدم رکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔"

"دشمن ہے کون گاٹلز؟ یہ بات میری سمجھ میں کبھی نہیں آئی۔"

"چھوڑو ان باتوں کو صورت حال ایسی ہے کہ اس میں ڈاکٹر اشوک پنپ سکتا ہے۔ گاٹلز کا غائب ہو جانا بہتر ہے۔ بات یہ ہے ٹیڈی کہ میں کمیٹی کے سامنے ڈاکٹر گاٹلز کی حیثیت سے پیش ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا' یہ تو میں نے دیکھ ہی لیا کہ مردود سینیٹر غریب گاٹلز کے لئے کیسے کیسے جال بچھا رہا ہے۔"

"گاٹلز' اب تم کاکی انٹرپرائز کے سربراہ ہو' میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں اپنے معاہدے کے مطابق چلنا چاہتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ

مجھے رقم کی شدید ضرورت ہے۔"

"ڈیئر ٹیڈی' تم ۳۔ اپریل تک کالکی انٹرپرائز کی ملازم ہو۔" گالٹز نے ڈاکٹر اشوک کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چیک بک برآمد کی۔ وہیں فٹ پاتھ پر کھڑے کھڑے اس نے مجھے دو ماہ کی تنخواہ کا چیک سائن کر دیا۔

"شکریہ۔" میں نے چیک پرس میں رکھتے ہوئے پوچھا۔ "اور ۳۔ اپریل کے بعد کیا ہو گا؟؟"

"اس سے پہلے کالکی واپس آچکا ہو گا' اس روز کالی کا دور کلجگ ختم ہو جائے گا۔" کالکی اب کس روپ میں آئے گا؟؟"

"اپنے روپ میں اور اس کے ساتھ اس کے پرفیکٹ ماسٹرز ہوں گے۔"

"اور یہ سب لوگ......... مرجائیں گے؟" میں نے راہگیروں کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں' کتنا پُرسکون دور ہو گا۔ کوئی بھگدڑ نہیں ہو گی' جرم نہیں ہو گا' جھوٹ نہیں ہو گا' سیاست نہیں ہو گی' ہر طرف شانتی ہی شانتی ہو گی۔"

"مجھے یقین......... نہیں آتا۔" میں نے اٹک اٹک کر کہا۔ "کس قدر بے رحمانہ تصور ہے۔ دیکھو نا' بچے بھی تو ہیں۔" مجھے اپنے دونوں بچوں کا خیال آگیا۔ احساسِ جرم میرے دل میں پھانس کی طرح چبھنے لگا۔ میں نے ان کے متعلق کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔

"بھئی سوچو تو' ایک نہ ایک دن تو سبھی کو مرنا ہے۔ آج اور کل سے کیا فرق پڑتا ہے۔ موت کا ایک بہانہ بھی ہوتا ہے۔ فلو' ملیریا' ٹی بی' کینسر۔ یہاں معاملہ اور ہے۔ کالکی اپنی تلوار بے نیام کرے گا اور........."

"کیا؟؟"

"اور سب ناموجود ہو جائیں گے۔" میرے سوال کا کوئی جواب نہیں ملا۔

میں نے ہاتھ کی پشت سے اپنی نم آنکھوں کو پونچھا اور سوچنے لگی کہ کہیں کالکی کے قتل میں واقعتاً گالٹز کا ہاتھ تو نہیں۔ کرنے کو تو اس سے کچھ بعید نہیں تھا۔ پھر میں نے خود کو ٹٹولا۔ کیا مجھے کالکی کی واپسی کی امید تھی۔ نہیں' ہرگز نہیں۔ البتہ میں سوچ رہی تھی کہ گالٹز کسی بھی لمحے اس قسم کا اعلان کر دے گا۔ "ابھی ابھی مجھ میں وشنو کی آتما حلول

کر گئی ہے' اب میں اوتار ہوں۔"

"زندگی کی طرح موت بھی محض ایک خواب ہے۔" گالٹز نے اچانک کہا۔ "بد قسمتی سے انسانی ذہن موت کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موت حسن تناسب سے محروم ہے اور انسانی ذہن کے لئے حسن تناسب کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ شاید انسانی ذہن کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔ ہم دونوں حصوں سے سوچتے ہیں۔ دیکھو نا' سانس لینے کے لئے ہمیں دو نتھنے میسر ہیں۔ سانس لینے کے لئے دو پھیپھڑے ہیں۔ ہم دو کانوں سے سنتے' دو آنکھوں سے دیکھتے ہیں یعنی ہر چیز توام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی شخصیت تک منقسم ہوتی ہے۔ اس کے اندر تضادات پرورش پاتے ہیں۔ موت ہمیں غلط محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ توام نہیں' ایک اکائی ہے' اس میں عدم توازن ہے۔ اب یہ سوچو' موت کیا ہے؟ انتشار' ہم موت کے بعد ختم نہیں ہوتے' ہم موجود رہتے ہیں' اجزا بکھر جاتے ہیں ہمارے' یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ منتشر اجزا یکجا ہو کر کیا روپ دھاریں گے۔ مادہ فنا نہیں ہوتا' روپ بدلتا ہے' اس ترتیب نو کو ہم یاما کہتے ہیں۔ تم مرنے کے بعد خربوزہ بھی بن سکتی ہو' ستارہ بھی اور اونٹ بھی' مگر اس میں تمہارا کوئی اختیار نہیں' یہ طے کرنا وشنو کا کام ہے' سمجھیں ٹیڈی۔ سچ بتاؤ' کبھی کبھی کسی لمحے تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ تم پہلے مرچکی ہو......... سیکڑوں بار......... ہزاروں بار۔ ایک چھوٹا سا بم تمہارے وجود میں چھپا ہوا ہے۔ دھماکا ہوتا ہے اور تمام عناصر بکھر جاتے ہیں پھر دوبارہ ہیئت اختیار کرتے ہیں۔ آدمی پہلے بندر تھا......... سب سے پہلے امیبا تھا' کیا یہ تبدیلیٔ ہیئت کا ثبوت نہیں........."

ہم گرانڈ سینٹرل اسٹیشن کے قریب پہنچ چکے تھے۔ نیویارک پوسٹ ابھی ابھی اسٹال پر آیا تھا۔ شہ سرخی تھی......... کالکی کی مملکت منشیات پر قبضے کے لئے جنگ چھڑنے والی ہے۔

ڈاکٹر گالٹز اب رفتہ رفتہ ڈاکٹر اشوک کے انداز سے دستبردار ہونے لگا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ جیسن بدستور شرارتوں میں مصروف ہے۔" اس نے کہا۔

"لیکن وہ درحقیقت تم سے ملا ہوا ہے' ہے نا؟؟"

"وہ وقتاً فوقتاً مجھے جھنجوڑتا رہتا ہے۔"

"مجھے یقین ہے کہ کالکی کو جیسن نے قتل کیا ہے' مجھے علم ہے کہ ڈاکٹر اشوک اس تھیوری سے متفق نہیں مگر تمہاری کیا رائے ہے ڈاکٹر گانگز؟"

اس نے یہ ظاہر کیا جیسے میری بات سنی ہی نہ ہو۔

☆

زیانا پر حفاظتی انتظامات اب بھی پہلے کی طرح موثر تھے۔ ڈیک پر زیانا کے مسلح محافظوں کے علاوہ سادہ لباس والے بھی تھے' جو ادھر اُدھر ٹوہ لیتے پھر رہے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ کلنگ میں امریکی حکومت کو ایک ہی کام رہ گیا تھا' اپنے شہریوں پر ہمہ وقت نظر رکھنا' ان کی ٹوہ میں رہنا۔

لکشمی اور جیرالڈین مرکزی سیلون میں موجود تھیں۔ وہ شغل مے میں مصروف تھیں۔ میں نے سوچا کہ انہیں منع کر دوں۔ دن میں پینا صحت کے لحاظ سے بے حد مضر ہے مگر مجھے ان کی دل شکستگی کا خیال آگیا اور میں خاموش رہی۔

"ٹیڈی۔" جیرالڈین نے مجھے دیکھتے ہی پکارا۔ اس کے چہرے سے پتا چل رہا تھا کہ وہ مجھے دیکھ کر واقعی خوش ہوئی ہے۔

لکشمی کا بھی یہی حال تھا' وہ مجھ سے لپٹ گئی۔ "مجھے معلوم تھا' تم بے وفائی نہیں کروگی۔" اس نے کہا۔

"ٹیڈی او نگر مثبت پرفیکٹ ماسٹر ہے' یہ ہمارے لئے بہت بڑا سہارا ہے۔" ڈاکٹر گانگز نے اعلان کیا اور ووڈ کا پر پل پڑا۔ وہ ابھی تک ڈاکٹر اشوک کے روپ میں تھا۔

"ہاں۔" لکشمی نے کہا مگر اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے جیرالڈین نے اس کا بازو تھام کر اسے سہارا دیا' وہ دونوں جھول رہی تھیں...... ڈگمگا رہی تھیں...... اور بے حد خوش نظر آ رہی تھیں' میں ان کی مسرت کا سبب سوچتی رہی۔ کیا یہ شراب کا کرشمہ تھا۔

اچانک کالکی سیلون میں داخل ہوا۔ وہ تینوں فوراً اس کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ مجھے ٹیم ورک کا خیال آیا۔ میں نے بھی فوری طور پر ان کی تقلید کی۔ ویسے مجھے یقین تھا کہ میں حالتِ خواب میں ہوں۔ کالکی کے وجود کی اس سے بہتر وضاحت اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی اور اگر وہ خواب نہیں تھا تو وہ کالکی نہیں' یقینی طور پر کالکی کا بھوت تھا۔ اہم

بات یہ ہے کہ میں بھوتوں کے وجود پر یقین نہیں رکھتی۔

"ناماشیوا...... ناماشیوا۔" وہ تینوں مل کر گنگناتے رہے۔ میرے نزدیک وہ آوازیں بے معنی تھیں۔

کالکی نے بارعب آواز میں کہا۔ "میں شیوا ہوں' تباہی کا دیوتا۔"

"ناماشیوا۔" ان تینوں کے جاپ میں شدت آگئی۔

مجھے بعد میں ناماشیوا کا مطلب بتایا گیا۔ سنسکرت سے اس کا ترجمہ کچھ یوں کیا جا سکتا ہے۔ میں شیوا کی پوجا کرتا/کرتی ہوں۔

☆

شیوا کی حیثیت میں کالکی پہلے سے یکسر مختلف لگ رہا تھا۔ اس کے انداز میں سرد مہری اور سختی تھی۔ اسے دیکھ کر مجھے گلیشیئر کا خیال آگیا۔

کالکی بیٹھ گیا' میں کھڑی رہی۔ شاید میرا منہ کھلا ہوا تھا اور میں اسے تکے جا رہی تھی۔ میں خود سے پوچھ رہی تھی' خود کو یاد دلا رہی تھی کہ یہ سب کچھ محض ایک خواب ہے۔ ایسا خواب' جس کی جزئیات مرتب کی گئی ہیں۔ کیونکہ خوابوں میں عموماً ترتیب نہیں ہوتی۔ میں نے سوچا اگر یہ خواب ہے تو اسے نہایت مہارت اور باریک بینی سے ترتیب دیا گیا ہے۔ میں تو اسے بہترین تعبیر قرار دوں گی۔

کالکی نے نظریں اٹھا کر مجھے دیکھا' وہ آنکھیں بلاشبہ اسی کی تھیں لیکن اب وہ سخت نیلم کی طرح نظر آ رہی تھیں۔ "تو تم میرے ساتھ ہو۔" وہ سوال نہیں' اعلان تھا۔

میں نہ جانے کیا بڑبڑا کر رہ گئی۔ میں اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی۔

"عنقریب تمہیں پرواز کرنا ہوگی۔" کالکی نے دوسرا اعلان کیا۔

اس بار مجھے یقین آگیا کہ میں جاگ رہی ہوں۔ میں الجھ کر رہ گئی۔

ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ڈاکٹر گانگز وضاحت کے لئے آگے بڑھا۔ "میں دیکھ رہا ہوں ٹیڈی کہ تم الجھ رہی ہو۔" اس نے کہا۔

"بے چاری ٹیڈی۔" لکشمی نے محبت سے کہا۔ "گانگز' بتا دو نا اسے سب کچھ۔"

"ضرور۔" گانگز نے کہا اور میری طرف متوجہ ہو گیا۔ "پندرہ مارچ کی رات جیمز جے کیلی کے دو وجود تھے دو بدن۔ افسوس کہ ایک بدمعاشوں کی تباہ کاری کی نذر ہو گیا۔

جیسن مردود نے اسے ختم کر دیا۔ دوسرا وجود اس وقت تمہارے سامنے موجود ہے۔"

گاٹلز کے لئے مجھے مشتعل کر دینا بہت آسان تھا۔ اس وقت بھی یہی ہوا۔ "تم آدمی کی بات کر رہے ہو' کسی مسودے کی نہیں۔ آدمی کی کاپی نکالنے والی فوٹو اسٹیٹ مشین اب تک ایجاد نہیں ہوئی ہے۔" میں نے چڑ کر کہا۔

"وشنو کے عکس ان گنت ہیں۔" گاٹلز نے جواب دیا۔ "بہرحال ٹیڈی چیک کر لو' یہ اصلی ہے یا نقلی۔ دیکھو نا' دو میں سے ایک بات درست ہے یا تو کوئی اور مارا گیا اور کالکی زندہ ہے یا کالکی قتل ہو گیا اور یہ کوئی اور ہے۔"

"ہاں ٹیڈی' چیک کر لو۔" جیرالڈین میرے اشتعال پر بہت مسرور نظر آ رہی تھی۔

لکشمی کے ہونٹوں پر سورگ کی مہارانی والی مسکراہٹ تھرکنے لگی۔ "یہ ہمارا کالکی ہے' اصل کالکی اور بالکل ٹھیک ٹھاک' سپرفٹ۔"

"تو قتل کون ہوا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"وہ ڈپلی کیٹ تھا کالکی کا۔ ہمیں معلوم تھا کہ کوئی نہ کوئی......... بلکہ جیسن' کالکی پر قاتلانہ حملہ........."

"معلوم تھا۔" میں نے حیرت سے کہا کیونکہ کالکی نے تو محض حملے کا امکان ظاہر کیا تھا اور ہمیں بے فکر رہنے کی ہدایت کی تھی۔

جیرالڈین نے اثبات میں سر ہلایا۔ "پانچ میں سے چار پرفیکٹ ماسٹرز کو یہ بات معلوم تھی۔"

"پانچویں کو کیوں نہیں بتایا گیا؟" میں نے پوچھا۔

"یہ تمہاری آزمائش تھی ٹیڈی۔" گاٹلز نے جواب دیا۔ "اور تم اس میں پوری اتریں۔"

"یہ بتاؤ نا قتل کون ہوا تھا؟"

"ایک اداکار' جس کا نام اسپنسر تھا۔"

"قاتل جیسن ہی تھا نا؟"

"ہاں۔" اس بار بھی گاٹلز نے جواب دیا۔

"اداکار......... اور میڈیسن اسکوائر گارڈن اسے معلوم تھا کہ اس کا کیا حشر ہونے

والا ہے؟"

"ڈیئر ٹیڈی' ہم لوگ اتنے سفاک نہیں ہیں۔" گاٹلز نے جلدی سے کہا۔

میں کالکی کی طرف مڑی مگر اس کی آتما سورگ یاترا پر روانہ ہو چکی تھی۔ اس کی نیلی آنکھیں خالی خالی تھیں۔ مجھے اس کے اصلی کالکی ہونے پر شک ہونے لگا۔ کچھ عجب نہیں کہ یہ بھی ڈپلی کیٹ ہو۔ میں ابھی تک اسے دیکھنے کے صدمے سے پوری طرح نہیں سنبھلی تھی۔

"اسپنسر' کالکی سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔" لکشمی نے کہا۔ "وہ بہت اچھا گھڑسوار بھی تھا' کالکی نہیں ہے۔ اسپنسر گزشتہ ایک سال سے بے کار تھا۔ ہالی ووڈ والے جب کسی سے نظریں پھیرتے ہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔"

"تم نے اس کی فلم دیکھی ہو گی......... مسوری بریک! اس میں اس نے کاؤ بوائے کا رول کیا تھا۔ زیادہ بڑا رول نہیں تھا۔" جیرالڈین نے کہا۔ "وہ فوٹو جینک تو تھا مگر اس میں اداکاری کا ٹیلنٹ زیادہ نہیں تھا۔"

"لیکن بھئی' اس کے گھر والے ہوں گے' بیوی بچے ہوں گے' دوست ہوں گے' ایجنٹ ہو گا' کسی کو اس کے اچانک غائب ہونے کا احساس نہیں ہو گا اور اندازہ ہو گیا تو اندازہ لگانے والے کو یہ سمجھنے میں بھی دیر نہیں لگے گی کہ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں قتل ہونے والا کالکی نہیں تھا بلکہ........."

"تم بالکل فکر نہ کرو ٹیڈی۔" گاٹلز نے مجھے چمکارا۔ وہ ہمیشہ میرے اعصاب پر اثر انداز ہوتا تھا۔

"دیکھو ٹیڈی' ۳۔ اپریل اب صرف دس دن دور ہے۔" لکشمی نے بڑے پیار سے مجھے سمجھایا۔ ۳۔ اپریل کو سب ختم ہو جائیں گے۔ ہر وہ شخص جو اسپنسر کو جانتا تھا' سمجھ رہی ہو نا؟"

"اور تم اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھو گی۔" جیرالڈین نے سنسنی آمیز لہجے میں مجھ سے کہا۔ "اختتام پر پانچ پرفیکٹ ماسٹرز موجود ہوں گے۔"

"باقی دو پرفیکٹ ماسٹرز کہاں ہیں؟" میں نے پوچھا۔ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں قتل کی واردات سے پہلے میں نے پرفیکٹ ماسٹرز کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی لیکن اب تو ہر

شخص کو ٹٹولنا چاہتی تھی' دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کھال کے اندر کیا ہے۔ میں خوفزدہ تھی۔

"ایک پرفیکٹ ماسٹر پروفیسر جوشی تھا۔" گاٹلز نے سوگوار لہجے میں کہا۔ "لیکن وہ بھی آزمائش میں ناکام ہو گیا۔ پانچویں پرفیکٹ ماسٹر سے تم واقف نہیں ہو' وہ آزمائش میں ناکام ہو گیا۔ اب وہ بے چارے سورگ سے محروم رہیں گے اور عام لوگوں کی طرح فنا ہو جائیں گے لیکن پانچ پرفیکٹ ماسٹرز کی موجودگی ضروری ہے لہٰذا کاگی اور کلشی کو بھی پرفیکٹ ماسٹرز تصور کر لیا گیا ہے' یہ ہے سارا قصہ ڈیئر ٹیڈی۔" گاٹلز نے کہا اور اپنی پرفارمنس پر خود ہی خوش نظر آنے لگا۔

"تو اب میں......... میرا مطلب ہے' ہم لوگ کیا کریں گے؟" میں نے دریافت کیا۔

"تمہیں تو جہاز اڑانا ہے۔" کاگی نے جواب دیا۔ اس کی آتما شریر میں واپس آ گئی تھی۔

میں نے اسے بہ غور دیکھا۔ اس وقت وہ پرانا والا کاگی لگ رہا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ڈپلی کیٹ نہیں ہے۔ میں مطمئن ہو گئی' اگر درجن بھر کاگیوں کا سلسلہ چل نکلتا تو میں یقیناً پاگل ہو جاتی۔

"تم کیرووا اڑاؤ گی......... پوری دنیا کی فضا میں۔" کاگی نے مزید کہا۔ "تمہاری حیثیت میرے پیغام بر کی سی ہو گی۔"

"اور پیغام کیا ہے؟"

"تمہاری پرواز کا مکمل شیڈول ترتیب وار تیار کر لیا گیا ہے۔" گاٹلز نے جواب دیا۔ "تمہارے ساتھ بوئنگ ۷۰۷ کا پورا عملہ ہو گا۔"

میں پوچھنے والی تھی کہ میری روانگی کب ہو گی کہ آرلین سیلون میں داخل ہوئی۔ اس کا میک اپ بتا رہا تھا کہ وہ ریکارڈنگ کروانے کے لئے تیار ہو کر آئی ہے۔

کاگی نے اٹھ کر آرلین کا خیر مقدم کیا۔ آرلین اسے دیکھ کر دہل گئی۔ "خدا......... خدا کی پناہ! تو تم مرے نہیں......... مگر نہیں' مجھے یقین تھا کہ تم نہیں مر سکتے۔" اس کا لہجہ رومانوی تھا۔ "بہرحال میڈیسن اسکوائر گارڈن میں تم نے جو ٹرک بھی استعمال کی' غضب کی تھی۔ خیر' میں یہ بتا دوں کہ میں تمہاری پرستار ہوں۔ ٹیڈی' میں نے کہا تھا نا کہ کاگی

دنیا کا حسین ترین آدمی ہے۔"

کاگی نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے اور اسے اپنی جادو بھری مسکراہٹ سے نوازا۔ "ڈیئر آرلین' مجھے تمہاری آمد سے خوشی ہوئی۔ میں بھی تمہارے مداحوں میں سے ہوں۔"

میں حیران تھی۔ آرلین نے میرے رخسار چومتے ہوئے وضاحت کی۔ "مجھے میرے ایجنٹ نے مطلع کیا کہ مجھے کاگی کے سلسلے میں ایک انٹرویو ریکارڈ کرنا ہے۔ میں نے کہا کاگی کے سلسلے میں اب رکھا ہی کیا ہے۔ کاگی تو خود اڑ چکا۔ یہ بات نہیں کہ مجھے تمہارے مرنے کا یقین تھا۔" یہ جملہ اس نے کاگی سے کہا۔ "بہرحال یہاں آ کر پتا چلا کہ میرا ایجنٹ ٹھیک کہہ رہا تھا۔"

کاگی مسکرا دیا مگر کچھ بولا نہیں۔

"ولیم مورس کے آفس فون کیا۔" آرلین نے مزید کہا۔ "انہوں نے کہا' ہمیں تفصیل نہیں معلوم۔ بہرحال انٹرویو ریکارڈ ہونا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر گاٹلز ایک اسپیشل شو ریکارڈ کرانا چاہتا ہے۔ اس نے گارنٹی دی ہے کہ یہ شو کامیابی کے تمام ریکارڈ توڑ دے گا۔ میں تمہیں فون کرنا چاہتی تھی ٹیڈی۔" وہ مجھ سے مخاطب ہوئی۔ "مگر معاہدے کی رو سے میں پابند تھی کہ اس سلسلے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی چنانچہ میں تمہیں مطلع کئے بغیر یہاں آ گئی۔ کاگی تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔"

آرلین حالانکہ سوبر تھی مگر اس کی بے ربط گفتگو سے لگ رہا تھا کہ وہ نشے میں ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ اس وقت ہیجانی کیفیت سے دوچار تھی۔ اس کیفیت میں اس کا یہی حشر ہوتا تھا۔ "میرے خیال میں کام شروع کر دیا جائے۔" گاٹلز نے آرلین سے کہا۔ "تم بھی تیار نظر آ رہی ہو اور ہم بھی تیار ہیں۔"

"یہ ہو کیا رہا ہے؟" میں نے جیرالڈین سے سرگوشی میں پوچھا۔

"چلو' اس طرف۔" کاگی نے آرلین کا ہاتھ تھام کر کہا۔ آرلین کے چہرے سے خوشی پھوٹی پڑ رہی تھی۔

"جو تم دیکھ رہی ہو' وہی ہو رہا ہے۔" جیرالڈین نے جواب دیا۔ "کاگی کا انٹرویو ریکارڈ ہو گا' انٹرویو تمہاری دوست لے گی۔"

ہم ایک طویل راہداری طے کر کے اسٹیٹ روم میں پہنچے' جسے ہنگامی طور پر ٹیلی وژن اسٹوڈیو میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ وہاں ٹی وی کا تکنیکی عملہ مع ڈائریکٹر پہلے ہی موجود تھا۔

کاکی ڈائس پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ آرلین نے اس کے قریب ہی کرسی سنبھال لی۔ کاکی نے سرگوشی میں اسے کچھ ہدایات دیں۔ آرلین نے زبان پھیر کر اپنے ہونٹ تر کئے۔ ریکارڈنگ شروع ہو گئی۔

ابتدائی لمحوں ہی نے ثابت کر دیا کہ انٹرویو کے لئے جس نے بھی آرلین کا انتخاب کیا ہے' زبردست ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔ اس نے کاکی کو محبت پاش نظروں سے دیکھا۔ اسے کاکی سچ مچ بہت اچھا لگتا تھا۔ اس کا اظہار وہ مجھ سے بارہا کر چکی تھی۔ "کاکی.......... تم عالم بالا سے واپس آ گئے؟" اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

"میں ابدی ہوں۔" کاکی نے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں سے پھر روشنی کی شعاعیں پھوٹتی محسوس ہوئیں۔ معاملہ صرف انعکاس کا نہیں تھا۔ "میں کبھی نہیں مر سکتا۔ جب کچھ بھی نہیں تھا۔ میں تب بھی موجود تھا' جب کچھ نہیں رہے گا' میں تب بھی موجود ہوں گا۔"

"بہت دلچسپ بات ہے۔" آرلین بولی۔ "یہ بتاؤ' میڈیسن اسکوائر گارڈن میں تم پر جو کچھ گزری' اس پر تمہیں حیرت ہوئی؟"

"میں ہر اس چیز سے واقف ہوں' جو رُونما ہو چکی ہے' ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے۔ جذبۂ حیرت میں نے اپنے لئے تخلیق نہیں کیا۔ وہ تو بے خبروں کے لئے ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ مجھے وہ جسم چھوڑ کر دوسرا جسم اپنانا ہو گا' یہ میرا دوسرا جسم ہے۔"

"بہت خوب کاکی' مگر عالم بالا سے تمہاری واپسی ہم فانی انسانوں کے لئے حیرت انگیز ہے۔ ہم اسے معجزہ ہی کہیں گے۔"

"میں مرا ہی کب تھا۔"

"میں جانتی ہوں مگر ہم تو یہی سمجھ سکتے ہیں کہ تم عالم بالا سے آئے ہو۔ بہرحال یہ بتاؤ' مستقبل کے بارے میں تمہارے کیا عزائم ہیں؟"

"اب میں شیوا ہوں۔" کاکی نے کہا۔

آرلین کو شیوا کے بارے میں پہلے ہی ضروری معلومات فراہم کر دی گئی تھیں پھر بھی اس نے ناظرین کا خیال رکھتے ہوئے کہا۔ "دلچسپ' مگر شیوا کے بارے میں ذرا تفصیل تو بتاؤ۔ اپنے بارے میں بھی بتاؤ کہ درحقیقت تم کون ہو؟ کہاں پیدا ہوئے؟"

کاکی پوری فارم میں آ گیا۔ اس نے شیوا کی تمام ہولناکیاں بیان کیں پھر اس نے اعلان کیا کہ ۳۔ اپریل کو مشرقی اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق دوپہر کے ٹھیک بارہ بجے شیوا موت کا رقص شروع کرے گا اور دنیا سے انسانی نسل ختم ہو جائے گی۔ اس کا لہجہ بے حد اثر انگیز تھا۔

"یہ کوئی خوشگوار اور امید افزا پیغام نہیں ہے۔" آرلین نے رائے زنی کی۔

"موت امن ہے اور امن بہت بڑی نعمت شانتی.......... شانتی۔"

"اپنے پرستاروں کے لئے کوئی امید افزا پیغام نہیں دو گے؟ وہ تو تمہاری واپسی سے خوش ہیں۔"

"امید افزا پیغام؟" کاکی مسکرایا۔ "ٹھیک ہے' امید افزا پیغام بھی ہے۔ لوگوں سے کہو کہ خوش رہیں اور مستقبل کی فکر سے بے نیاز ہو جائیں کیونکہ مستقبل نہیں ہے۔ ہر نئے دن سے خوشیوں کا رس نچوڑیں۔ ایک دوسرے کو خوش رکھیں' جو مجھ پر یقین رکھتے ہیں' ہمیشہ زندہ رہیں گے' مگر بدلی ہوئی ہیئت میں۔"

چند لمحے خاموشی رہی.......... سنگین خاموشی۔

"لوگوں سے کہو' یہ زمین تمہاری ہے۔" کاکی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "تمہاری رہے گی' اس وقت تک جب تک میں موت کا رقص شروع نہیں کرتا۔ میں شیوا ہوں.......... اور جب میں موت کا رقص شروع کروں گا تو ستارے بجھ جائیں گے۔"

---------- ☆ ----------

نیٹ ورکس نے کاکی' آرلین انٹرویو ٹیلی کاسٹ کرنے سے انکار کر دیا۔ مجبور ہو کر ڈاکٹر گالز کو اپنے طور پر ٹی وی کے تیس منٹ خریدنا پڑے۔ انٹرویو ٹیلی کاسٹ کرنے سے انکار کے باوجود نیٹ ورکس والے اپنے طور پر کاکی کا انٹرویو کرنا چاہتے تھے کیونکہ کاکی کی واپسی تہلکہ خیز ثابت ہوئی تھی۔ اخبارات کی شہ سرخیوں پر کاکی چھایا ہوا تھا۔ کچھ اخبارات نے اس سلسلے میں عجیب نظریات نہ صرف قائم کئے تھے بلکہ شائع بھی کر دیے

تھے۔ انہوں نے میڈیسن اسکوائر گارڈن کی واردات قتل کو فراڈ قرار دیا تھا۔ نیویارک ڈیلی نیوز نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا کہ وہ قتل آئینوں کی مدد سے دکھایا گیا تھا۔ درحقیقت روشنی کے جھماکے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔

مورگن ڈیوس نے مجھے فون کیا۔ اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔ "ٹیڈی! ہم تمہاری خدمات پھر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔"

میں اس کی بے شرمی اور ڈھٹائی پر حیران رہ گئی۔ اس سے پہلے اس کی طوطاچشمی پر مجھے اتنی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ کالی کے مرتے ہی اس کے نزدیک میری اہمیت ختم ہو گئی تھی' سو اس نے مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دیا تھا۔ اب وقت آیا تھا تو وہ پھر میری طرف لپکا تھا۔

"سوری' ٹرین نکل چکی ہے' ڈیئر مورگن۔" میں نے معذرت کی۔ "تمہیں ویسے بھی میری ضرورت نہیں۔ تمہارے پاس بروس اسپرٹن جیسا ہونہار رپورٹر موجود ہے۔"

وہ بری طرح کھسیانے لگا۔ ٹیلی فون پر یہ ممکن نہیں تھا' ورنہ وہ میرے پیروں پر پڑ جاتا مجھے لطف آ رہا تھا کیونکہ وہ اس سلوک کا مستحق تھا۔ اب مجھے 'دی نیشنل سن' کی ضرورت نہیں تھی' اسے میری ضرورت تھی۔

پھر ڈبل ڈے والوں کو بھی کتاب کا خیال آ گیا۔ حالانکہ کالی کی موت کے بعد انہوں نے مجھ سے معذرت کر لی تھی۔ اب انہوں نے ہرمن کے ذریعے مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا۔ گویا میرے خیال کو لفظوں کا لباس فراہم کرنا پھر ہرمن کے ذمے لگا دیا گیا تھا۔

ریکارڈنگ والی شام چھ بجے والی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ کالی زندہ ہے۔ اس کے بعد آرلین کا فون ایک لمحے کے لئے بھی خاموش نہیں ہوا تھا' وہ مسلسل گفتگو کئے جا رہی تھی۔ البتہ گفتگو کرنے والے بدلتے رہے تھے۔

پھر اس نے ریسیور پر ہاتھ رکھ کر مجھ سے کہا۔ "یہ اہم ٹیلی فون ہے' ولیم مورس کے آفس آیا ہے۔" پھر اس نے ہاتھ ہٹا کر ماؤتھ پیس میں کہا۔ "اسٹان......... سیریز کی بات کر رہے ہو۔ ایک شرط ہے۔ پہلے ایملی ایئرہارٹ پر بننے والی فلم کی بات کرو۔ کو پروڈکشن ہوگی۔ ٹیڈی اونگر اس میں کام کرے گی۔ یہ بہت پرانی تجویز ہے۔ بعض وجوہات کی بنا پر التوا میں پڑ گئی تھی۔"

آرلین سودے بازی کرتی رہی۔ میں ٹیلی وژن دیکھتی رہی۔ کالی' آرلین کے انٹرویو کی اسٹل اسکرین پر تھی۔ پس منظر میں ایک آواز تھی' جو پروگرام کے ٹیلی کاسٹ ہونے کا وقت بتا رہی تھی۔

آرلین نے ریسیور رکھ دیا۔ "یہ ایک پکچر میرے لئے دس لاکھ ڈالر لائے گی۔" اس نے مجھے بتایا۔

"کالی کے بارے میں کیا خیال ہے؟" میں نے پوچھا۔

"خوبرو آدمی ہے۔"

"لیکن اگر کالی کا دعویٰ درست ہے تو پکچر کیسے بنے گی؟"

"ٹیڈی' دنیا کے خاتمے کے دعوے میں برسوں سے سن رہی ہوں' میں نے تمہارے لئے فلم کا بندوبست کر دیا ہے' تم بے فکر رہو' مجھے معلوم ہے' وہ فلم تمہارا خواب ہے۔ تم ایملی ہارٹ کا کردار کرنے کے لئے تڑپ رہی ہو۔"

آرلین نے دنیا کا سب سے سنسنی خیز انٹرویو لیا تھا مگر بدقسمتی سے اس نے کالی کی کوئی بات توجہ سے نہیں سنی تھی۔ اس کے نزدیک اور لوگوں کی طرح کالی بھی ٹی وی کا ایک سپراسٹار تھا' جس کے ساتھ اسکرین پر نظر آنا ایک اعزاز تھا۔

--------------- ☆ ---------------

جس روز انٹرویو ٹیلی کاسٹ ہونا تھا' اسی دن سینیٹر وائٹ نیویارک واپس آیا۔ میٹنگ کا وقت قریب آ رہا تھا۔ وائٹ نے اعلان کیا کہ منشیات کی اسمگلنگ میں کالی انٹرپرائز کے ملوث ہونے کے الزام کی سماعت ہوگی۔ اس نے اعلان کیا کہ کمیٹی کے سامنے پیش ہونے والا پہلا گواہ جیمز جے کیلی عرف کالی ہوگا۔

اگلے روز سینیٹر وائٹ کو اخبارات کی شہ سرخیوں میں جگہ ملی' مگر وہ کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ کالی کو سمن تعمیل نہیں کرایا جا سکا کیونکہ وہ اچانک غائب ہو گیا تھا۔ زیانا کا چپہ چپہ چھان لیا گیا مگر کالی کا کہیں نام و نشان نہیں تھا۔ صرف یہی نہیں' میرے علاوہ تمام پرفیکٹ ماسٹرز بھی غائب تھے۔ میری خوش بختی یہ تھی کہ کمیٹی کے اراکین کو میرے پرفیکٹ ماسٹر ہونے کا علم نہیں تھا۔ تاہم کالی کی نجی پائلٹ ہونے کی وجہ سے مجھ سے پوچھ گچھ کی گئی۔ تفتیش کنندہ کو میرے اس بیان پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں اس بات سے

بے خبر ہوں کہ وہ لوگ کہاں جا چھپے ہیں۔

بہرحال، کمیٹی کا کام التوا میں پڑ گیا۔

سینیٹر وائٹ نے نیویارک پولیس کو حکم دیا کہ کالکی کو ہر قیمت پر تلاش کیا جائے۔

پولیس کمشنر نے وہ حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس نے جواز پیش کیا کہ یہ فیڈرل کیس ہے، کوئی مقامی معاملہ نہیں۔ ویسے پولیس کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ پولیس کا تمام عملہ ہڑتال پر تھا، وہ پنشن......... میں اضافے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

ادھر آرلین لاس اینجلز کے لئے روانہ ہو گئی، وہ فلم کے معاہدے پر دستخط کرنا چاہتی تھی جو بقول اس کے اس کی جیب میں موجود تھا۔ میرا ایملی ایئرہارٹ کا کردار کرنے کا خواب پورا ہونے والا تھا مگر مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

رات کالکی، آرلین انٹرویو ٹیلی کاسٹ ہوا۔ ۶۷ء۴ فیصد ناظرین نے وہ پروگرام دیکھا یعنی سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گیا جو ۴۳ء۲ فیصد کا تھا۔ لوگ یہ دیکھنے کے لئے بے چین تھے کہ یہ وہی کالکی ہے، جسے انہوں نے میڈیسن اسکوائر گارڈن میں قتل ہوتے دیکھا تھا یا کوئی اور ہے۔

اگلے روز تسلیم کر لیا کہ کالکی اصلی تھا۔ بہت سے لوگوں نے خیال ظاہر کیا کہ آرلین نے کالکی سے وہ انٹرویو میڈیسن اسکوائر گارڈن والی رات سے پہلے کبھی لیا تھا۔ کچھ کا کہنا تھا کہ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں قتل کی واردات کیمرا ٹرک تھی۔ البتہ اس بات پر سب متفق تھے کہ آرلین نے جس شخص سے انٹرویو لیا، وہ اصل کالکی تھا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ کالکی کی شہرت کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ سینیٹر وائٹ کے جاری کردہ سمن بھی کالکی کی مقبولیت کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔

میں نے پروگرام اپنے ہوٹل امریکانا کے کمرے میں تنہا دیکھا۔ پروگرام ختم ہوتے ہی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ پہلی کال گائلز کی تھی جو ڈاکٹر اشوک کے روپ میں بول رہا تھا۔

"مادام اونگر، وہ سب کے سب کہیں چھپ گئے ہیں، مگر ہم انہیں تلاش کر لیں گے۔ آپ کل دوپہر گرانڈ سینٹرل اسٹیشن کے مین روم کے سامنے مجھ سے ملاقات کریں، یہ خیال رکھیں کہ آپ کا ٹیلی فون ٹیپ کیا جا رہا ہے۔ فکر کی کوئی بات نہیں، یہ میرے محکمے یعنی سی آئی اے کا کام ہے۔ ہمارا خیال ہے، شاید وہ لوگ آپ سے فون پر بات

کریں گے۔"

دوسرا فون آرلین کا تھا، وہ بہت خوش تھی۔ راس ہنٹر ایملی ہارٹ پر فلم کے لئے رضامند ہو گیا تھا۔

تیسری کال جیسن کی تھی۔ اس نے سخت لہجے میں دریافت کیا۔ "کالکی کہاں ہے؟"

"مجھے تو اندازہ بھی نہیں۔" میں نے جواب دیا اور یہ حقیقت بھی تھی۔

"سینیٹر وائٹ نے ابھی ابھی ایک سمن پر دستخط کئے ہیں۔" اس نے کہا۔ "اور پتا ہے سمن کس کے نام ہے؟ آپ کے نام مادام اونگر۔ کل سمن آپ کو ریسیو کرایا جائے گا۔ بدھ کی صبح گیارہ بجے آپ کو کمیٹی کے سامنے پیش ہونا ہے۔"

------------ ☆ ------------

پروگرام کے مطابق میں نے ڈاکٹر اشوک سے گرانڈ سینٹرل اسٹیشن میں ملاقات کی۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا اور وہ بے حد نروس لگ رہا تھا۔ "تمہیں سمن وصول کرا دیا گیا؟" اس نے پوچھا۔ گویا اس نے سچ کہا تھا۔ میرا ٹیلی فون واقعی ٹیپ ہو رہا تھا۔

"نہیں ابھی تک مجھے سمن نہیں ملا۔"

"گڈ، اب ہوٹل مت جانا۔ کینیڈی ایئرپورٹ جاؤ، وہاں گیرودا پرواز کے لئے تیار ہے۔ کریو موجود ہے، جہاز پر مال لاد دیا گیا ہے، یہ رہا دیکھو تمہارا فلائٹ پلان۔" اس نے بریف کیس مجھے تھما دیا۔

"کالکی کہاں ہے؟" میں نے پوچھا۔

"نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے وہ........ مگر ذہنوں میں موجود ہے۔" اس نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"اور جہاز پر مال کس قسم کا ہے؟"

"ہدایات کا پرچا پڑھ لو۔" ڈاکٹر اشوک نے کہا۔ "تمہاری یہ پرواز درحقیقت وشنو کی قوتوں کا اظہار ہے۔ دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر کے تمہارا روٹ ترتیب دیا گیا ہے۔ راستے میں تمہیں مال گرانا ہو گا۔ دنیا کا ہر ملک تمہارے راستے میں آئے گا۔"

"میں پوچھ رہی ہوں، مال کی نوعیت کیا ہے؟" میں جھنجلا گئی۔

"کاغذی کنول ہیں، ابدیت کی علامت، وشنو کا نشان، شیوا کا تحفۂ محبت۔"

"کتنے پھول ہوں گے؟"

"ستر کروڑ پھول ہیں' یہ سب سے بڑی اور آخری لاٹری ہے۔ لہٰذا انعامات کی تعداد لاکھوں میں ہوگی۔ بہرحال تم اس کی فکر نہ کرو۔ جہاز کے عملے کو تفصیلی ہدایات دے دی گئی ہیں' وہ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ تمہیں تو بس پلان کے مطابق جہاز اڑانا ہے۔ فیول کہاں کہاں سے لینا ہے' اس کی تفصیل بھی تحریری شکل میں موجود ہے۔ میں نے تمہارے لئے کچھ تقریریں بھی لکھ دی ہیں۔ ممکن ہے' تمہیں ان کی ضرورت پڑے۔"

میں تصور کرسکتی تھی کہ گانٹر نے کیسی تقریریں لکھی ہوں گی' وہ بے حد ثقیل آدمی تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ضرورت پڑنے پر فی البدیہہ بھی بول سکتی ہوں۔ "میں واپس کب آؤں گی؟" میں نے پوچھا۔

تمہاری واپسی ۲۔اپریل کو ہوگی۔ ایئرپورٹ سے سیدھی نریانا کی طرف چلی آنا۔ نریانا مین ہٹن کے قریب لنگرانداز ہوگا۔ تفصیل ہدایت نامے میں دیکھو۔ ہدایت نامہ بریف کیس میں موجود ہے۔ اوکے ٹیڈی او نگر' دی ٹیسٹ پائلٹ اینڈ پرفیکٹ ماسٹر۔"

ہدایت نامے کے متعلق اتنا کچھ سننا پڑا تھا کہ میرا جی چاہا' اسے بریف کیس سے نکالوں اور پھاڑ پھینک دوں۔

------------☆------------

گیردا ٹیک آف کے لئے تیار تھا۔ کریو اپنے کام میں ماہر اور مستعد افراد پر مشتمل تھا۔ ہدایت نامہ نہایت ذہانت سے ترتیب دیا گیا تھا۔ پرواز میں کسی قسم کی رکاوٹ کا امکان نہیں تھا۔ ڈاکٹر گانٹر نے فیول کی ضرورت کے متعلق نہایت درست اندازے لگا کر شیڈول مرتب کیا تھا۔

مجھے خوشی تھی کہ مجھے دنیا کے گرد مکمل چکر لگانے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔

سفر شروع ہوگیا۔

جہاں کہیں بھی ہم نے لینڈ کیا' مجھے صحافیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آسٹریلوی صحافیوں کا انداز بے حد جارحانہ تھا' یہ ان کی روایت بھی تھی۔ انہوں نے ایک بار فرینک سناترا جیسے آدمی کو آسٹریلیا سے نکل بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس واقعے نے ان کا اعتماد اور بڑھا دیا

تھا۔

سڈنی ایئرپورٹ پر مجھے گھیر لیا گیا۔

"یہ کنول لاٹری کا کیا چکر ہے؟" ایک صحافی نے پوچھا

"چکر کوئی نہیں ہے' انعامات تقسیم کرنے کی ترکیب ہے یہ۔"

صحافیوں کے حلق سے یہ بات نہیں اترتی کہ بلاقیمت ٹکٹ والی لاٹری بھی ہوسکتی ہے۔

"یعنی آپ یہ کنول فروخت نہیں کر رہی ہیں؟" ایک متعجب صحافی نے سوال کیا۔

"ہرگز نہیں' ہم تو کنول لٹا رہے ہیں' یہ وشنو کی علامت........" میں نے رٹی رٹائی تقریر دہرا دی۔

"تو پھر اس ٹرپ کے دوران آپ کیا چیز بیچ رہی ہیں؟" ملبورن کے ایک صحافی نے دریافت کیا۔

"کچھ بھی نہیں۔"

"تو پھر آپ کیا کر رہی ہیں؟" اسی صحافی نے پوچھا۔ "ساری دنیا میں کنول گرانا' یہ بھی کوئی کام ہے؟"

"یہ کالکی کا آخری پیغام ہے اور میرے نزدیک بہت بڑا کام ہے۔"

اس پر اجتماعی قہقہہ لگا۔ "گویا دنیا ۳۔اپریل کو ختم ہو کر رہے گی؟" ایک صحافی نے شریر لہجے میں کہا۔

"جی ہاں' ایسٹرن اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق دوپہر بارہ بجے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس پر ایک اور قہقہہ لگا۔ میں منہ پھیر کر اپنے عملے سے تکنیکی مشوروں میں مصروف ہوگئی۔

------------☆------------

صرف چار ملک ایسے تھے' جہاں ہمارے ساتھ سرد مہری برتی گئی بلکہ وہ بھی نہیں برتی گئی کیونکہ ہمیں وہاں کسی ایئرپورٹ پر لینڈ نہیں کرنے دیا گیا۔ انہوں نے ہمیں اپنے علاقے پر پرواز کی اجازت تو دے دی مگر کنول برسانے کو سختی سے منع کیا گیا۔ ہم نے بھی

اس کی تعمیل کی۔ ہدایات نامے میں یہ خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ان ممالک میں ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو سکتا ہے۔ ہدایت نامے میں یہ بھی واضح طور پر لکھا تھا کہ اس صورت میں ہمیں ان کے احکامات کی تعمیل کرنا ہوگی۔

چاروں ممالک پر پرواز کرنے کے دوران گیروڈا ان ملکوں کی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں کے گھیرے میں رہا۔ ہمیں تنبیہہ کی گئی کہ اگر ہم نے کنول کا ایک پھول بھی گرایا تو ہمارے جہاز کو تباہ کر دیا جائے گا۔

ان ممالک کے علاوہ ہر جگہ ہماری زبردست پذیرائی ہوئی۔ کالکی' آرلین انٹرویو ساری دنیا میں دیکھا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں کالکی عالمگیر شہرت کا حامل ہو گیا تھا۔ لوگ اس کی شخصیت کے سحر میں گرفتار ہو گئے تھے' اگر مجھ سے یہ پوچھا جائے کہ کیا وہ کالکی کے دنیا کے خاتمے کے اعلان پر ایمان لے آئے تھے تو میرا جواب نفی میں ہوگا۔ مجھے خود اس پر یقین نہیں تھا۔ البتہ میں تجسس میں مبتلا تھی کہ ۳۔ اپریل کو کیا ہوگا اور کیسے ہوگا؟

دن میں کم از کم ایک بار گانگز سے بات ہوتی' وہ نریانا پر موجود تھا۔ "تم بہت بڑا کام کر رہی ہو ٹیڈی۔" وہ کہتا۔ "اس وقت عالمی پریس دیوانگی کے عالم میں ہماری کوریج کر رہا ہے۔ بس تم وہ کاغذی کنول لٹاتی رہو' وہ کاغذی کنول نہیں' لوگوں کے لئے شیوا کے بوسے ہیں۔"

سب کچھ شیڈول کے مطابق ہوا۔ بالآخر ہم ٹھیک وقت پر کینیڈی ایئرپورٹ پر لینڈ کر گئے۔ میں تھکن کی وجہ سے نڈھال ہو رہی تھی۔ اپنا بیگ اور لاگ بک لئے میں ایئرپورٹ ٹرمینل سے نکلی اور اس لیموزین میں جا بیٹھی جو مجھے لینے کے لئے آئی تھی۔ کار میں بیٹھتے ہی مجھے نیند آ گئی۔

جیرالڈین ہیجانی انداز میں مجھ سے لپٹی تو میری آنکھ کھل گئی۔ "ٹیڈی' ٹیڈی......... تم ہیرو ہو؟" وہ سنسنی آمیز لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"وہ کیسے؟" میں نے سوچے سمجھے بغیر پوچھا۔ ذہن اب بھی نیند کے زیر اثر تھا۔ میں کار سے اتر آئی۔ ہم اس وقت مین ہٹن کے علاقے میں تھے۔ سامنے ہی خلیج کا پانی نظر آ رہا تھا۔ کچھ دور نریانا لنگر انداز نظر آیا۔ کنارے پر نریانا کی لانچ موجود تھی' ہم اس پر سوار ہو گئے۔

جیرالڈین ابھی تک اظہارِ مسرت کئے جا رہی تھی۔ "گانگز خوفزدہ تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوگی مگر کالکی ہمیشہ اسے سمجھاتا تھا کہ کوئی گڑبڑ نہیں ہو سکتی۔ ٹیڈی اونگر دنیا کی بہترین پائلٹ ہے اور بلاشبہ تم دنیا کی بہترین پائلٹ ہو' یہ میں کہہ رہی ہوں۔"

ہم مرکزی سیلون میں داخل ہوئے۔ بالآخر پانچوں پرفیکٹ ماسٹرز پھر یکجا ہو گئے تھے۔ ان سب نے بڑی گرم جوشی سے میرا استقبال کیا۔

"ڈیئر ٹیڈی' تم نے میرے اعتماد کی لاج رکھ لی۔" گانگز نے کہا۔

"تم میرا چوتھا ہاتھ ہو۔" کالکی نے میرا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ "وہ ہاتھ جس میں کنول کا پھول ہے۔ تم نے اپنا کام بے حد خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔"

لکشمی نے دیوار پر آویزاں دنیا کے نقشے کی طرف اشارہ کیا۔ "دیکھ رہی ہو۔" اس نے کہا۔ ہم ہر ہر قدم پر روحانی طور پر تمہارے ساتھ رہے ہیں۔" نقشے پر اس جگہ نشان لگے ہوئے تھے جہاں میں اتری تھی۔ "ہم نے تمہارے ایک ایک نقشِ پا کا ریکارڈ رکھا ہے۔" اس کے لہجے میں محبت تھی۔

"اب دنیا کے ہر حصے میں کنول کے کاغذی پھول کا پیغام پہنچ چکا ہے۔" گانگز نے کہا۔

"سوائے چار ممالک کے۔" میں نے اسے ٹوک دیا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اس نے بے پروائی سے کہا۔ "وہ کاغذی کنول وشنو کا......... شیوا کا تحفہ ہیں۔ عام کاغذی پھولوں میں خوشبو نہیں ہوتی' مگر ان پھولوں کی خوشبو پوری کائنات میں پہنچے گی۔"

"کاغذی کنول سب کے لئے ہیں' ہر شخص ان سے فیض یاب ہوگا۔" کالکی نے پُرسکون لہجے میں کہا۔

--------------- ☆ ---------------

اس شام نریانا پر چائے کے موقع پر سوائے کالکی کے سب موجود تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ اب کالکی کل دوپہر سے پہلے کسی کے سامنے نہیں آئے گا۔

میں بہت تھک چکی تھی۔ مسلسل ہوا بازی نے مجھے نڈھال کر دیا تھا۔ غسل کے

بعد میں نے تولئے سے بدن پونچھا۔ تولئے پر 'کے' کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکی کہ کاکی نے دولت پانی کی طرح بہائی ہے۔ دنیا کے گرد میں نے جو چکر لگایا تھا' اس کے اخراجات کا محتاط تخمینہ کم از کم تین لاکھ ڈالر تھا۔ اب میں سوچتی ہوں کہ اگلے روز کاکی کا پروگرام پٹ جاتا تو وہ دیوالیہ ہوگیا ہوتا۔ اسے شاید خود کو اور لکشمی کو نیلام کرنا پڑتا۔

بستر پر لیٹتے ہی میں نے پھر غور کرنا شروع کیا کہ کل کیا ہوگا' کیا ہو سکتا ہے؟ کیا پتا' وہ کسی ایٹمی ہتھیار کے زور پر دنیا کو بلیک میل کرے۔

یہی سب کچھ سوچتے میں سوگئی۔

رات کو میں مرکزی سیلون میں گئی تو وہاں جیرالڈین کے سوا کوئی نہیں تھا' وہ سرخ گاؤن میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی' "ہیلو سویٹ۔" میں نے کہا۔

اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر مجھے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور میرے کان میں سرگوشی کی۔ "یہاں موجود تمام ویٹرز حکومت کے ایجنٹ ہیں۔"

"کاکی کل کیا کرے گا؟" میں نے سرگوشی میں پوچھا۔

اس نے جام بنا کر میری طرف بڑھایا۔ "کاکی رقص کرے گا۔" اس نے بڑی بے نیازی سے کہا۔

"اور اس کے بعد؟"

جیرالڈین پھر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔ "ہر جگہ بگ فٹ کر دیے گئے ہیں۔ اس وقت حکومت کے ایجنٹ ہماری گفتگو پر کان لگائے بیٹھے ہوں گے۔"

میں نے جام حلق میں انڈیل لیا مگر مجھ سے زیادہ دیر چپ نہیں رہا گیا۔ "کاکی رقص کہاں کرے گا؟"

"زیاناکی ایک چھوٹی کشتی پر۔" اس نے جواب دیا۔ "ٹی وی کوریج بھی ہوگی۔"

مجھے یہ آخری تفصیل بے حد مضحکہ خیز لگی۔ میں نے قہقہہ لگایا......... جیرالڈین مجھے عجیب نظروں سے دیکھتی رہی۔

پھر والٹرکائٹ آگیا۔ ریکارڈنگ شروع ہوگئی۔

"میں اس وقت جیمز کیلی عرف کاکی کے جہاز زیانا پر ہوں۔ کل دوپہر بارہ بجے کیلی

عرف کاکی عرف وشنو عرف شیوا دریائے ہڈسن میں ایک چھوٹی کشتی پر رقص شروع کرے گا' جسے وہ موت کا رقص قرار دیتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اس رقص کے ساتھ ہی دنیا موت کی نیند سو جائے گی۔ ایک بہت بڑا سوال ذہن میں ابھرتا ہے۔ نیو آرلینز میں پیدا ہونے والا یہ سفید فام جیمز کیلی کیا واقعی ہندو دیوتا شیوا ہے' اگر ایسا ہے تو کل واقعی دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔" والٹر نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں بھویں اچکائیں' اگر اس نے ایسا نہ کیا ہوتا تو شاید دنیا میں اسی وقت خوف و دہشت نے تہلکہ مچا دیا ہوتا۔ "سو ناظرین یہ ہے۔ ۲۔اپریل کا احوال........"

رات کا کھانا دو ویٹرز نے سرو کیا۔ ان کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کھانا سرو کرنے سے زیادہ ہماری گفتگو سننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

گاٹلز نے موقع غنیمت جان کر کھانے پر لیکچر پلا ڈالا۔ "ہم بتدریج زہرخوانی کا شکار ہو رہے ہیں۔" اس نے کہا پھر اس نے متعدد زہر گنوائے جو ہم روزانہ کھاتے ہیں' بغیر احساس کے کہ وہ زہر ہیں۔ کچھ زہر اس وقت بھی کھانے کی میز پر موجود تھے۔ چنانچہ سب کی بھوک اڑ گئی۔ ہم بے حد سوگواری سے ترکاریوں کا سوگ مناتے رہے۔

"امریکی ٹماٹر ایک ایسا پھل اور ترکاری ہے۔" گاٹلز نے کہا۔ "جو بحری جہازوں پر لدوا کر ایکسپورٹ کرنے کے لئے تو مناسب ہے مگر میں اسے خوردنی شے ہرگز قرار نہیں دوں گا۔"

لکشمی نے جام بلند کرتے ہوئے کہا۔ "بے فکر رہو۔ کل دنیا سے بہت کچھ ختم ہو جائے گا۔"

دونوں ویٹرز نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ مجھے یقین تھا کہ اب وہ کھانا نہیں کھا سکیں گے۔

ڈنر کے بعد جہاز کے عرشے پر ایک ہیلی کاپٹر اترا۔ اس میں سے جیسن برآمد ہوا۔ اس کے ساتھ پریگر بھی تھا۔ انٹرنل ریونیو کا چیف اکاؤنٹنٹ جو کاکی انٹرپرائز کے حسابات کی پڑتال کر رہا تھا' جسے میں ایک بار کاکی کے آشرم میں لیجرز سے الجھا دیکھ چکی تھی۔

"میں کاکی سے ملنا ہے۔" جیسن نے کہا اور پھیل کر بیٹھ گیا۔

گاٹلز نے فوری طور پر اسے جام دے کر بہلانے کی کوشش کی۔

پریگر نے شراب کو منع کر دیا۔ "میں السر کی شکایت کی وجہ سے نہیں پی سکتا۔" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "لطیفہ یہ ہے کہ میں لوگوں کو السر بانٹتا ہوں اور خود بھی اس سے محفوظ نہیں۔"

"مجھے افسوس ہے' کاکی تو سونے کے لئے جا چکا ہے۔" گاٹز نے معذرت کی۔

"اور میں بھی جا رہی ہوں۔" لکشمی نے کہا۔

"میں بھی۔" جیرالڈین بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں تجسس کی ماری وہیں بیٹھی رہی۔ لکشمی اور جیرالڈین چلی گئیں۔

"ہم سرکاری کام سے آئے ہیں ڈاکٹر گاٹز۔" جیسن نے سخت لہجے میں کہا' وہ جام پر جام لنڈھائے جا رہا تھا مگر اس پر کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔

پریگر کا لہجہ البتہ نرم تھا۔ "ہم نے کاکی انٹرپرائز کا آڈٹ مکمل کر لیا ہے۔" اس نے گاٹز کو بتایا۔ "میں آپ کو بتا دوں کہ کاکی انٹرپرائز کے ذمے ٹیکس کی مد میں کم از کم چالیس لاکھ ڈالر نکلتے ہیں۔ میرے بریف کیس میں درست اعداد و شمار موجود ہیں۔"

"مگر اہم ترین بات یہ ہے کہ تم پر فراڈ کا الزام ثابت ہو گیا ہے۔" جیسن بولا۔ "تم فراڈ کے مجرم پائے گئے ہو۔"

"مسٹر جیسن پلیز۔" پریگر نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ہمیں اپنی حدود میں رہ کر معقولیت سے بات کرنا چاہیے۔ ہمارا اصول ہے کہ جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے کسی بھی شخص کی شخصیت کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ یہی امریکی طریقہ ہے۔"

"ٹھیک ہے' میں اپنے وکیل سے بات کروں گا۔" گاٹز نے سرد لہجے میں کہا۔

مجھے حیرت تھی کہ گاٹز پریشان کیوں نہیں ہے' وہ صرف پرسکون ہی نظر نہیں آ رہا تھا بلکہ لگتا تھا صورتِ حال سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

"کل نیویارک پولیس تمہیں گرفتار کر لے گی۔" جیسن بولا۔

"میرا خیال ہے ابھی پولیس کی ہڑتال جاری ہے۔" گاٹز نے مضحکہ اڑایا۔

"ہڑتال آج شام ختم ہو گئی۔"

"کسی بھی سرکاری ملازم کو یا عوامی خدمت کے ادارے سے تعلق رکھنے والے افراد کو ہڑتال کا حق نہیں ہے۔" پریگر نے کہا۔

"مجھے یہ سب کچھ مت بتاؤ مسٹر پریگر۔" گاٹز نے کہا اور شیلف میں رکھا ہوا بریف کیس اٹھایا۔ "میں اس اصول سے متفق ہوں۔" اس نے کہا اور بریف کیس جیسن کی طرف بڑھا دیا۔ "اس میں وہ تمام کاغذات موجود ہیں جو تم نے طلب کئے تھے۔" اس نے جیسن سے کہا۔

"مکمل کاغذات ہونے چاہئیں' اسی میں تمہاری بہتری ہے۔" جیسن نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

میں حیران رہ گئی۔ آئی آر ایس کے ایک رکن کے سامنے رشوت دینے کا حوصلہ......... میں' گاٹز کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکی' مگر پریگر نے جیسے یہ سب کچھ دیکھا ہی نہیں' وہ تو اپنے بریف کیس کے کاغذات میں الجھا ہوا تھا۔ "میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنی رپورٹ کے اہم ترین نکات کے بارے میں بتا دوں۔" اس نے گاٹز سے کہا۔

"ضرور' ضرور۔" گاٹز سنبھل کر بیٹھ گیا۔

"اگر مجرمانہ نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو کاکی انٹرپرائز کے مالی معاملات کے منتظم کی حیثیت سے آپ کی کارکردگی قابلِ رشک رہی ہے۔ آپ ادارے کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوئے ہیں' میں آپ کو داد دیتا ہوں۔"

"شکریہ مسٹر پریگر۔" گاٹز نے بے حد انکسار سے کہا۔

"یہ حقیقت ہے جناب' آپ کے سامنے مافیا شریر بچوں کا گروہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی بک کیپنگ کی غیر معمولی اہلیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے حسابات کی چیکنگ میں میرے تمام اسٹاف کو مجموعی طور پر بیس ہزار گھنٹے کام کرنا پڑا ہے۔"

"بیس ہزار گھنٹے!" جیسن سیٹی بجا کر رہ گیا۔ "پریگر آخر تم لوگوں کا سالانہ بجٹ کتنا ہوتا ہے؟" اس نے پوچھا۔

وہ دونوں بجٹ کے موضوع پر مصروف گفتگو ہو گئے۔ میں نے اٹھ کر اپنے لئے ایک اور جام بنایا پھر میں ان سے معذرت کر کے نکل آئی۔ "گڈ نائٹ سویٹ ٹیڈی۔" گاٹز نے عقب سے پکارا۔ "اب تم سے صبح ناشتے پر ملاقات ہو گی۔"

اب مجھے خیال آتا ہے کہ اس نے ناشتے کے حوالے سے تقدیر کو چیلنج کیا تھا۔ تقدیر نے صبح طلوعِ آفتاب سے پہلے ہی وار کر دیا۔ نیویارک پولیس نے گاٹز کو حراست میں

لے لیا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب میں محو خواب تھی۔ میں سو کر اٹھی تو گاٹلز جا چکا تھا۔ عرشے پر پولیس والے چہل قدمی کر رہے تھے۔

وہ ایک چمک دار مگر سرد صبح تھی۔ محکمہ موسمیات نے برفباری کی پیش گوئی کی تھی۔ لکشمی عرشے پر موجود تھی۔ اس نے ساری کے اوپر گرم کوٹ پہن رکھا تھا۔ جیرالڈین ساری کے بجائے ٹویڈ سوٹ میں تھی۔ وہ دونوں ریلنگ سے لگی کھڑی تھیں۔ میں بھی ان کے ساتھ جا شامل ہوئی۔

لکشمی بے حد نروس نظر آ رہی تھی۔ میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا۔

"یہ لوگ کالی کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔" اس نے جواب دیا۔

"ہاں' یہ تو نروس ہونے کی بات ہے' کالی ہے کہاں؟" میں نے پوچھا۔

"وہ چھپا ہوا ہے۔" جیرالڈین نے جواب دیا۔

"لیکن دوپہر کو تو اسے لازمی طور پر عرشے پر آنا ہوگا۔" میں نے کہا۔

لکشمی نے سر کو اثباتی جنبش دی۔ "مسئلہ تو یہی ہے۔"

پولیس والے جہاز کی تلاشی لے رہے تھے۔ ہر طرف وہی وہ نظر آ رہے تھے۔ نہ جانے کیوں' نگران کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ صورتِ حال سے بہت زیادہ لطف اندوز ہو رہے ہیں' وہ ہنس رہے تھے' مذاق کر رہے تھے اور ٹی وی کیمروں کی طرف دیکھ کر ہاتھ لہرا تھے......... انہیں ہماری موجودگی کا احساس تھا نگران میں سے کسی نے ہمارے قریب آنے کی کوشش نہیں' سوائے جیسن کے' جو ٹہلتا ہوا ہماری طرف چلا آیا۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ رات بھر سو نہیں سکا ہے' وہ پوری رات گاٹلز سے گفتگو کرتا رہا تھا۔ گاٹلز کی گرفتاری کے بعد اس نے ڈٹ کر ناشتا کیا تھا اور پھر چھک کر پی تھی۔ اس وقت وہ کچھ نشے میں بھی تھا۔

"صبح بخیر خواتین۔" اس نے بڑے رکھ رکھاؤ سے ہمیں مخاطب کیا۔

ہم لوگوں نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔

"مجھے اپنے دوست گاٹلز کی گرفتاری پر افسوس ہے۔" وہ بولا۔ "مگر جلد ہی ضمانت ہو جائے گی اور وہ واپس آ جائے گا۔"

"اسے کہاں رکھا گیا ہے؟" جیرالڈین نے پوچھا۔

"نمبر ایک پولیس اسٹیشن میں مگر وہ زیادہ سے زیادہ کل تک واپس آ جائے گا۔"

"یہ تو ظلم ہے اس وقت تک تو دیر ہو چکی ہوگی۔" لکشمی نے کہا۔

"اس پر الزام کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

جیسن نے چند الزامات گنوائے جو بے حد سنگین تھے۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے الزامات کی فہرست بہت طویل تھی۔ میرے اندازے کے مطابق اگر تمام الزامات ثابت ہو جاتے تو کم از کم دس ہزار سال قید کی سزا ہوتی۔ سب سے بڑا الزام منشیات کی اسمگلنگ تھا۔ "مجھے افسوس ہے۔" پوری تفصیل بتانے کے بعد جیسن نے عجوب لہجے میں کہا۔ وہ احساسِ جرم کا شکار ہو رہا تھا۔ کیوں نہ ہوتا' گاٹلز سے رشوت لیتے اسے نہ جانے کتنا عرصہ ہو چکا ہوگا۔

"تم کم از کم اتنا تو کر سکتے تھے کہ گرفتاری دوپہر تک ملتوی کرا دیتے۔" جیرالڈین نے برہم ہو کر کہا۔

"آپ کو اندازہ نہیں کہ مجھ پر کس قدر دباؤ ڈالا گیا ہے۔" جیسن نے صفائی پیش کی۔ "سینیٹر وائٹ کو تو آپ........." اچانک اسے جھٹکا لگا۔

"دوپہر تک؟ دوپہر! اے......... یہ بتائیں' کیا ہونے والا ہے دوپہر تک؟" اس نے سنسنی آمیز لہجے میں پوچھا۔

"شیوا موت کا رقص کرے گا۔" لکشمی نے جواب دیا۔

"بشرطیکہ اس سے پہلے ہی اسے گرفتار نہیں کر لیا گیا۔" میں نے لقمہ دیا۔

"جیسن سنو!" لکشمی نے جیسن کا ہاتھ تھام لیا۔ "تمہیں پولیس سے بات کرنا ہو گی۔ انہیں سمجھاؤ کہ رقص مکمل کرنے سے پہلے وہ کالی کو ہاتھ بھی نہ لگائیں۔"

"ارر......... میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" جیسن بری طرح گڑبڑا گیا۔ "دیکھیں نا وارنٹ جاری ہو چکے........."

"لوگوں کو اکثر گھنٹے دو گھنٹے کی مہلت بھی تو دی جاتی ہے۔" میں نے مداخلت کی۔ "انہیں اپنے لواحقین سے ملنے اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ تم یہ سمجھ لو کہ وہ رقص کالی کے لئے حوائج ضروریہ میں شامل ہے۔"

"مگر اس پر بڑے سنگین الزامات ہیں۔"

مجھے ایک بات اور سوجھ گئی۔ "اور یہ سوچو' تمہارے دوست سینیٹر وائٹ کی کمیٹی کی کل سماعت ہے' وہ یہ بات ہرگز پسند نہیں کرے گا کہ اس کی کمیٹی کی سماعت کے آغاز سے پہلے ہی کالکی کو گرفتار کرلیا جائے۔"

یہ تیر نشانے پر بیٹھا۔ جیسن کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ "مجھے معلوم ہے' میں جانتا ہوں یہ بات۔" وہ بڑبڑایا۔

اگلا وار لکشمی کی طرف سے ہوا۔ "جیسن تم ہمیشہ ہم لوگوں کے بہت اچھے دوست ثابت ہوئے ہو۔ برسوں کا ساتھ ہے ہمارا' تم کبھی یہ نہیں چاہو گے کہ تمہارے دوست پریشان ہوں۔ انہیں ناخوش گوار باتوں کا سامنا کرنا پڑے۔"

"میں کوئی دوست ووست نہیں ہوں۔" جیسن نے کہا۔ دوستی کے اس دعوے پر شاید اسے اپنے لئے جیل کا دروازہ کھلتا محسوس ہوا ہوگا۔

"تم کچھ بھی ہو' پولیس کو گرفتاری میں ایک دن کی تاخیر پر قائل کرسکتے ہو۔" جیرالڈین بولی۔ "یوں تم سینیٹر اور کالکی دونوں کو خوش کرسکتے ہو۔"

جیسن بغیر کچھ کہے چلا گیا پھر ہم نے اسے عرشے پر کئی پولیس افسروں سے بات کرتے دیکھا۔

"پتا نہیں' جیسن انہیں قائل کرسکے گا یا نہیں۔" میں نے کہا۔

"نہیں کرسکا تو سیدھا جیل جائے گا۔" جیرالڈین نے سخت لہجے میں کہا۔ "ہم اسے برسوں سے رشوت دے رہے ہیں۔ ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔"

لکشمی بے حد سنجیدہ نظر آرہی تھی۔ "ان میں کچھ ثبوت کل رات گالز نے اسے واپس دیے ہیں۔" وہ بولی۔

"تمہارا اشارہ بریف کیس کی طرف ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔" لکشمی نے جواب دیا۔ "اس کے علاوہ بریف کیس میں اس کی میڈیسن سکوائر گارڈن والی کارکردگی کا معاوضہ بھی تھا۔"

میں لمحہ بھر کو حیران ہوئی۔ کچھ کہنے والی تھی کہ دوپہر کا سائرن بجنے لگا۔ جہاز پر خاموشی چھاگئی پھر پبلک ایڈریس سسٹم نے موسیقی اگلنا شروع کردی۔ ستار' بانسری اور قرنا گونجنے لگا۔ کالکی عرشے پر نمودار ہوا۔

اس کے جسم کے نچلے حصے پر چیتے کی کھال کا ایک لنگوٹ سا تھا۔ اس کے علاوہ وہ بالکل برہنہ تھا۔ اس نے جسم پر راکھ ملی ہوئی تھی......... بھبھوت۔ اس کی گردن پر نیلا پینٹ کیا گیا تھا۔ اس کے بالوں میں تین سانپ لہرا رہے تھے۔ ہاتھ میں ایک چھوٹی ڈھولک تھی۔

مجھے نہیں معلوم کہ جیسن پولیس والوں کو قائل کرسکا تھا یا نہیں۔ میں تو بس اتنا جانتی ہوں کہ کالکی پر نظر پڑتے ہی ہر شخص کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ اب نہ کہیں مذاق ہو رہا تھا' نہ قہقہے لگائے جارہے تھے' سب ساکت ہوگئے۔ کالکی کو......... شیوا کو روکنے والا کوئی نہیں تھا' وہ جہاز کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا رہا۔

وہ ہمارے قریب سے گزرا تو ہم نے سر خم کئے اور ناماشیوا کا نعرہ لگایا۔ مگر کالکی نے نہ ہمیں دیکھا اور نہ ہماری آواز سنی' وہ تو جیسے کسی تنویمی عمل کے زیر اثر تھا۔

وہ سیڑھیوں کے ذریعے اترا اور نیچے جہاز سے بندھی ہوئی چھوٹی کشتی پر پہنچ گیا۔ اوپر فضا میں چکراتے ہوئے جہاز نے کاغذی کنول برسائے۔ سورج کو جیسے ان کاغذی پھولوں نے نگل لیا۔ ہر طرف نیم تاریکی ہوگئی۔ پولیس والے کنول لوٹنے کے لئے دوڑ پڑے۔

شیوا نے ڈھولک پر تھاپ دی مگر کنول لوٹنے والوں کو مطلق احساس نہیں ہوا پھر شیوا نے بے ہنگم انداز میں اچھلنا' کودنا اور ایڑیوں پر گھومنا شروع کردیا۔ میں حیرت سے دیکھتی رہی۔

موت کا رقص شروع ہوگیا تھا۔ کالی کا دور......... کلجگ اختتام کو پہنچ رہا تھا۔

------------ ☆ ------------

مجھے تاریخ داں میسر نہیں اور نہ ہوں گے' اس لئے یہ سب کچھ مجھی کو لکھنا ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ اس آخری ایکٹ کو......... اس کی تمام ہولناکیوں سمیت بہتر طور پر بیان کردوں۔

شیوا نے موت کا رقص مکمل کیا تو کالی کا دور اختتام کو پہنچ چکا تھا۔ چار ارب مرد' عورتیں اور بچے مرچکے تھے' وہ سب ایک دم......... اور ایک ساتھ نہیں مرے۔ ان میں سے کچھ ایک ہفتے تک زندہ رہے۔ بہرحال بیشتر کیسوں میں موت کی سرعت دیدنی تھی۔

ایک سیکنڈ' زیادہ سے زیادہ دس سیکنڈ!

یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ میں قدم بہ قدم بتاؤں گی' یہ میری تحریر کا خطرناک ترین موڑ ہے۔ ایک غلط قدم اٹھا اور تاریخ مسخ ہوئی۔

سو پہلے کی باتیں پہلے......... پہلے عملی پہلو کا جائزہ لیا جائے۔ گالز ہمیں شام سے پہلے نہیں مل سکا۔ اسے پولیس اسٹیشن کے عقبی لاک اپ میں بند کیا گیا تھا۔ ہم نے پولیس اسٹیشن کی تلاشی لی' چیخ چیخ کر اسے پکارا۔ جواب میں اس کی کمزور چیخ سنائی دی۔

ہمیں تالے توڑنے پڑے۔ مرے ہوئے پولیس والوں کے درمیان سے گزرنا پڑا۔ وہ یوں بکھرے پڑے تھے' جیسے انہیں اچانک ہی نیند آگئی ہو۔ ایک موٹا سارجنٹ واٹر کولر کو سینے سے چمٹائے ہوئے فرش پر دراز تھا۔ سلاخوں کے پیچھے قیدیوں کے بکھرے ہوئے جسم نظر آئے' وہ آزادی پا چکے تھے۔ کسی چہرے پر اذیت کا کوئی نشان' کوئی علامت نہیں تھی۔ سب حالتِ سکون اور بے خبری میں مرے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ موت اعلان کرکے نہیں آئی تھی۔ اس نے لوگوں سے وقت ملاقات طے نہیں کیا تھا' وہ تو سرپرائز وزٹ تھا۔ بیشتر لوگوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں بلکہ دیکھتی محسوس ہو رہی تھیں۔

جیسے ہی گالز کی کوٹھڑی کا دروازہ کھولا گیا' اس نے نعرہ لگایا۔ "ہم جیت گئے۔" پھر اس نے کالکی کے ہاتھ کو بوسا دیتے ہوئے کہا۔ "ناماشیوا......... ناماشیوا۔"

گالز کی حالت تباہ تھی اور اس کا وجود شکایات سے لبریز تھا۔ "سوچو تو......... کمبختوں نے مجھے شیو کرنے تک کی مہلت نہیں دی' فاشسٹ کہیں کے۔" وہ غرایا۔ "انہوں نے مجھے دانت بھی برش نہیں کرنے دیے۔ البتہ مجھے ٹی وی پر تمہیں دیکھنے کا موقع ضرور دیا۔ میں نے تمہیں رقص کرتے دیکھا میرے آقا۔"

کالکی کا ردعمل کیا تھا......... کچھ بھی نہیں' بس وہ اس طمانیت سے سرشار معلوم ہو رہا تھا جو مشن کی تکمیل پر ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ اس نے جو کچھ کیا تھا' اس پر اسے نہ تاسف تھا' نہ غرور۔ لکشمی اور جیرالڈین بجھی بجھی تھیں......... کچھ کچھ متعجب اور حیران۔ میری کیفیت یہ تھی کہ میں خود کو حالتِ خواب میں محسوس کر رہی تھی۔ وہ سب کچھ نہیں سوچ سکتی تھی جو کالکی نے سوچا تھا اور اس پر عمل بھی کیا تھا۔

مجھے یقین تھا کسی بھی وقت میں جاگ جاؤں گی اور جب میں جاگی (شعور کی بیداری

کو آدمی کا جاگنا ہی کہیں گے) تو مجھے پتا چلا کہ جو کچھ ناقابلِ برداشت اور ناقابلِ دید تھا' اسے میرے لاشعور نے سیاہ روشنائی میں لتھیڑ کر ناقابلِ شناخت بنا دیا ہے۔ میرے دماغ کے البم میں بے شمار سیاہ صفحات موجود ہیں' جن پر صرف اتنا لکھا ہے......... دنیا کا اختتام!

مجھے ڈاکٹر گالز کو رہا کرانا یاد ہے۔ مجھے پولیس اسٹیشن سے نکلنا دھندلا سا یاد ہے۔ واپسی کا سفر لیموزین میں ہوا تھا۔ کالکی ڈرائیو کر رہا تھا میں فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ باقی لوگ عقبی نشست پر تھے۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ لکشمی اگلی نشست پر اپنے شوہر کالکی کے ساتھ کیوں نہیں بیٹھی تھی۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ میں اگلی نشست پر کیوں بیٹھی تھی۔

ہر طرف کاریں' بسیں اور ٹرک تھے۔ بیشتر ڈرائیور اسٹیئرنگ تھامے تھامے ہی چل بسے تھے۔ بے قابو گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئی تھیں' کچھ فٹ پاتھ پر چڑھی ہوئی تھیں اور کچھ شیشے توڑ کر شو رومز میں داخل ہو گئی تھیں۔ کالکی کو ڈرائیو کرنے میں خاصی دشواری ہو رہی تھی۔

ہم سب خاموش تھے۔ حد ہے' باتونی ڈاکٹر گالز بھی چپ بیٹھا تھا......... دم سادھے۔ بکھرے ہوئے جسموں کو دیکھ کر دل مرجھا رہا تھا۔ لوگ ڈرائیو کرتے' پیدل چلتے' باتیں کرتے' کھاتے پیتے بالکل اچانک مر گئے تھے۔ ہر طرف موت کا ڈیرہ تھا۔ مرنے والے عجیب عجیب انداز میں مرے تھے۔

کالکی ڈرائیو کرتا رہا۔ ہر طرف سکوت تھا۔ ہر شے بے حس و حرکت تھی۔ بس کاغذی کنول اڑتے' پھڑپھڑاتے پھر رہے تھے۔ کالکی بھی ہماری طرح وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ٹریفک لائٹس ایک گھنٹے تک خودکار انداز میں رنگ بدلتی رہیں۔ کالکی ڈرائیو کرتا رہا۔ روشنی سبز ہو یا سرخ اب اس سے کیا فرق پڑتا تھا۔

کالکی نے ففتھ ایونیو پر شیری نیدرلینڈ ہوٹل کے سامنے گاڑی روکی۔ سامنے ہی پلازا ہوٹل تھا۔ مجھے سینیٹر وائٹ کا خیال آگیا۔ کیا وہ اب بھی اپنی کارنر سوئٹ میں ہوگا۔ ہم لیموزین سے اترے۔ اسی وقت ہم نے پلازا ہوٹل کے دروازے سے دھوئیں کا چکراتا ہوا بادل اٹھتے دیکھا۔ اور بھی بہت سی عمارتوں کا یہی حشر ہو رہا تھا۔ اب کچن کی دیکھ بھال کرنے والا' جلتے ہوئے چولہوں کو بجھانے والا کوئی نہیں تھا۔ جہاں بھی آگ لگی' شروع

کچن ہی سے ہوئی۔

مگر آگ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اس کی وجہ طوفانی بارش تھی، جو مسلسل ہوتی رہی۔

کالکی نے تجویز پیش کی کہ ہم تیسری منزل کے کمروں میں اقامت اختیار کریں۔ اس کا خیال تھا کہ الیکٹرک سپلائی منقطع ہوگی تو لفٹوں کی سہولت میسر نہیں رہے گی۔ مجھے بکھری ہوئی لاشوں کے تصور سے وحشت ہو رہی تھی۔ میرا جی چاہا کہ ٹاپ فلور پر چلی جاؤں، مگر میں نے اس خواہش کا اظہار نہیں کیا اور دوسروں کے ساتھ تیسری منزل کے ہی ایک کمرے پر اکتفا کیا۔

ہم شیری نیدرلینڈ میں ایک سال مقیم رہے۔ ہم جب بھی باہر نکلتے، گیس ماسک لگا کر نکلتے۔ جراثیم کش ادویات کی کوئی کمی نہیں تھی۔ لہٰذا انہیں پانی کی طرح بہایا جا رہا تھا۔ گیس ماسک فائر اسٹیشنوں سے حاصل کئے گئے تھے۔

اپریل میں کالکی نے مجھے گیرودا کی چیکنگ کا حکم دیا۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا۔ فیول کی کمی نہیں تھی۔ ہم سب ہندوستان چلے آئے اور نئی دہلی میں مقیم ہو گئے۔

لکشمی کی فرمائش پر میں اور جیرالڈین باہر نکلے۔ ہم نے تمام چڑیا گھروں کے جانوروں کو آزاد کر دیا۔ صرف زہریلے جانور آزادی سے محروم رہے۔ لکشمی ان کی آزادی کے لئے بھی مصر تھی، مگر جیرالڈین کے سخت اور غیرلچک دار رویے کی وجہ سے اس مطالبے سے دستبردار ہو گئی۔

وہاں بھی ہم تاج ہوٹل میں مقیم رہے۔ نئی دہلی کا حال نیویارک سے بدتر تھا مگر جلد ہی چڑیا گھر سے نکلے ہوئے بھوکے جانوروں نے شہر کی صفائی شروع کر دی۔

ہم ہوٹل سے بہت کم نکلتے۔ درحقیقت وہ عرصہ انتظار تھا۔ مگر میں نے کسی سے انتظار کی نوعیت کے بارے میں استفسار نہیں کیا۔ ابتدائی چند ماہ میں تو میں نے کسی سے کچھ نہیں پوچھا۔ مجھے جو حکم ملا، اس کی تعمیل کی اور نیند کے لئے ویلیم استعمال کرتی رہی۔

رات کا کھانا ہم ساتھ کھاتے۔ گالز بہت اچھا باورچی ثابت ہوا۔ لکشمی کچن میں اس کا ہاتھ بٹاتی۔ جیرالڈین کے ذمے کھانا لگانا تھا۔ برتن دھونے کی کوئی ضرورت ہی نہیں

تھی۔ دنیا کے سارے برتن ہمارے تھے۔

پھر شاپنگ کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھل اور سبزیاں خراب ہو چکی تھیں مگر ٹن فوڈ بہ کثرت موجود تھا۔ طویل عرصے تک ہم اسی پر گزارا کرتے رہے۔ پھر ہم نے تازہ سبزیاں لینے کے لئے مضافات جانا شروع کر دیا۔

اگر مجھ سے پوچھا جاتا تو اقامت کے سلسلے میں میں کسی دیہات کو ترجیح دیتی۔ وہاں تازہ ہوا میسر تھی اور گیس ماسک لگانے کی بھی ضرورت نہیں تھی، لیکن میرا اختیار کچھ بھی تو نہیں تھا۔

ہوا کیا تھا؟

اس سوال کا جواب مجھے تاج ہوٹل میں ہونے والے جشن سے پہلے نہیں مل سکا۔ لکشمی نے پارٹی کی تجویز پیش کی تو نہ جانے کیوں، میں ملول ہو گئی لیکن لکشمی بہرحال جشن کے موڈ میں تھی۔ میری ذہنی کیفیت ایسی تھی، جیسے میں منشیات زدہ ہوں۔ نیند پوری طرح نہیں آتی تھی۔ عموماً میں بیداری اور نیند کے درمیان معلق رہتی تھی۔ ایسے میں تو آدمی خوابوں کی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ میرے مسائل دراصل بہت سارے سوالات تھے۔ جن کے جوابوں سے میں محروم تھی۔ ایک سوال تو یہ تھا کہ جو کچھ نظر آ رہا ہے، کیا وہ حقیقتاً رونما ہو چکا ہے۔ دوسرا سوال یہ تھا اگر یہ سب کچھ ہو چکا ہے تو کیسے ہوا ہے؟ کبھی کبھی تو میں نہایت سنجیدگی سے اس حقیقت کو ایک ڈراؤنا خواب قرار دے کر ایک طرف رکھ دیتی لیکن وہ کیسا خواب تھا؟ میں ہر صبح بیدار ہوتی۔ جو کام کرنے ہوتے، کرتی۔ پھر کچھ دیر باہر ٹہلتی۔ مکانوں اور فلیٹوں میں داخل ہو کر اسیر پرندوں کے پنجرے کھولتی اور انہیں آزاد کر دیتی۔ تین ہفتوں بعد یہ مصروفیت بھی نہیں رہی۔

پھر ایک روز کالکی اور گالز نے ایک پک اپ حاصل کی اور کہیں چلے گئے۔ وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک گائے بھی تھی۔ یوں ہمیں تازہ دودھ میسر آنے لگا۔ کالکی ہر روز دودھ دوہتا۔

خیر تو جشن والے دن زبردست اہتمام کیا گیا۔ (میں سوچتی ہوں، کیا وہ ہماری کامیابی کا جشن تھا!) لکشمی نے میز آراستہ کی۔ میں نے شمعیں روشن کیں۔ گالز مسلسل وعدے کرتا رہا کہ وہ بجلی گھر جا کر جائزہ لے گا اور کوشش کرے گا کہ کم از کم اس علاقے کی

سپلائی بحال ہو جائے۔

میں نے موم بتیاں جلائیں۔ جیرالڈین نے کاغذی کنول سجائے۔ وہ کنول ہم دونوں نے سڑکوں پر گھومنے کے دوران اکٹھے کیے تھے۔ گائلز نے کالکی اور لکشمی کے شاہانہ سوئٹ میں طرح طرح کے کھانے پکائے۔ (گائلز اور جیرالڈین نے اپنے لیے ایک ایک سوئٹ منتخب کیا تھا۔ جبکہ میں نے ایک معمولی اور غیر آرام دہ کمرے پر اکتفا کیا تھا۔ شاید وہ میری کفایت شعاری تھی۔)

ہندوستانی لباس پوری طرح ترک کر دیا گیا تھا۔ لکشمی اور جیرالڈین نے جشن والے دن لباس کے سلسلے میں خصوصی اہتمام کیا تھا۔ میں نہ جانے کیوں لباس کے معاملے میں بے پروا ہو گئی تھی بلکہ کوشش کرتی تھی کہ بھدے سے بھدا لباس پہنوں۔ اس کی وجہ میں نہیں سمجھ سکی۔ شاید یہ وجہ ہو کہ میں انسانوں کی عدم موجودگی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی تھی۔ لکشمی اور جیرالڈین' جس اسٹور سے جس چیز کو جی چاہتا اٹھا لاتیں۔ مجھے یہ چوری محسوس ہوتی تھی۔ حالاں کہ اب ان دکانوں کا کوئی مالک نہیں تھا۔

لباس بدل گیا......... ماس یعنی گوشت کھایا جانے لگا۔ میں سب کچھ دیکھتی رہی' مگر میں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ میں نے سوچا' ان لوگوں نے اب نئے کھیل کے جو بھی ضابطے بنائے ہیں' جب مجھے بتانا چاہیں گے' بتا دیں گے۔

اب بھی میں ترتیب سے نہیں بیان کر پا رہی ہوں......... پوری کوشش کے باوجود۔ آپ تصور کریں......... اتنی بھیانک تباہی اور وہ سب کچھ دیکھنے کے بعد' جو میں نے دیکھا تھا' کوئی شخص بھی برسوں تک نارمل نہیں ہو سکتا۔ بہرحال' میں جشن کے متعلق بتا رہی تھی۔ اس روز میں خلافِ معمول ذہنی طور پر خود کو کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔ دنیا کے خاتمے کے بعد وہ پہلا دن تھا۔ جب میں خود کو صحیح معنوں میں کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل پا رہی تھی۔

اس روز ہم میں سے ہر شخص گویا ساتویں آسمان پر تھا۔ کالکی نے بہت نفیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ گائلز کا سوٹ البتہ اس کے جسم پر پوری طرح فٹ نہیں تھا۔ بلکہ اچھا خاصا ڈھیلا لگ رہا تھا۔ لکشمی اور جیرالڈین آسمان سے اتری ہوئی اپسرائیں معلوم ہو رہی تھیں۔ لکشمی تو خیر دیوی تھی......... سورگ کی مہارانی......... مگر جیرالڈین بھی قیامت ڈھا رہی

تھی۔

شمعوں کی روشنی میں ارغوانی شراب کا بلوریں جام ہاتھ میں لیے میں سوچ رہی تھی کہ میں ان اربوں انسانوں سے بہرحال بہتر ہوں' .... جنہیں موت نے چاٹ لیا ہے۔ یہ سوچتے ہی مجھے دیوانگی کا احساس ہونے لگا۔

ہمارے درمیان ملبوسات پر گفتگو ہونے لگی۔ مجھے حیرت ہوئی کہ اس سلسلے میں کالکی بھی صاحب الرائے تھا۔ میں خاموش بیٹھی سنتی رہی۔ مجھے وہ اٹھارویں صدی کا کوئی منظر لگ رہا تھا۔ ویسے بھی میں بیسویں صدی کا تصور نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ تو بہت خوفناک صدی تھی۔

پھر موضوعات بدلتے رہے۔ کھانے پر گفتگو ہوئی......... سفر پر تبادلہ خیال ہوا۔ میں نیم وا آنکھوں سے کالکی کو تکتی رہی۔

"جلد ہی تمہیں ایک سفر کرنا ہے۔" کالکی نے مجھ سے کہا۔

"کہاں جانا ہے مجھے؟ اور کب؟"

"جون جولائی میں چلی جانا۔ اس وقت تک سڑکیں بھی نسبتاً صاف ہو جائیں گی۔" اس بات کو اس سے زیادہ نفاست اور نزاکت سے نہیں کہا جا سکتا۔

"یورپ چلیں گے۔" جیرالڈین نے کہا۔ "میں بھی چلوں گی۔ یہ میرا یورپ کا پہلا سفر ہو گا۔"

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ یورپ' ایشیا' افریقہ۔ ہر اُس جگہ' جہاں شیوا کا بوسہ پہنچا تھا۔" گائلز بولا۔

"ٹھیک ہے۔" میں نے ان کی اشاراتی گفتگو سے بے نیازی برتتے ہوئے کہا۔

وہ خاموش ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ میرے متعلق میری غیر موجودگی میں کثرت سے گفتگو کرتے رہے ہیں۔ شاید یہ گفتگو ہوتی ہو گی کہ ٹیڈی کو حقیقت بتائی جائے یا نہیں؟

بالآخر جیرالڈین نے سکوت توڑا۔ "یہ ٹیڈی کے ساتھ زیادتی ہے۔ ہم زیادتی کر رہے ہیں۔" یہ خطاب صرف ان سب سے نہیں' مجھ سے بھی تھا۔

"ہاں۔" میں نے آہستہ سے بے تاثر لہجے میں کہا۔

لکشمی نے فکرمندی سے مجھے دیکھا اور بولی۔ "مگر ٹیڈی کو معلوم ہے کہ کیا ہوا تھا؟"

"نہیں۔ میرا خیال ہے' ایسا نہیں ہے۔" گانگز نے کالکی کو دیکھتے ہوئے کہا' جو مجھے بہ غور دیکھ رہا تھا۔

خیرالدین نے بے حد غیرمتوقع طور پر کہا۔ "ٹیڈی' درحقیقت سبھی کچھ تم نے کیا تھا۔"

"کیا کیا تھا؟" میں نے کالکی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کالکی دوستانہ انداز میں مسکرایا۔

وضاحت کا کام حسبِ معمول گانگز نے سنبھالا۔ "ہاں ٹیڈی ادنگز' شیوا کا بوسۂ مرگ تمہی نے ساری دنیا تک پہنچایا تھا۔"

میں نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔ مجھے توقع تھی کہ میرا چہرہ بے تاثر ہوگا۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ میرے چہرے پر تشویش جھلک رہی تھی۔ "کیسے؟" میں نے پوچھا.......... مگر جواب ملنے سے پہلے جواب میری سمجھ میں آگیا۔

"کاغذی کنول۔" خیرالدین نے کہا۔ "یاد ہے' تم نے ساری دنیا پر کروڑوں کاغذی کنول برسائے تھے۔ سارا کام ان کاغذی پھولوں ہی نے کیا.........."

گانگز اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اس کی من پسند چویشن تھی۔ اس نے ڈرامائی توقف کے بعد کہنا شروع کیا۔ "ان میں سے ہر پھول میں ہلاکت خیز وائرس موجود تھے۔ وہ وائرس صرف اور صرف انسانوں کے لئے ہلاکت خیز تھا۔ بندر اور دوسرے جانور اس سے محفوظ رہے۔ اس وائرس کا نام بریسنیا انٹرکولیسٹیکا ہے۔ بہرحال' ہم اسے شیوا کا بوسۂ مرگ ہی کہیں گے۔ اس قسم کا عام وائرس ہلاکت خیز ہے مگر بہت زیادہ نہیں۔ اس کا اثر تیز اور فوری طور پر مہلک نہیں۔ ویت نام کی جنگ کے دوران امریکی محکمۂ جنگ نے اس پر بے شمار تجربات کئے۔ بات یہاں تک پہنچی کہ اس کی ہلاکت خیزی کروڑ گنا بڑھ گئی۔ اس کے ذریعے پوری دنیا کو محض چند گھنٹوں میں ختم کیا جا سکتا تھا اور اس وائرس کی ہلاکت خیزی میں اضافہ کرنے والا ماسٹر سارجنٹ جیمز جے کیلی تھا۔" گانگز نے ڈرامائی انداز میں کالکی کی طرف اشارہ کیا۔

لکشمی نے بے حد محبت سے کالکی کا ہاتھ تھام لیا۔ "انہی خدمات کے سلسلے میں تو

اسے میڈل ملا تھا۔" وہ بولی۔ "درحقیقت یہ اب تک واحد نان کمیشنڈ فوجی ہے' جسے اتنا بڑا اعزاز ملا مجھے جمی پر فخر ہے۔"

وہ پہلا موقع تھا کہ لکشمی نے اسے کالکی کے بجائے جمی کہہ کر پکارا تھا۔

"اس ریسرچ میں دراصل بہت لطف آیا تھا۔" کالکی سنبھل کر بیٹھ گیا۔ "سائیگاؤں کے باہر بہت شاندار لیبارٹری بنائی گئی تھی۔ وہاں جو کام ہو رہا تھا' ٹاپ سیکرٹ کے زمرے میں آتا تھا۔ صرف چھ ماہ میں میں نے بریسنیا نامی وائرس کی من پسند قسم دریافت کرلی.........."

میرے تصور میں کالکی کا ہیولا ابھر آیا۔ وہ خطرناک ترین وائرس ایک شیشی میں بند لئے پھر رہا تھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔" کالکی نے گویا میرا ذہن پڑھ لیا۔ "میرے پاس فارمولا موجود تھا۔ چنانچہ میں نے کھٹمنڈو میں وائرس ری پروڈیوس کرلیا۔"

"زیادہ کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ صرف چھ اونس وائرس پوری دنیا کے لئے بہت کافی تھا۔" لکشمی بولی۔

"چھ گرام کہو۔" کالکی نے تصحیح کی۔ "وہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ اصل دشواری اس کے لئے مناسب ترین محلول تیار کرنے میں پیش آئی۔ جس میں اسے حل کیا جا سکے۔ پھر دوسرا مرحلہ اس محلول میں کاغذی کنول تر کرنے کا تھا۔ نریانا پر میری لیبارٹری تھی۔ اس کام کا بڑا حصہ میں نے وہیں مکمل کیا۔ گانگز نے میری حتی الامکان مدد کی۔ مگر ہاتھ سے کئے جانے والے کاموں میں یہ اتنا تیز نہیں ہے۔"

خیرالدین نے مجھے یوں احترام سے دیکھا' جیسے میں کوئی بہت ہی محترم ہستی ہوں۔ "لیکن سب سے اہم مسئلہ ڈلیوری کا تھا۔" وہ بولی۔ "ٹیڈی' وہ مسئلہ تم نے حل کیا۔ مگر تمہیں علم نہیں تھا کہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"اگر تم نہ ہوتیں تو کچھ بھی نہ ہوتا ٹیڈی۔" لکشمی نے مجھے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "شیوا کا بوسۂ مرگ پوری دنیا تک ایک ساتھ پہنچانا ضروری تھا۔ ورنہ کالی کا دور.......... کلجگ ایک دم ختم نہ ہوتا بلکہ بتدریج ہوتا۔"

"سب سے سخت مرحلہ یہی تھا۔" کالکی نے کہا۔ "وائرس جیسے ہی فعال ہوتا ہے'

ویسے ہی اس کی ہلاکت خیزی حرکت میں آتی ہے۔ اس کا نتیجہ تو اب ہم دیکھ چکے ہیں لیکن مختلف اوقات میں اس کے اثرات پر انحصار کرنا خطرناک تھا جن لوگوں پر یہ بعد میں اثرانداز ہوتا' ان کی موت کی گارنٹی نہیں دی جا سکتی تھی۔ میرا سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ تمہیں کنول ایک ہفتے کے عرصے میں گرانے تھے۔ جبکہ میں چاہتا تھا کہ وائرس کے اثرات ۳۔ اپریل کو ظاہر ہوں۔ اب وہ کوئی ٹائم بم تو تھا نہیں۔ بہرحال غوروفکر کے بعد میں نے اس سلسلے میں وائرس کی قوت میں کمی یا بیشی کا تجربہ کیا۔ جہاں تم نے کنول پہلے برسائے' ان پھولوں میں وائرس کی قوت کم تھی اور جہاں آخر میں گرائے' ان پھولوں میں وائرس کی قوت زیادہ تھی۔ تجربہ کامیاب رہا۔ پوری دنیا میں وائرس تقریباً ایک ہی ساعت میں فعال ہوا.........“

گانگز نے اعلان کیا کہ کھانا تیار ہے۔

کھانا سب کو اچھا لگا۔ میں بھی سعادت مندی سے لقمے چباتی اور نگلتی رہی۔ ذائقے کا مجھے پتا ہی نہیں چل رہا تھا۔ البتہ شیمپئن میں نے خوب پی۔

”سو ڈیئر ٹیڈی' تم نے اور ہواؤں نے اصل کام دکھایا۔ تم نے ہمارے خواب کو تعبیر دی۔“ گانگز نے کہا۔

”کیوں......... آخر ہم پر وائرس اثرانداز کیوں نہیں ہوا۔ ہم کیسے زندہ رہے؟“ میں نے پوچھا۔

جیرالڈین نے گانگز سے پوچھا۔ ”تو اسے یہ بھی معلوم نہیں؟“

گانگز نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر مجھ سے مخاطب ہوا۔ ”ٹیڈی ہم پانچوں پہلے ہی حفاظتی مرحلے سے گزر چکے تھے۔ اس وائرس سے محفوظ رہنے کے ٹیکے ہم پانچوں کے لگے تھے۔“

”لیکن کب؟ مجھے تو کوئی ایسی بات یاد نہیں۔“ میں نے اعتراض کیا۔

”تمہیں میں نے ٹیکہ لگایا تھا......... نیو آرلینز میں۔“ گانگز نے انکشاف کیا۔ ”یاد ہے' تمہیں واشنگٹن میں چھ دن بعد ہوش آیا تھا۔ سچی بات یہ ہے' اس ٹیکے کا اتنا شدید ردعمل ہوا تھا تم پر کہ میں تو سمجھا تھا' تم بچ نہیں سکو گی۔ مگر خوش قسمتی سے تم بچ گئیں۔“

ان چاروں نے میری خوش قسمتی پر مجھے مبارک باد دی کہ میں چار ارب کی آبادی میں ان پانچ خوش نصیبوں میں سے ایک ہوں' جو زندہ بچے ہیں' مگر مجھے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔ ”لیکن تم لوگ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم پانچوں کے سوا کوئی نہیں بچا؟“ میں نے پوچھا۔

”یہ بات یقینی ہے۔“ گانگز نے کہا۔

”تم بھول رہے ہو کہ مجھے چار ممالک نے کنول برسانے کی اجازت نہیں دی تھی۔“

”مجھے یاد ہے۔“ کالکی نے کہا۔ ”ہم نے ان کے لئے پہلے ہی سے متبادل بندوبست کر رکھا تھا۔ وہاں وائرس مختلف ذرائع سے پہنچا دیا گیا تھا۔“

”پھر بھی ہم احتیاطاً چیک کریں گے۔“ گانگز بولا۔ ”ویسے میں ریڈیو ٹرائی کرتا رہا ہوں۔ اب تک دنیا میں کہیں بھی نشریات سنائی نہیں دیں۔ مارکونی کے ریڈیو ایجاد کرنے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ہوا کے دوش پر کوئی انسانی پیغام سفر نہیں کر رہا ہے۔“

”سنہرا دور کس قدر جلد اور کتنی آسانی سے شروع ہو گیا۔“ لکشمی نے کالکی کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

”اور کالی کا دور کتنی آسانی سے ختم ہو گیا۔“ جیرالڈین نے تبصرہ کیا۔

”میں خواب دیکھ رہا ہوں۔“ کالکی نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ایک نئی دنیا کا خواب......... اور اس دنیا میں ہم پانچوں کے سوا کوئی نہیں۔“

”فی الوقت۔“ لکشمی نے لقمہ دیا۔

مجھے اپنے پاگل ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا۔

------------☆------------

ہندوستان کی گرمی مشہور ہے مگر جولائی کے مہینے میں ہمارا گرمی سے سابقہ نہیں پڑا۔ شاید انسانوں کے نہ ہونے سے موسموں کا نظام بھی بدل گیا تھا۔ میں جیرالڈین اور گانگز کو ڈی سی ۱۰ کے نظام سے روشناس کرا رہی تھی۔ وہ دونوں ذہین تھے اور تیزی سے سمجھ رہے تھے۔ پھر بھی مجھے سوچ کر خوف آتا تھا کہ میں دو آدمیوں کے نان پروفیشنل کریو کے ساتھ پرواز کروں گی لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اب تو ایئر ٹریفک ہے ہی نہیں۔ لہٰذا

لینڈنگ اور ٹیک آف میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ پھر بھی میں نے طے کیا کہ لینڈنگ اور ٹیک آف' دونوں کام دن کی روشنی میں کئے جائیں گے۔

کالکی نے ہمیں کار میں ایئرپورٹ تک چھوڑا۔ اب ہم لوگ کھڑی ہوئی کاروں' بکھرے ہوئے ڈھانچوں اور اڑتے ہوئے ملبوسات کے عادی ہو چکے تھے......... اور ان تمام چیزوں کو باقیات قرار دیتے تھے۔

کالکی نے کار بہت تیز چلائی۔ اب اسے ساکت کاروں کے درمیان کار چلانے کی مشق ہوگئی تھی۔ لکشمی شور مچاتی رہی' مگر وہ کسی ضدی بچے کی طرح اپنا شوق پورا کرتا رہا۔

میں کالکی کو سوئس ایئر کے اس ڈی سی ۱۰ کے پاس لے گئی' جو ان دنوں میرے استعمال میں تھا۔ کالکی نے ہم دونوں سے ہاتھ ملایا۔ لکشمی نے میرے اور جیرالڈین کے رخسار چوم کر ہمیں الوداع کہا۔

"ہم سے ریڈیو کے ذریعے رابطہ رکھنا۔" کالکی نے کہا۔

یہاں یہ بتاتی چلوں کہ دنیا کے اختتام کے بعد کالکی پستولوں اور رائفلوں میں بہت زیادہ دلچسپی لینے لگا تھا۔ وہ پارک میں جا کر کئی کئی گھنٹے نشانے بازی کی مشق کرتا۔ لکشمی اسلحے سے چڑتی تھی۔ آتشیں اسلحے کی موجودگی میں وہ نروس ہو جاتی تھی۔ اس نے کالکی سے معاہدہ کر لیا تھا کہ کالکی کبھی کسی جان دار پر گولی نہیں چلائے گا۔ وہ جانوروں اور پرندوں سے بہت محبت کرتی تھی......... کہتی تھی۔ "اب تو یہ دنیا انہی کی ہے۔"

ہم نے ٹیک آف کیا۔ لکشمی اور کالکی ہاتھ لہراتے رہے۔ میں جانتی تھی کہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ چلنا چاہتے تھے۔ مگر یہ ممکن نہیں تھا۔ اگر ہم سب سفر کر رہے ہوتے اور جہاز تباہ ہو جاتا تو روئے زمین سے نسلِ انسانی یکسر مٹ جاتی۔ اس وقت بھی اس ڈی سی ۱۰ پر دنیا کی ساٹھ فیصد آبادی موجود تھی۔

اناڑی کریو کی موجودگی کا احساس مجھے نروس کئے جا رہا تھا۔ مگر خوش قسمتی سے موسم بہت اچھا تھا۔ ہم کسی دشواری کے بغیر پیرس میں لینڈ کر گئے۔

میں جذباتی ردعمل کے معاملے میں سست ہوں۔ دنیا کے خاتمے کے بعد میں سطحی طور پر جی رہی تھی۔ میں نے خود کو مصروف رکھا تھا۔ کچھ سوچنے اور محسوس کرنے سے

گریز کیا تھا۔ میں نے یادوں سے بھی پہلو تہی کیا تھا۔ ابتدا میں مجھے خودکشی کا خیال بھی آیا تھا۔ مگر پھر میں نے سوچا' اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ زندگی کی فطرت جینا ہے......... اور میں زندہ تھی۔ چنانچہ میں نے بعد از اختتام کے دور میں اپنا کردار نہ صرف قبول کیا بلکہ دیانت داری سے ادا بھی کیا۔ یہ بات بھی نہیں کہ چار ارب انسانوں کے قتل پر مجھے احساسِ جرم ستاتا ہو۔ میں بھی ان چاروں کی طرح بے حس ہوگئی تھی۔ اگر منصف ہی قاتل ہو تو مقدمے کا فیصلہ کیا ہوگا۔

پیرس میں مجھے پہلے جذباتی ردعمل کا موقع ملا۔ میں نے سوچا......... محسوس کیا......... یادوں کو کریدا......... اور مجھے احساس ہوا کہ مجھ پر کسی بات کا اثر نہیں۔ مجھے کوئی افسوس نہیں......... ملال نہیں۔

خیر چھوڑیں......... پہلے میں یہ بتا دوں کہ ہم نے پیرس میں کیا کیا......... مرحلے وار بتاؤں گی۔

رن وے کے پاس ایک نئی کار کھڑی تھی۔ خوش قسمتی سے وہ خالی تھی۔ کار لاک تھی۔ میں نے دروازہ کھولا۔ اس وقت تک ہم سب قفل شکنی میں طاق ہو چکے تھے۔ میں نے بونٹ اٹھا کر تار ملائے۔ کار اسٹارٹ کی اور گالٹز کو اشارہ کیا کہ وہ ڈرائیو کرے گا۔

"میں پیرس آ چکا ہوں۔" گالٹز نے بتایا۔ "یہ بہت خوبصورت شہر تھا۔ میں اس کے چپے چپے سے واقف ہوں۔"

دو گھنٹے کے بعد ہم ورسیلز میں تھے۔ ہم قریبی بک اسٹور گئے۔ میں نے پھر تالا کھولا۔ جس وقت دنیا کا خاتمہ ہوا' پیرس میں شام کے چھ بجے تھے۔ بک اسٹور سے ہم نے پیرس کا نقشہ اور گائیڈ بک حاصل کی۔ اب ڈرائیونگ کی ذمے داری میں نے سنبھالی۔

ہم سیر کرتے رہے۔ حیرت انگیز بات تھی کہ اب مردہ انسانوں کی ہڈیاں بھی موجود نہیں تھیں۔ سڑکوں پر آثار بتاتے تھے کہ حال ہی میں کوئی سیلاب آیا ہوگا اور تمام غلاظت بہا کر لے گیا ہوگا۔ یہ قدرت کا نظامِ صفائی تھا۔ بعد میں ہمیں پتا چلا کہ پوری دنیا میں یہی کچھ ہوا۔ کچھ دیر بعد میں نے ریوڈی ریوالی کے موڑ پر جون آف آرک کے مجسمے کے سامنے کار روکی۔ ہم کار سے اتر آئے۔ ہوا خوشبو سے بوجھل تھی۔ شاید اس لئے کہ لاکھوں کاریں کاربن مونو آکسائیڈ خارج نہیں کر رہی تھیں۔ ہم نے گہری گہری سانسیں

لیں اور خود کو تازہ دم محسوس کرنے لگے۔ پھر گائلز کو چھینکیں آنے لگیں۔ "اسے گلاب بخار کہتے ہیں۔" اس نے کہا۔ اس وقت سے روانگی تک وہ مسلسل چھینکتا رہا۔

پیرس بچپن ہی سے میرے خوابوں کا شہر تھا۔ گائلز کی چھینکیں بھی میرے لئے اس شہر کے سحر کو کم نہ کرسکیں۔ میں اور جیرالڈین ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کنج در کنج ٹہلتے رہے۔ پھولوں کی کیاریاں اگرچہ بے ترتیب تھیں۔ مگر اس بے ترتیبی میں بھی حسن محسوس ہو رہا تھا۔ گائلز ہمیں باغ میں چھوڑ کر سگار تلاش کرنے نکل گیا۔

ہم نے بہت سارے پھول توڑے۔ پھر ہم ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔ "یہ شہر اتنا ہی خوبصورت ہے' جتنا میرے تصور میں تھا۔" جیرالڈین نے کہا۔

"ہاں" میں نے کہا اور نہ جانے کیوں میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ جیرالڈین نے مجھے دلاسا دیا تو میں پھٹ پڑی۔ اسے کیسے بتاتی کہ یہ میرے بھی خوابوں کا شہر تھا۔ یہ اب بھی خوبصورت ہے' مگر زندگی سے محروم ہے۔ کچھ دیر بعد مجھے احساس ہوا کہ جیرالڈین مجھ سے لپٹی ہوئی ہے۔ وہ بھی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

کچھ دیر بعد جب گائلز سگار لے کر آیا تو ہم دونوں سنبھل چکے تھے۔ "ہم رٹز میں قیام کریں گے' کیا خیال ہے؟" گائلز نے کہا۔

"رٹز کے بار میں ہم نے شیمپین پی۔ "یہ یورپ کا سب سے خوبصورت اور مہنگا بار ہے۔" گائلز نے ہمیں مطلع کیا۔ "یہاں دنیا کے بڑے بڑے لوگ آتے تھے۔"

گائلز کو احساس ہی نہیں تھا کہ میں اور جیرالڈین دکھ اور تاسف کے کس مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ وہ خوش گوار موڈ میں اپنی ہانکتا رہا۔

"چلو...... چل کر باتھ روم میں پانی کا کنکشن چیک کرو۔" جیرالڈین نے کہا۔
"اگر یہ کام نہیں کر رہا ہے تو میں دریائے سین میں نہاؤں گی۔"

خوش قسمتی سے پانی کی ٹنکی بھری ہوئی تھی۔ شاور کام کر رہے تھے۔ ہم لوگ نہانے کے بعد قدرے تازہ دم ہوگئے۔ نہانے کے بعد ہم کھانے کے لئے نکلے۔ گائلز کا اصرار تھا کہ کھانے کے بعد میکسم چلا جائے۔ باہر نکل کر اس بار مجھے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا کہ پیرس موت کے دھندلکوں میں گھرا ہونے کے باوجود اب بھی دنیا کا حسین ترین شہر ہے۔

ہم میکسم پہنچے تو سورج غروب ہونے والا تھا۔ اتنی روشنی بہرحال تھی کہ ہم کسی دشواری کے بغیر مشہور عالم طعام گاہ میں پہنچ گئے۔ گائلز کچن میں جو کچھ موجود تھا' اس کے ذریعے کھانا تیار کرنے کے موڈ میں تھا۔ مگر میں نے اور جیرالڈین نے اصرار کیا کہ کہیں اور چلا جائے۔ مقبرے کی طرح ساکت اور گرد سے ڈھکا ہوا وہ مشہور ریستوران روح میں عجیب سے درد جگا رہا تھا۔

ہم ایک ون اسٹار ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔ چھوٹا سا وہ ریستوران بہت پُرکشش تھا۔ میزیں ڈنر کے لئے سیٹ تھیں' مگر ان پر کھانا نہیں کھایا جا سکتا تھا۔ گل دانوں میں مرجھائے ہوئے پھول گواہی دے رہے تھے کہ یہاں کچھ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں دنیا کے خاتمے کی کوئی علامت نہیں تھی۔

گائلز کھانا پکانے میں مصروف ہوگیا۔ میں اور جیرالڈین برگنڈی سے شغل کرتے رہے۔ پھر ہم نے چاندنی میں نوترے ڈیم کا نظارہ کیا۔ نیچے دریا پگھلی ہوئی چاندی کی طرح بہہ رہا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس تمام عرصے میں ہم نے کس موضوع پر گفتگو کی۔ بس اتنا کہہ سکتی ہوں کہ میں نے ماضی کے تذکرے سے گریز کیا۔ البتہ جیسن کا تذکرہ ضرور ہوا۔ ڈبل ایجنٹ ہونے کے باوجود نارکوٹکس بیورو کا وہ بدنصیب رکن کاکی کے بہت کام آیا تھا۔ اس نے میڈیسن اسکوائر گارڈن میں اسپینسر نامی ادکار کو چاؤ چاؤ تنظیم کے نہیں بلکہ کاکی کے اشارے پر قتل کیا تھا۔ آخری دن زیانا کے عرشے پر گائلز نے میرے سامنے اسے اسی خدمات کا معاوضہ ادا کیا تھا۔

"کاکی نے یہ کیوں چاہا تھا کہ لوگ سمجھیں' وہ قتل ہوگیا ہے؟" میں نے گائلز سے پوچھا۔

"اس لئے کہ اس وقت کاکی درحقیقت خطرے میں تھا۔ چاؤ چاؤ تنظیم والے کسی بھی وقت اس پر وار کرسکتے تھے۔ اس کے علاوہ سینیٹر وائٹ بھی اس کے گرد تیزی سے جال بُن رہا تھا......"

"لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ......" جیرالڈین نے مداخلت کی۔ اسے احساس ہوگیا تھا کہ مجھے وہ سب کچھ سننا اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ "ہمیں آخری آزمائش کرنا تھی۔ یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کون کاکی پر پختہ یقین رکھتا ہے۔ جنہیں یقین نہیں تھا' انہوں نے

سب کچھ گنوا دیا۔"

"اور جنہیں اس پر یقین تھا' انہوں نے بھی سب کچھ گنوا دیا۔" میں نے کہا۔

"نہیں۔" جیرالڈین نے مستحکم لہجے میں کہا۔ وہ اب بھی اپنے یقین میں راسخ تھی۔ "سب لوگ واپس آئیں گے........ مگر مختلف روپ میں۔"

میں نے خاموشی اختیار کرلی۔ یوں بھی وہ میرا پسندیدہ موضوع نہیں تھا۔

رات کو ہم نے گائلز کو شب بخیر کہا۔ پھر میں جیرالڈین کے کمرے میں چلی گئی۔ گائلز کی ناپسندیدگی مجھے اور جیرالڈین کو قریب لے آئی۔ میں نے جیرالڈین کو بتایا کہ میں کس قدر ڈپریس ہوں' جو کچھ ہوا ہے' اس نے مجھے کسی بری طرح دہشت زدہ کر دیا۔ وہ بے حد ہمدردی سے مجھے سمجھاتی رہی۔ مگر وہ اپنے موقف پر اٹل تھی۔

"اسے اس انداز میں دیکھو کہ کسی کو موت تکلیف دہ انداز میں نہیں آئی۔" اس نے دلیل دی۔ "اور پھر زمین پر کوئی انسان بھی نہیں بچا' جو ان کا سوگ مناتا' جسے دکھ ہوتا۔"

"کیوں؟ ہم انسان نہیں ہیں؟"

"نہیں ٹیڈی' ہم انسان نہیں ہیں۔"

"میں تو انسانوں کے انداز میں سوچتی ہوں۔"

"نہیں ٹیڈی' تم پرفیکٹ ماسٹر ہو۔"

"مجھے نہیں معلوم' پرفیکٹ ماسٹر کیا بلا ہے۔" میں بھی اپنے موقف پر ڈٹ گئی۔ "میں نہیں جانتی' کالکی کون ہے' سوائے اس کے کہ وہ انسانی تاریخ کا سب سے بڑا قاتل ہے........ بلحاظ تعداد بھی اور........"

جیرالڈین نے میری بات کاٹ دی۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔ "ایسی بات مت کہو۔ وہ قاتل نہیں ہے۔ وہ........ اس نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ وہ دنیا کے خاتمے کی غرض سے آیا تھا اور اس نے دنیا کو ختم کر دیا۔"

"اس آخری بات سے تو میں متفق ہوں۔" میں نے کہا۔

"اور اب ایک نئے دور کا آغاز بھی وہی کرے گا۔"

میں نے مزید بحث نہیں کی۔ اب میرے لئے دنیا میں جیرالڈین کے سوا کسی چیز میں

کوئی کشش نہیں رہ گئی تھی۔

اگلے روز میں نے جیرالڈین سے پوچھا کہ آخر مجھے زندہ رہنے والوں میں کس بنیاد پر منتخب کیا گیا۔ اس نے حسبِ معمول پرفیکٹ ماسٹر کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ مگر میں نے فوراً ہی اسے ٹوک دیا۔ "بہلاؤ مت مجھے۔ میں اصل وجہ جاننا چاہتی ہوں۔" میں نے ترشی سے کہا۔

خاصی طویل کوشش کے بعد جیرالڈین نے حقیقت اگلی۔ "کالکی کو پائلٹ کی ضرورت تھی۔"

"ہاں........ کھٹمنڈو ہی میں مجھے اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔" میں نے کہا۔ "مگر دنیا میں پائلٹوں کی کوئی کمی تو نہیں تھی۔"

جیرالڈین دیر تک مجھے دیکھتی رہی........ ٹٹولنے والی نظروں سے۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ میرے چہرے پر کیا دیکھنا چاہتی ہے۔ ورنہ میں اس سے یقیناً تعاون کرتی۔ پھر اس کے لب ہلے۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ "میں' تم اور گائلز........ ہم میں کونسی قدر مشترک ہے؟"

"ہم پرفیکٹ ماسٹرز ہیں۔"

"اس کے علاوہ کچھ؟"

میں سوچتی رہی........ ذہن پر زور دیتی رہی۔ مگر میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ حالانکہ مجھے سمجھ لینا چاہیے تھا۔

بالآخر جیرالڈین نے ہی میری مشکل آسان کر دی۔ "ہم میں مشترک قدر ایک نااہلی ہے۔ ہم انسانی نسل میں اضافہ نہیں کر سکتے۔ اس صلاحیت سے محروم ہیں ہم تینوں۔"

میں اب سوچ کر حیران ہو رہی ہوں کہ اس وقت بھی یہ بات میری سمجھ میں خاصی دشواری کے بعد آئی۔ حالانکہ مجھے ابتدا ہی میں یہ نکتہ سمجھ لینا چاہیے تھا۔

جیرالڈین نے دوسرا سوال کیا۔ "کالکی اور لکشمی کے درمیان قدر مشترک کیا ہے؟"

"میں سمجھ گئی۔ وہ انسانی نسل میں اضافے کی اہلیت رکھتے ہیں۔"

"روانگی سے پہلے گائلز نے لکشمی کا چیک اپ کیا تھا۔ وہ ماں بننے والی ہے۔" جیرالڈین نے انکشاف کیا۔

میری سمجھ میں آگیا کہ کالکی نے ساری دنیا کے انسانوں کو فنا کرنے کا اتنا بڑا قدم کیوں اٹھایا تھا۔ وجہ اس بڑے قدم کی ٹکر کی تھی۔ "اوہ......... وہ نئی نسل کا باوا آدم بننا چاہتا ہے......... آدم سوم؟"

"ہاں۔" جیرالڈین نے خوش ہو کر کہا۔ "اور لکشمی اماں حوا کا کردار ادا کرے گی۔ ہم اساتذہ ہیں اس نسل کے۔"

"لیکن......... لیکن کیا یہ ممکن ہے......... میرا مطلب ہے' ممکن ہے' ان کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوں۔ یا صرف لڑکے۔ یہ تو بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے۔ انہوں نے۔"

"ہرگز نہیں۔ میں علم تناسل پر تحقیق کرتی رہی ہوں۔ یہ میرا مضمون ہے۔"

میرے ذہن کے دریچے ایک ایک کر کے کھلتے گئے۔ جیرالڈین علم تناسل اور علم الابدان کی ماہر تھی۔ لکشمی طبیعات کی ماہر اور مستقبل کی ماں تھی۔ ڈاکٹر گالٹز ادویات کا ڈاکٹر تھا۔ ٹیڈی او ننگر ماہر ہوا باز اور انجینئر تھی۔ اور کالکی......... وہ تباہی کا دیوتا شیوا تھا۔ اور اب تخلیق کا دیوتا وشنو بننے والا تھا۔ معمے کی تمام کڑیاں کھلتی گئیں۔ ہر شخص کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا تھا۔

"تم ہونے والے بچے کی جنس کا تعین کر سکتی ہو؟" میں نے جیرالڈین سے پوچھا۔

"ہاں۔ صرف یہی نہیں' بلکہ اس کے لئے پروگرام بھی ترتیب دے سکتی ہوں تاکہ گڑبڑ کا امکان نہ رہے۔ درحقیقت ہم نے بہت احتیاط کے ساتھ منصوبہ بندی کی ہے۔ پہلی اولاد لڑکی ہوگی۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر......... بھگوان نہ کرے' لکشمی کو کچھ ہوگیا۔ تو وہ بچی نسل انسانی کے احیا کی ذمے داری سنبھالے گی۔ لیکن یہ تو دور از کار خدشے ہیں۔"

"ہمارے پروگرام کے تحت آئندہ بارہ سال میں کالکی اور لکشمی کے ہاں تین لڑکے اور چھ لڑکیاں پیدا ہوں گی۔ وہ نو بچے اس دنیا کو دوبارہ آباد کریں گے۔ کیوں ٹیڈی' ہے نا شاندار آئیڈیا!"

میں اسے خالی خالی نظروں سے تکتی اور حساب لگاتی رہی کہ ان تین لڑکوں اور چھ لڑکیوں کو دنیا کی آبادی لاکھوں تک پہنچانے میں کتنا عرصہ لگے گا۔ میرا ذہن برقی سرعت سے کام کر رہا تھا۔ بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ یہ کام دو سو سال سے پہلے ممکن نہیں۔ دنیا کی

آبادی قابل قدر ہونے میں کم از کم دو صدیاں صرف ہوں گی۔

"جسمانی طور پر وہ ایک دوسرے کے لئے مناسب ترین ہیں۔"

"اس سے کیا ہوتا ہے۔ بہترین جوڑوں کے ہاں بھی بدہیئت اور ناکارہ......... جسمانی طور پر نااہل بچے پیدا ہوسکتے ہیں۔"

"یہ میرا شعبہ ہے۔ جینیٹک پروگرامنگ میں کنٹرول کروں گی۔ گزشتہ چند برسوں میں میں نے اس کام کو خاصا آگے بڑھایا ہے۔ ٹیڈی' ہم دنیا کے خوش قسمت ترین لوگوں میں سے ہیں۔ ہم نئی انسانی نسل کے اساتذہ ہیں......... معلم۔"

میرے پاس اس کی بے تکی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ ہم اٹھے اور ہوٹل کی طرف چل دیے۔ سنسان سڑکوں پر بلیاں اور کتے ہمیں بڑے تجسس سے دیکھتے رہے۔ وہ بہت آسانی سے انسانوں سے محروم دنیا کے عادی ہوگئے تھے۔ پھر ان کے انداز سے وحشت جھلکنے لگی مگر ان میں سے کوئی ہمارے قریب نہیں آیا۔

بعد میں گالٹز نے اصرار کیا کہ آئندہ ہمیں مسلح رہنا چاہیے۔ اب جانوروں کے ٹیکے لگانے والا کوئی نہیں ہے۔ لہٰذا پاگل پن کے جراثیم ان میں کسی وقت بھی فروغ پاسکتے ہیں......... اور ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے۔

بہرحال ہوٹل پہنچ کر میں نے جیرالڈین سے پوچھا۔ "تمہیں کالکی کے دیوتا ہونے پر کبھی شبہ نہیں رہا نا؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مجھے شروع ہی سے مکمل یقین رہا ہے اس پر۔"

"اور مجھے اس کے دیوتا ہونے پر اب تک یقین نہیں آیا۔"

اس نے کھڑکی سے ساکت پیرس کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ ٹھہری ہوئی زندگی اس کے دیوتا ہونے کا ثبوت ہے۔"

"یہ کام تو ماسٹر سارجنٹ جیمز جے کیلی بھی کر سکتا تھا۔" میں نے اعتراض کیا۔

"نہیں' یہ وشنو کے علاوہ کسی کے بس کا کام نہیں تھا۔"

گویا جیرالڈین اپنے یقین میں کامل تھی۔ مجھے اس پر رشک آنے لگا۔

------------ ☆ ------------

پیرس میں ہمارا آخری دن مفت کی شاپنگ کی نذر ہوا۔ جیرالڈین کے نزدیک وہ

شاپنگ تھی جبکہ گائلز اسے لوٹ مار قرار دیتا تھا۔ وہ لاقانونیت پسند کرتا تھا۔ میرے نزدیک وہ لاقانونیت نہیں تھی۔ ہم وہ چیزیں سمیٹ رہے تھے جن کا اب کوئی دعوے دار نہیں تھا۔

جیرالڈین اور میں نے ملبوسات کے متعدد اسٹور کھنگالے۔ ہم نے اپنے اور لکشمی کے لئے ملبوسات منتخب کئے۔ پھر ہم نے کارٹیر جیولرز پر چھاپا مارا۔ مجھے زیورات سے کبھی دلچسپی نہیں رہی تھی' لیکن اس وقت جواہرات سے مزین زیورات نے مجھے اور جیرالڈین کو مسحور کر دیا۔ ہم نے بہت سارے زیورات منتخب کئے۔ یہاں بھی ہمیں لکشمی کا خیال رہا تھا۔ میں نے لکشمی کے لئے موتیوں کا سیٹ پسند کیا۔

اس دوران گائلز کہیں سے ایک ٹرک لے آیا تھا۔ اس نے ٹرک اسٹور کے سامنے پارک کر دیا۔ ہم نے ملبوسات اور زیورات کے علاوہ پینٹنگز بھی منتخب کیں۔ ان میں مونالیزا بھی تھی۔ ہم نے سارا سامان ٹرک پر لادا' ٹرک کو ایئرپورٹ لے گئے اور تمام چیزیں جہاز پر لاد دیں۔

کالکی اور لکشمی سے روزانہ بات ہوتی تھی۔

ہمارا سفر دوبارہ شروع ہوا۔ کہیں زندگی کے آثار نظر نہیں آئے۔ ہر طرف مردہ شہروں سے واسطہ پڑا۔ عام طور پر ہم نے لینڈنگ اسی وقت کی' جب فیول کی ضرورت پڑی۔ ساری دنیا چھاننے کے بعد ان ملکوں کی باری آئی' جہاں ہم کنول نہیں گرا سکے تھے' جہاں کنول پہنچانے کے لئے کالکی نے دوسرے ذرائع استعمال کئے تھے۔ گائلز نے اصرار کیا کہ وہاں ہم خاص طور پر اتر کر چیک کریں گے کہ دنیا کا خاتمہ مکمل ہوا ہے یا نہیں۔

پہلے تین ملکوں میں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ گائلز بے حد خوش ہوا۔ "گویا دنیا کے مکمل خاتمے کی تصدیق ہوگئی۔" اس نے کہا۔

چوتھا ملک سعودی عرب تھا۔ اس کی حدود میں پہنچنے سے پہلے ہی ایک زبردست طوفان نے ہمیں روٹ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ "خیر' اب چیک کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں۔" گائلز نے کہا۔ "میں مطمئن ہوں کہ دنیا ختم ہو چکی ہے۔"

اس کے باوجود اگلے روز ہم نے پھر کوشش کی۔ ہمیں ایک حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ سعودی عرب برفانی طوفانوں کی زد میں تھا۔ ایسے میں اترنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ ہم

جغرافیائی' موسمیاتی تبدیلیوں پر بات کرتے رہے۔ دنیا ختم ہو چکی تھی.......... موسموں سے بے نیاز۔ اب وہاں سوائے ہمارے کوئی نہیں تھا۔

ہمارا آخری پڑاؤ پاکستان میں ہوا۔ وہاں سے ویڈیو کیسٹوں کے بے بہا خزانے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں لگا۔ دنیا کی ہر فلم کا کیسٹ وہاں موجود تھا۔ ہم نے وہاں بھی خوب لوٹ مار کی۔

بالآخر ہمارا سفر ختم ہوا۔ ہم دہلی کے ہوائی اڈے پر اترے۔ کالکی اور لکشمی نے گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ انہوں نے بھی طوفان اور سیلاب کی خبر سنائی۔ قدرت نے اپنا نظام صفائی وہاں بھی آزمایا تھا۔ میں نے سکون کا سانس لیا۔ دنیا بھر سے وہ آثار مٹ گئے جو مجھے احساسِ جرم میں مبتلا کرتے تھے۔

"ہم پرائم منسٹر ہاؤس منتقل ہو گئے ہیں۔" لکشمی نے خوش خبری سنائی۔

"اب ہندومت کی تسخیر مکمل ہو گئی۔" کالکی نے کہا۔ "صرف اسی لئے تو ہم یہاں سیٹل ہوئے تھے۔ ہماری اور ہمارے دھرم کی جنم بھومی یہی ہے۔ یہیں سے نئی انسانی زندگی کا آغاز ہو گا۔"

ہم ان کے ساتھ پرائم منسٹر ہاؤس میں داخل ہوئے۔ گرمی کا احساس ستانے لگا۔

"یہاں تو ایئر کنڈیشنر کے بغیر کام نہیں چلے گا۔" گائلز نے کہا۔

"اس کا بندوبست بھی ہو گیا ہے۔" لکشمی چہکی۔

"جنریٹر میسر آ گیا ہے۔" کالکی نے وضاحت کی۔ "ہماری تمام ضروریات پوری ہو جائیں گی۔"

اچانک باہر کی جانب سے زبردست دہاڑ سنائی دی۔ ہم نے چونک کر دیکھا۔ پرائم منسٹر ہاؤس کے سامنے والے پارک کے گیٹ پر شیروں کا ایک جوڑا کھڑا ہمیں متجسس نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ "لکشمی کا شکریہ ادا کرو۔" کالکی نے تلخی سے کہا۔ "یہ چڑیا گھر کا تحفہ ہے۔"

"بالکل بے ضرر ہیں بے چارے۔" لکشمی نے کہا۔

"اتنے یقین سے نہ کہو۔" کالکی بولا۔ پھر اس نے ہمیں مشورہ دیا کہ ہمیں غیر مسلح باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

یہ اصول ہم پہلے ہی تسلیم کر چکے تھے بلکہ اس پر عمل بھی کر رہے تھے۔

ایک صبح میں ٹہلتی ہوئی اس مندر کی طرف گئی' جہاں لکشمی پہلی ملاقات کے بعد لے گئی تھی۔ اس مندر پر اب صرف بندروں کی حکمرانی تھی۔ میں چھوٹے بندروں کا ایک جوڑا اپنے ساتھ لے آئی۔ لکشمی انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ وہ دیر تک انہیں پیار کرتی رہی۔

کالکی نے اگلے روز بھی شیروں کو دیکھ کر واویلا کیا۔ "جب تک یہ بھوکے یا خوف زدہ نہ ہوں' ہم پر حملہ نہیں کریں گے۔" لکشمی نے اسے سمجھایا۔ "اور اب ان کے بھوکے رہنے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ ہمیں پسند کرتے ہیں۔ یہ انسانوں میں گھرے رہنے کے عادی ہیں۔ اسی لئے ہم سے قریب رہنا چاہتے ہیں۔"

گائلز فکر مند نظر آنے لگا۔ اسے بھی جانوروں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ "یہ گیٹ تو نہیں پھلانگ سکتے نا؟" اس نے پوچھا۔

پرائم منسٹر ہاؤس میں رات کا کھانا بہت پُرلطف ثابت ہوا۔ کھانے میں ہر چیز میسر تھی۔ کالکی نے پرائم منسٹر ہاؤس کے لان میں سبزیاں اگائی تھیں۔ پھلوں کی بھی کوئی کمی نہیں تھی۔ میں نے صفائی کے سلسلے میں لکشمی کو داد دی تو کالکی جلدی سے بولا۔ "یہ میرا کارنامہ ہے۔ یہاں جتنی گندگی تھی' تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ میں نے پوری زندگی میں اتنی محنت کبھی نہیں کی۔" وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔

ہمیں علم بھی نہیں تھا۔ گائلز واشنگٹن میں قیام کے دوران وائٹ ہاؤس سے تمام اہم دستاویزات اور کاغذات کا پشتارہ اٹھا لایا تھا۔ اس نے وہ فائلیں کالکی کے سامنے ڈھیر کر دیں۔ "پتا ہے' وائٹ ہاؤس میں آخری میٹنگ جنگ کے بارے میں ہو رہی تھی۔" اس نے بتایا۔ "امریکا اور روس دونوں نائٹروجن بم کی خطرناکی میں اضافہ کر چکے تھے۔ سی آئی اے نے رپورٹ دی تھی کہ روس افریقہ میں امریکا سے الجھنے کی تیاری کر رہا ہے۔ شاید وہ نئے نائٹروجن سی بم کی آزمائش بھی کرنا چاہتے تھے۔ صدر نے فیصلہ کر لیا تھا کہ روسیوں کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ منہ توڑ جواب کا مطلب سمجھتے ہو نا؟"

"خدا کی پناہ۔" لکشمی دہل گئی۔ "کیا انجام ہوتا بھلا اس جنگ کا؟"

"دنیا تباہ ہو جاتی۔"

"مگر اس سے پہلے ہی وشنو حرکت میں آ گیا۔ دنیا کو تباہ تو ہونا ہی تھا۔ میں نے چار ارب انسانوں کو اذیت ناک موت سے بچایا۔" کالکی نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ جنگ ناگزیر ہو گئی تھی؟" میں نے گائلز کو چیلنج کیا۔

"دستاویزی ثبوت موجود ہے۔ دیکھو۔" گائلز نے فائلوں کی طرف اشارہ کیا۔

میں خاموش ہو گئی۔ جانتی تھی کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ افسوسناک بات یہ تھی کہ جو کچھ کالکی نے کہا' وہ بھی درست تھا۔ سیاست دانوں اور سائنس دانوں نے مل کر انسان کے لئے زندگی کا ہر دروازہ بند کر دیا تھا۔

کھانے میں گوشت کے نام پر صرف مچھلی تھی۔ "دراصل کالکی کسی جاندار کو ہلاک نہیں کر سکتا۔" لکشمی نے وضاحت کی۔

"چلو' میرے لئے ایک عہدے کا اضافہ ہوا۔" گائلز نے کہا۔ "ڈاکٹر اور پرفیکٹ ماسٹر کے علاوہ اب تم مجھے سرکاری قصائی بھی سمجھ سکتے ہو۔ باورچی میں پہلے ہی ثابت ہو چکا تھا۔"

کھانے کے بعد تحفے پیش کرنے کا دور چلا۔ لکشمی موتیوں کا سیٹ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ گائلز کالکی کے لئے وہ کلاک لایا تھا' جو شاہ جاپان کے محل سے حاصل کیا گیا تھا۔ وہ نہ صرف دنیا کے ہر شہر کا معیاری وقت بتاتا تھا بلکہ سیارگان کی پوزیشن بھی ظاہر کرتا تھا۔

"میرے مریض کا کیا حال ہے؟" گائلز نے لکشمی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

لکشمی مسکرا دی۔ "میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔"

"ولادت کب متوقع ہے؟" میں نے پوچھا۔

"دسمبر میں۔" کالکی نے جواب دیا۔

چنانچہ ہم سب نے آنے والی نسل کے نام پر جام لنڈھائے اور بے خود ہو گئے۔

رات کو میں اور جیرالڈین ایک ہی کمرے میں سوئے۔

------------☆------------

اگرچہ ہمارا ہیڈ کوارٹر پرائم منسٹر ہاؤس ہی میں رہا۔ مگر میں نے فیصلہ کیا کہ پانچ افراد اور دو بندروں کے قیام کے لئے جگہ کچھ کم ہے۔ چنانچہ گاٹلز پرائم منسٹر ہاؤس سے کچھ فاصلے پر واقع سرکاری گیسٹ ہاؤس میں منتقل ہوگیا۔ میں اور جیرالڈین تاج ہوٹل چلے آئے۔ وہ بھی پرائم منسٹر ہاؤس سے زیادہ دور نہیں تھا۔

اگست میں جیرالڈین نے ہوٹل کی تیسری منزل پر اپنی لیبارٹری قائم کرلی۔ آلات کی کوئی کمی نہیں تھی۔ ہم ڈی سی ۱۰ میں بیٹھے اور دنیا بھر سے بہترین کوالٹی کے تمام ضروری آلات جمع کر لائے۔ وہ دن بھر انڈوں' مرغیوں اور نہ جانے کس کس پر تجربات کرتی رہتی۔ میرا خیال ہے' وہ پیدائش کے سلسلے' میں پیدا ہونے والے بچے کی جنس کے متعلق اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر وہ اس سلسلے میں گفتگو بھی نہیں کرتی تھی۔

میری اپنی مصروفات بھی کم نہیں تھیں۔ میں ہر صبح پرائم منسٹر ہاؤس جاتی اور ضروری کاموں کے سلسلے میں کالکی اور گاٹلز کا ہاتھ بٹاتی۔ کالکی کے پاس اب دو گائیں تھی جبکہ گاٹلز نے اچھا خاصا مرغی خانہ بنا لیا تھا۔ بھیڑوں کا ایک گلہ بھی سست رفتاری سے بڑھ رہا تھا۔ روٹی پکانے کا کام لکشمی کے ذمے تھا۔ آٹا تیزی سے ختم ہو رہا تھا۔ کالکی کا خیال تھا کہ گندم کی فصل تیار ہونے والی ہے' اس پر بھی محنت ہوگی۔ دشواری یہ تھی کہ فصل کاٹنے کا تجربہ ہم میں سے کسی کو بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے زراعت کے مضمون کا مطالعہ شروع کر دیا۔

لنچ میں ہوٹل واپس آکر جیرالڈین کے ساتھ کرتی تھی۔ رات کا کھانا عموماً پرائم منسٹر ہاؤس میں ہم سب اکٹھے کھاتے۔ ایسے موقعوں پر سب کو خوش لباسی کا دورہ پڑ جاتا۔ خاص طور پر لکشمی اور جیرالڈین کے درمیان خوب مقابلہ ہوتا۔ دونوں ہر شام نئے کپڑے' نئے زیور پہنتیں۔ کمرہ طعام چمک اٹھتا۔

اواخر اگست کی ایک رات لکشمی نے پکنک کی تجویز پیش کی' جس کی تائید سبھی نے کی۔ پکنک کے لئے لال قلعہ تجویز ہوا۔

وہ بہت اداس پکنک تھی۔ کیوں کہ لال قلعے کی خوبصورت عمارت کھنڈر میں تبدیل ہوگئی تھی۔ ہر طرف جھاڑ جھنکار کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم نے دریا کے کنارے

لنچ کیا اور ملول و دل گرفتہ لوٹ آئے۔

ایک اور موقع پر ہمیں تاج محل دیکھنے کا خیال آیا۔ ہم بائی روڈ آگرہ گئے۔ وہاں تاج محل نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

ایک دن کالکی نے مجھ سے پوچھا۔ "تمہیں تنہائی کا احساس ستاتا ہے؟"

اس سوال نے مجھے چونکا دیا۔ میں نے چند لمحے سوچنے کے بعد اثبات میں جواب دیا۔

"مجھے بھی ہوتا ہے۔ تنہائی کا احساس۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

میں حیران رہ گئی۔ "تم وشنو ہو...... تخلیق کار...... تم شیوا ہو...... تباہی کے دیوتا...... اور تمہیں تنہائی کا احساس ستاتا ہے!"

"دیوتاؤں کو تنہائی زیادہ ستاتی ہے ٹیڈی۔"

میں نے اسے بغور دیکھا۔ وہ دریا کے پانی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ مگر اس کی آنکھوں سے مہیب خلا جھانک رہے تھے۔

"یہی تو دشواری ہے۔ میں بہت سے لوگوں کی کمی محسوس کرتا ہوں۔ حالاں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ تخلیق کار میں ہوں گا۔ پھر یہ افسردگی کیسی؟ مگر کبھی کبھی مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں بھٹک گیا ہوں۔"

"دیوتا ہی بھٹکنے لگے تو انسانوں کا کیا ہوگا؟"

"وشنو نہیں بھٹکتا...... کالکی نہیں بھٹکتا مگر جیمز جے کیلی تو بھٹکے گا بھی...... افسردہ بھی ہوگا۔ انسانی جسم میں یہی تو قباحت ہے۔ کاش...... کاش......" اس سے بات پوری نہیں کی گئی۔ اس کے لہجے میں بلا کا درد تھا۔

خوش قسمتی سے میں اس مرحلے سے پہلے ہی گزر چکی تھی؟ جذباتی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی۔ میں نے بہت کچھ گنوایا تھا۔ میں نے بہت سوچا تھا۔ یہ بھی تو ممکن تھا کہ کار کے حادثے میں ان لوگوں کو موت آجاتی۔ اس صورت میں تو میں بکھر کر رہ جاتی۔ بھری دنیا میں ایک آدمی...... یا چند افراد کا...... قریبی' محبوب افراد کا کھو جانا شاق گزرتا ہے۔ لیکن اب مجھے اتنا احساسِ زیاں تھا۔ دنیا میں کچھ بھی تو نہیں بچا تھا...... اور میرے محبوب لوگ دنیا ہی کا ایک حصہ تھے۔ پھر غم کیسا...... وہ تو یوں مٹ گئے تھے'

جیسے ڈسٹر کی مدد سے بلیک بورڈ پر لکھی ہوئی تحریر مٹا دی جائے۔

"اگر نیوٹرون بموں کے ذریعے دنیا ختم ہوتی تو ہزاروں سال غیر آباد اور بنجر رہتی۔ جانور بھی مر جاتے۔ سبزہ بھی ختم ہو جاتا۔ زمین صدیوں ناقابلِ استعمال رہتی۔ اس لحاظ سے میری مداخلت بروقت اور بہتر ہوئی۔ میں نے زندگی کو ختم کیا مگر اس کا بیج بھی محفوظ رکھا اور وہ دھرتی بھی' جس سے زندگی نمو پائے گی۔ میں نے زمین کو بنجر اور بانجھ ہونے سے بچا لیا۔ اب میں زندگی کے نئے دور کا آغاز کر رہا ہوں مگر.........." اس کے چہرے پر بدمزگی نظر آنے لگی۔ "مگر میں انسان بھی ہوں۔ جیمز جے کیلی کا ذہن اس کام کو نہیں سمجھ پاتا' جس کے لئے میں نے اسے استعمال کیا ہے۔ کبھی کبھی میرے اندر عجیب سرگوشیاں گونجتی ہیں۔ لگتا ہے۔ انسانی نسل کا مکمل خاتمہ ضروری ہے۔ مکمل خاتمہ۔ کیا مصیبت ہے۔ شیوا کہتا ہے' ہر انسان کو مٹا دو۔ وشنو سرگوشی کرتا ہے.......... اسے محفوظ رکھو۔ برہما کہتا ہے' نئے دور کا آغاز کرو۔ کیسا عجیب تضاد ہے۔"

------------ ☆ ------------

ہمارے درمیان نئی نسل کے لئے آرٹ کے نمونے محفوظ رکھنے کے سلسلے میں اکثر گفتگو ہوتی تھی۔ دشواری یہ تھی کہ ہم تعداد میں بہت کم تھے جس وقت تک انسانی نسل میں اتنا اضافہ ہوتا کہ پرانے آثار پوری طرح محفوظ رکھنا ممکن ہو جاتا' اس وقت تک سب کچھ مٹ چکا ہوتا.......... محفوظ رکھنے کے لئے کچھ بھی نہ بچتا۔

گالٹز کے اور اپنے درمیان مجھے ایک دیوار حائل محسوس ہوئی۔ گالٹز کو بھی اس کی موجودگی کا احساس تھا۔ اس دیوار کی معمار میں تھی۔ درحقیقت مجھ میں کوئی ہے' جو دیواروں کو پسند کرتا ہے۔

"تمہارا کیا خیال ہے' ہم عددی اعتبار سے کمزور نہیں ہیں؟" ایک دن گالٹز نے پوچھا۔

میں نے محتاط لہجے میں کہا۔ "میرا خیال ہے' تم لوگ اس سلسلے میں بہت پہلے غور کر چکے ہو۔ فیصلہ بعد میں کیا گیا ہوگا۔" مجھے یہ جال محسوس ہو رہا تھا۔ پہلے کالکی نے مجھ سے تنہائی کے سلسلے میں استفسار کیا تھا اور اب گالٹز یہ مسئلہ اٹھا رہا تھا۔ شاید یہ بھی کوئی آزمائش تھی۔ "دیکھو.......... ہمارے پاس صرف دو افراد ہیں' جو افزائشِ نسل کی

صلاحیت رکھتے ہیں۔" میں نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "ہم تین افراد یعنی میں' تم اور جیرالڈین اس معاملے میں بنجر ہیں۔ ہمارا کام انسانی ورثے کو محفوظ رکھنا اور نئی نسل کی تربیت کرنا ہے۔ بارہ سال کے عرصے میں نو بچے پیدا ہوں گے۔"

"میں نئے دور کی بات نہیں کر رہا تھا۔" گالٹز نے میری بات کاٹ دی۔ "اس سلسلے میں تشویش کی بات کوئی نہیں۔ کالکی اور لکشمی کو انسانی نسل کا شاہی خزانہ سمجھو۔ میرا مطلب تھا کہ فی الوقت ہم لوگ تعداد میں تھوڑے ہیں۔ تنہائی کا احساس ہونے لگتا ہے کبھی کبھی۔"

"تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو یہ سوال؟" میں نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تم لوگوں نے پہلے کبھی کسی سلسلے میں مجھ سے مشورہ نہیں لیا۔ نہیں بھئی' یہ اسکرپٹ بھی تمہارا ہے اور شو بھی۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میرے مشورے کی اس لئے بھی کوئی اہمیت نہیں کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ سب ممکن ہے۔"

"بہرحال' وہ تو سب کچھ ہو گیا' جو سوچا گیا تھا' صرف اس لئے کہ کالکی وشنو ہے۔" گالٹز نے کہا۔ پھر کچھ سوچ کر اضافہ کیا "اسے وشنو ہونا ہی چاہیے۔"

اس اضافی ٹکڑے نے مجھے حیران کر دیا۔ "کیوں.......... تمہیں کوئی شک ہے اس پر؟" میں نے پوچھا۔

"شک تو انسان کی سرشت میں ہے ڈیئر ٹیڈی۔ پرفیکٹ ماسٹر ہونے کے باوجود بنیادی طور پر میں انسان ہوں۔"

"ممکن ہے' وہ وشنو نہ ہو۔" میں نے تیز لہجے میں کہا۔ "شیوا کی حیثیت سے اس کی کارکردگی شاندار رہی ہے۔"

گالٹز نے مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھا ایسا لگا' جیسے وہ مجھے کچھ بتانا چاہ رہا ہے' مگر بتانے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی ہے۔ "ہاں.......... وہ شیوا ہے جو وشنو ہے' جو برہما ہے' جو کالکی ہے۔" یہ کہہ کر اس نے قہقہہ لگایا۔ انداز ہسٹریائی تھا۔ پھر وہ مجھے گھورتا رہا۔

پھر خاموشی کے بطن سے میرے ذہن میں ایک آئیڈیے نے جنم لیا۔ مجھے احساس ہوا کہ مجھے یہ بات اسی وقت سمجھ لینی چاہیے تھی' جب اس نے عددی کمی کا ذکر چھیڑا تھا۔ "ہاں.......... ہم زبردست عدم توازن کا شکار ہیں۔" میں نے کہا۔ "پانچ کا ہندسہ

نامناسب ہے۔"

"یہ مقدس ہندسہ ہے۔" گالٹز نے اپنے جذبات چھپاتے ہوئے کہا۔ وہ میری بات سمجھ گیا تھا۔

"مقدس ہو یا نہ ہو' اس ہندسے نے تمہیں تنہائی دی ہے۔" میں نے کہا۔ "کالکی کے لئے لکشمی ہے اور میرے لئے میری دوست جیرالڈین۔ تم رہ گئے اکیلے۔ تمہیں بے چاری اسٹیلا کو بچالینا چاہیے تھا...... ہاں' پہلے اسے بھی بنجر کر دیتے۔" پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ اذیت رسانی میں کتنا لطف ہے۔ گالٹز کا چہرہ تمتما اٹھا تھا۔

اس کے بعد جیرالڈین سے کئی بار اس موضوع پر گفتگو ہوئی۔ جیرالڈین کو گالٹز سے ہمدردی تھی۔ مگر وہ اس کے دکھ کا مداوا کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے گالٹز سے ویسے ہی گھن آتی تھی۔

"تو تم نے اپنی تنہائی کا حل کھانا پکانے میں ڈھونڈا ہے؟" میں نے ایک دن گالٹز کو چھیڑا۔

"میرا رول یہی ہے۔" اس نے مجھ سے نظریں ملائے بغیر کہا۔ "مجھے تنہائی سے عشق ہے۔"

میں نے اس کی اذیت کے خیال سے موضوع بدل دیا اور چرس کے سگریٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "دنیا کے خاتمے میں منشیات کے کاروبار کی کیا اہمیت تھی؟"

میں دیکھنا چاہتی تھی' وہ وہی جواب دیتا ہے یا نہیں' جو کالکی نے مجھے گھڑسواری کرتے ہوئے دیا تھا۔

"دولت کا حصول مائی ڈیئر ٹیڈی۔"

"یہ تو ہے' مگر میرا مطلب تھا' دنیا کے خاتمے سے کچھ اس کا بھی تعلق ہے یا نہیں؟"

"بالکل بھی نہیں۔ ہم تو کسی بھی قسم کے نشے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ہمارے آشرم اس لعنت سے پاک تھے۔"

"اور تم اب بھی چرس پی رہے ہو!"

"میں گناہ گار سے بھی اتنی ہی نفرت کرتا ہوں' جتنی گناہ سے۔ اپنے اس فعل پر مجھے خود سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔"

"تم لوگ سینیٹر وائٹ کو بھی رشوت دیتے رہے تھے یا نہیں؟"

"ہر صدارتی امیدوار کو دولت کی ضرورت ہوتی ہے' خواہ وہ کسی سے بھی ملے۔ ہم نے اس کی انتخابی مہم فنڈ میں عطیہ دیا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ ٹیڈی کہ ذاتی طور پر میں اسے ووٹ بھی دیتا۔ میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔ وہ مضبوط آدمی تھا۔ ذمے داری کا احساس کرنا جانتا تھا۔"

"تب تو تمہیں اسے بچالینا چاہیے تھا۔"

"چھوڑو ان باتوں کو۔" گالٹز نے بیزاری سے کہا۔

دوپہر کے کھانے پر لکشمی نے اعلان کیا کہ وہ اپنی بچی کا نام حوا رکھے گی۔

میں نے کہا۔ "وشنو کے بچے کے لئے یہ نام غیر موزوں معلوم ہوتا ہے۔"

"ارے نہیں۔ میں تنگ نظر ہرگز نہیں ہوں۔" کالکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو' نئی نسل کا اصل مذہب ہندو مت ہوگا۔" گالٹز نے مستحکم لہجے میں کہا۔

"مذہب کی ضرورت کیا ہے؟" میں نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ درحقیقت میں اب بھی بے دین تھی۔ میں مانتی تھی کہ کیلی کالکی ہے اور کالکی وشنو ہے۔ مگر خدا کا تصور پھر بھی ذہن میں نہیں ابھرتا تھا۔ میرے نزدیک وشنو محض ایک نام تھا' حقیقت نہیں۔ وہ لوگ مجھے اس امید پر برداشت کر رہے تھے کہ کسی دن میں سدھر جاؤں گی۔

"مذہب کے بغیر کچھ بھی نہیں۔" کالکی نے کہا۔ "ہر چیز مجھ سے شروع ہوتی ہے۔ ہے کہ نہیں؟ اب میری اولاد زمین پر بسے گی۔ پھلے پھولے گی۔ میں خالق ہوں اور یہ عین فطرت ہے کہ میری اولاد اور اس کی اولاد اپنے خالق کی پوجا کرے۔ اب میں ہی انسانی حیات کا منبع ہوں۔"

اگلے روز کالکی نے مجھ سے عجیب فرمائش کی۔ "میں چاہتا ہوں کہ جس دن تم نے پہلی بار میرا نام سنا تھا' اس دن سے اب تک تمام داستان لکھ دو' سب کچھ' پوری سچائی کے ساتھ۔ میرے بارے میں اپنے تمام شکوک سمیت سب کچھ لکھ دو۔"

میں نے معمول کے مطابق معذرت کی۔ "میری پچھلی کتاب بھی میری لکھی ہوئی نہیں تھی۔ میں رائٹر نہیں ہوں۔"

"مجھے اندازِ تحریر سے کوئی غرض نہیں ہوگی۔ بس میں ریکارڈ......... چاہتا ہوں ہر چیز کا۔ تم کیا جانتی ہو' سمجھتی ہو' محسوس کرتی ہو اور تم نے کیا محسوس کیا تھا؟"

"لیکن کیوں؟"

"مستقبل کے لئے......... نئی نسل کے لئے۔ انہیں ہر بات کا علم ہونا چاہیے۔"

"یہ کام گالکز زیادہ بہتر طور پر کر سکتا ہے۔"

"نہیں۔ یہ کام تمہی کو کرنا ہے۔" اس نے اصرار کیا۔

اس کا اصرار میری سمجھ سے باہر تھا۔ میں اب بھی اس کا سبب نہیں جان سکی ہوں۔ بہرحال میں متفق ہو گئی۔ کیوں نہ ہوتی؟ بھگوان کے لئے نئی کتاب لکھنے کا اعزاز کوئی معمولی اعزاز تو نہیں ہوتا۔ میں نے مذاق کے طور پر یہی بات کالکی سے کہہ دی۔

"ہاں......... تم ہی لکھ سکتی ہو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم نے سب کچھ دیکھا ہے۔ اختتام بھی......... اور اب آغاز بھی دیکھو گی۔"

سچی بات ہے کہ مجھے سب کچھ یاد کرنے اور اسے لکھنے میں لطف آیا۔ ایک مصروفیت الگ میسر آ گئی۔ ہر صبح میں یہاں' اس کیبنٹ روم میں آ بیٹھتی ہوں اور گھنٹوں لکھتی رہتی ہوں۔ آدھی کتاب لکھنے کے بعد میں نے کالکی سے کہا کہ وہ اس پر ایک نظر ڈال لے' مگر اس نے انکار کر دیا۔ "نہیں پہلے تم اسے مکمل کر لو۔" اس نے کہا۔

خزاں کا خوبصورت موسم آ گیا ہے۔ گزشتہ ماہ میں کوئی قابلِ ذکر بات نہیں ہوئی ہے۔ ہم شہر سے بھی نہیں نکلے ہیں۔ میں بندروں کی جو جوڑی لائی تھی' جن کا نام ہم نے جیک اور جل رکھا تھا۔ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچہ مادہ ہے......... اور یہ اچھا شگون ہے۔ ایک عجیب بات ہے' ہم اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ہمیشہ اسے بے بی کہتے ہیں۔"

میں نے تاج ہوٹل کی لابی اور بار کو بندروں کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ وہ بہت خوش ہیں۔ ہر وقت چیں چیں کرتے اور اچھلتے پھاندتے رہتے ہیں۔ شروع میں جیرالڈین کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔ مگر جل کے ماں بننے کے بعد اس کا رویہ بدل گیا ہے۔ خصوصاً جل کے ساتھ اس کا برتاؤ محبت آمیز تھا۔ جل سدھر بھی گئی ہے۔ اب وہ سنجیدہ اور بردبار

ہو گئی ہے۔ اس نے ماں بنتے ہی اپنی ساری شرارتیں ترک کر دی ہیں۔ البتہ جیک اب بھی ویسا ہی ہے۔ وہ اپنے بچے سے بہت زیادہ حسد کرتا ہے مگر یہ تو قدرتی بات ہے۔

میں ان کی حرکتیں دیکھ دیکھ کر حیران ہوں کہ وہ ہم سے کس قدر مشابہ ہیں۔ جیرالڈین کا خیال ہے کہ میں عقیدہ آواگون کی قائل ہوتی جا رہی ہوں۔ مگر میرے خیال میں یہ بات نہیں ہے۔ درحقیقت بندر نسلی اعتبار سے ہم انسانوں سے خاصے قریب ہیں۔ کچھ تو وہ جبلی طور پر ہماری نقل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں سوچتی ہوں کہ ہم انہیں تعلیم کیوں نہیں دے سکتے۔ انہیں بہت کچھ کیوں نہیں سکھا سکتے؟

دن مصروفیت میں گزر رہے ہیں۔ جیرالڈین اپنا بیشتر وقت لیبارٹری میں گزارنے لگی ہے۔ لکشمی فزکس کا مطالعہ کرتی رہتی ہے۔ گالکز وائٹ ہاؤس سے ایف بی آئی اور سی آئی اے کی جو فائلیں لایا تھا' ان کی اسٹڈی کرتا رہتا ہے۔ اس نے کالکی انٹرپرائز پر ایک فائل مرتب کی ہے' جس کی ضخامت دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔

"میں یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ آنے والی نسل کو دکھا سکوں۔ کالی کے آخری دور میں حکومتیں کس انداز میں کام کرتی تھیں۔" اس نے وضاحت کی ہے۔

اس وقت ہم سب کیبنٹ روم میں میری اور گالکز کی مرتب کردہ فائلیں دیکھ رہے ہیں۔

"لیکن اس طرح تو ہم نئی نسل کے ذہن میں بدنظریات ٹھونس دیں گے۔" جیرالڈین کے لہجے میں تشویش بھی تھی' تضحیک بھی۔ ان دنوں وہ ہر چیز کا مضحکہ اڑانے لگی ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ بے حد حقیقت پسند ہے۔ بدقسمتی سے میں حقیقت پسند نہیں ہوں۔

"آہنی دور دوبارہ' ہزاروں سال بعد آئے گا۔" کالکی نے کہا۔ "اس وقت تک میری اولاد کسی اور سیارے یا کسی اور سسٹم میں آباد ہو چکی ہوگی۔ ہمارے کام کی اہمیت اسی لئے تو اور زیادہ ہے۔" اس نے فائلوں کی طرف اشارہ کیا۔ "ہمیں پہلی نسل ہی سے تعلیمی رفتار تیز رکھنا ہوگی۔ جیرالڈین بیالوجی پڑھائے گی۔ لکشمی نیوکلیئر فزکس پڑھائے گی۔ ڈاکٹر گالکز انہیں ادویات کے متعلق بتائے گا۔ نیڈی انہیں انجینئرنگ کی تعلیم دے گی۔"

"اور تم کیا پڑھاؤ گے؟" لکشمی نے اسے چھیڑا۔

"میں انہیں راستہ دکھاؤں گی۔" کالکی نے نہایت سادگی سے کہا۔

اب ہم تعلیم کے موضوع پر سیمینار منعقد کرنے لگے۔ جن میں اس موضوع پر گفتگو ہوتی ہے کہ بچوں کو تعلیم دینے کا مناسب اور مؤثر ترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ ہم نے متفقہ طور پر نئے علم ریاضی کو مسترد کر دیا ہے۔ ہمارے درمیان جنسی رویوں پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔ ایسے میں گاٹلز مجھے اور جیرالڈین کو حاسدانہ نظروں سے تکتا ہے۔

کل صبح میں نے اور جیرالڈین نے کام روک دیا۔ (میں مورخ اور کسان کی حیثیت میں کام کرنے کے علاوہ طیاروں کی دیکھ بھال اور فزکس میں بھی دلچسپی لے رہی ہوں) ہم ٹہلنے کی غرض سے نکل کھڑے ہوئے۔ جانور معمول کے مطابق ہمیں تجسس سے دیکھتے رہے۔ ہمارے پاس ریوالور موجود تھے۔ مگر ان کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑی۔ یہ بات ثابت ہو گئی کہ جانور صرف بھوک اور خوف کی حالت میں انسان پر حملہ کرتے ہیں۔

------------- ☆ -------------

گاٹلز نے ۳۰ اکتوبر کو ہمیں پہلی بار ڈنر پر مدعو کیا۔ وہ ڈاکٹر اشوک کے گیٹ اپ میں تھا۔ "پرانے دنوں کی یادوں کے نام...... مائی ڈیئر ٹیڈی۔" اس نے مجھ سے کہا۔

مجھے اس کا وہ روپ کبھی نہیں بھایا تھا۔ اتنے عرصے کے بعد اسے اس روپ میں دیکھنا اور بُرا لگا۔ مجھے ایسا لگا جیسے دنیا کے خاتمے کے بعد بچنے والوں کی تعداد پانچ کے بجائے چھ ہو گئی ہے۔

"ڈاکٹر گاٹلز کو اشوک بننا صرف اس لئے پسند ہے کہ اس طرح اسے وگ استعمال کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔" جیرالڈین نے کہا۔

گاٹلز نے ظاہر کیا' جیسے وہ جیرالڈین کے اس جملے سے محظوظ ہوا ہے۔ میرے خیال میں وہ ویسے بھی دہری شخصیت کا کیس تھا۔ ایسے لوگ ظاہرداری کے ماہر ہوتے ہیں۔

بہرحال ایک چیز کی داد دینا پڑی۔ گاٹلز نے اپنے نئے گھر کو بہت خوبصورتی سے آراستہ کیا۔

کالکی اور لکشمی کی آمد کا انتظار تھا۔ اس دوران گاٹلز ہمیں...... ایف بی آئی اور سی آئی کے بارے میں اپنی تازہ ترین ریسرچ سے نوازتا رہا۔

"آخر اس ریسرچ کا فائدہ کیا ہے گاٹلز؟" جیرالڈین نے پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ آج کوئی مجھے گاٹلز کے نام سے نہ پکارے۔ آج میں ڈاکٹر اشوک ہوں۔" گاٹلز نے جواب دیا۔ "اور اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ میں نئی بھگوت گیتا تخلیق کرنا چاہتا ہوں' جس میں کالکی کے ایڈونچرز بیان کئے جائیں گے۔ اس وقت جب کالکی کرشنا تھا......"

"تم اس سے بھی پیچھے کیوں نہیں جاتے؟" جیرالڈین نے تجویز پیش کی۔ "رام سے دور کی بات کرو نا۔ نئی رامائن لکھ ڈالو۔ وہ بہت اثر انگیز ثابت ہوگی۔ خاص طور پر رام اور سیتا کا رومانس......"

"لیکن وہ حقیقت سے قریب نہیں۔" گاٹلز نے اعتراض کیا۔ "سیتا تو راون کے ہاتھوں بے آبرو ہوئی تھی۔ لکشمی نہ اغوا ہوئی ہے نہ بے آبرو اور پھر ہم راون کا نعم البدل کہاں سے لائیں گے۔ سیتا کے حصول کے لئے جنگ کا بھی کوئی متبادل نہیں۔ رام کے ہاتھوں راون کی شکست' ہنومان جی کی مدد...... درحقیقت رامائن کے اعتبار سے بندروں کے علاوہ تمام عناصر ناموجود ہیں۔ وہ مردود بندر بھی ٹیڈی کی مہربانی سے......"

میں نے جیک اور جل کی وکالت کی کوشش کی مگر جیرالڈین نے مجھے بولنے نہیں دیا۔ "علامتی متبادل تو ڈھونڈے جا سکتے ہیں۔" وہ بولی "کبھی کبھی تو گاٹلز......"

"گاٹلز نہیں' ڈاکٹر اشوک کہو۔" گاٹلز نے اسے ٹوک دیا۔

"ڈاکٹر اشوک کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ تمہاری حقیقت کیا ہے۔" جیرالڈین نے کہا۔ "تم اندر سے کیا ہو؟ ڈاکٹر گاٹلز نے ڈاکٹر اشوک کا روپ دھارا ہوا ہے یا ڈاکٹر اشوک گاٹلز کے بھیس میں ہے؟"

"ہاں ڈیئر جیرالڈین' یہ ایک معما ہے۔ مجھے لگتا ہے' ڈاکٹر گاٹلز' ڈاکٹر اشوک ہے اور ڈاکٹر اشوک ڈاکٹر گاٹلز ہے۔ مگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی میں نہیں ہوں۔"

جیرالڈین اس سے محظوظ ہوئی۔ وہ تجزیاتی مزاج رکھتی تھی۔ "شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو؟"

"ہیلو۔" اسی وقت کالکی کی آواز سنائی دی۔ ہم نے چونک کر دیکھا وہ اور لکشمی دروازے میں کھڑے تھے۔

گاٹلز نے جلدی سے اٹھ کر' ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ میں اور جیرالڈین بھی کھڑے

ہوئے۔ کالکی اور لکشمی کی آمد پر ہمارا رد عمل یہی ہوتا ہے۔

ان دونوں نے آرائش کے معاملے میں گالٹز کی خوش ذوقی کو سراہا۔

کھانے کی میز پر دہری شخصیت کا معاملہ پر زیرِ بحث آیا۔ جیرالڈین مسئلہ آواگون کو درمیان لے آئی۔

"بات دہری شخصیت کی نہیں ہے۔" کالکی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "ہر شخص میں ہزاروں روپ' ہزاروں وجود ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کے ہزاروں ماضی ہیں۔ ہر چیز وشنو ہے اور ہر چیز میں وشنو موجود ہے۔"

"تب تو میں بھی کالکی ہو سکتا ہوں۔" گالٹز نے کہا۔

"نہیں۔ کالکی میں ہوں۔ البتہ جسمانی طور پر ایک ہی مادے کے دو روپ ہیں اور وہ مادہ شکلیں بدلتا رہتا ہے۔ اس مماثلت کے باوجود میں اوتار ہوں لہٰذا تم سے مختلف اور منفرد ہوں۔"

گفتگو رخ بدلتی گئی۔ موضوعات تبدیل ہوتے رہے۔ ۳۔ اپریل کا تذکرہ چھیڑا۔ یہ وہ تاریخ تھی' جو اب ماقبل تاریخ کی سرحد کی حیثیت رکھتی تھی۔

کالکی نے کہا۔ "اب تم سب کو اوریجنل ریسرچ کرنا چاہیے۔ جیرالڈین کی طرح۔ کیوں کہ تمہارا سب سے اہم کام ہماری پہلی نسل کو پڑھانا اور ان کی تربیت کرنا ہے۔"

"اور یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔" لکشمی کا چہرہ تمتما اٹھا۔ "وہ ایک بالکل نئی نسل ہوگی' جس میں پرانی نسلوں کے بہترین خصائل کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ جس کی فطرت میں پرانی نسلوں کی فطرت کے تمام مثبت پہلو ہوں گے اور کوئی منفی پہلو نہیں ہوگا۔"

"خیر' وہ بالکل نئی نسل تو نہیں ہوگی۔" جیرالڈین اختلاف کے معاملے میں کبھی نہیں چوکتی تھی۔ "اور ہم اسے بہترین بھی قرار نہیں دے سکتے۔ وہ خوش شکل اور صحت مند ہوں گے۔ مگر میں کتنی ہی کوشش کر لوں ان کے جینئس ہونے کی گارنٹی نہیں دے سکتی۔"

"لیکن میں وشنو بھی تو ہوں۔" کالکی نے بچوں کی طرح مچل کر کہا۔ "لہٰذا وہ لازمی طور پر بہترین ہوں گے۔"

"میں تمہارے وشنو ہونے پر یقین رکھتی ہوں۔ مگر تم جیمز جے کیلی کے قالب میں

مقیم ہو۔" جیرالڈین نے اسے سمجھایا۔ "اس لحاظ سے تمہارے بچے ان چار ارب انسانوں سے مختلف نہیں ہو سکتے' جن میں سے ایک جیمز جے کیلی ہے۔"

کالکی کے چہرے پر ناخوش گواری ابھری۔ جیرالڈین کچھ زیادہ ہی سچ بول گئی تھی۔ گالٹز نے جلدی سے موضوع بدل دیا۔ "اب ہمیں نیا کیلنڈر ترتیب دینا چاہیے۔" اس نے تجویز پیش کی۔ "۳۔ اپریل سے پہلے اور بعد کے ادوار کو نام بھی دینے ہیں۔"

چنانچہ طے یہ ہوا کہ انسانی تاریخ کو دو ادوار میں تقسیم کیا جائے گا.......... قبل از کالکی اور بعد از کالکی۔ اس میں اوریجنالٹی نہیں تھی مگر ہمیں اس کے علاوہ کچھ سوجھا نہیں تھا۔ پھر گالٹز نے تجویز پیش کی کہ مہینوں کے بھی نئے نام رکھے جائیں۔ لکشمی بہت خوش ہوئی۔ اس نے مطالبہ کیا کہ جون کا نام لکشمی رکھا جائے۔ جیرالڈین نے اپنے لئے ستمبر منتخب کیا۔ میں خود ستمبر لینا چاہتی تھی۔ مگر جیرالڈین کی خوشی کے لئے میں نے اس پر زور نہیں دیا اور اکتوبر قبول کر لیا۔ جنوری گالٹز کو الاٹ ہوا۔ طے پایا کہ باقی آٹھ مہینوں کے نام آنے والے بچوں کے نام پر رکھے جائیں گے۔ آغاز جوا سے ہوگا۔

اس اعتبار سے اگلا دن چار اونگر کہلائے گا۔ چار اونگر باک۔ (بعد از کالکی)

کھانے کے بعد کافی ڈرائنگ روم میں پی گئی۔

"گویا مشن تکمیل کو پہنچا۔" گالٹز نے سو سال پرانی برانڈی پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں' صرف مشن کا پہلا حصہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ ابھی سنہرے دور کا آغاز ہونا ہے۔" کالکی نے تصحیح کی۔

"بچے.......... نئی نسل۔" لکشمی نے سرگوشی میں کہا۔

"ہاں' میں جلدی میں کہہ گیا تھا۔ اوہ.......... اف.......... مجھے تم سے حسد محسوس ہوتا ہے۔" گالٹز نے سرخ آنکھوں سے کالکی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ممکن ہے؟" کالکی کے لہجے میں اوتاروں کا سا وقار تھا۔

"نہیں.......... ہرگز نہیں۔ یہ تو ایسا ہے' جیسے سورج سے حسد کیا جائے۔ میں شیوا کے آگے سر جھکاتا ہوں لیکن کالکی' یہ کیسے ممکن ہے کہ دنیا کی حسین ترین عورت اور دنیا کو نئے دور کے لئے نئی نسل فراہم کرنے والی لکشمی کی محبت سے انسانی ذہن اور دل معمور نہ ہو۔"

جیرالڈین نے مجھے اور میں نے جیرالڈین کو دیکھا۔ ہم اب بھی گاٹلز کی تنہائی کے موضوع پر گفتگو کرتے تھے......... سوچتے تھے کہ وہ اس مہیب تنہائی سے کس طرح نبرد آزما ہے......... اور کب تک رہ سکے گا۔

"میں بنجر آدمی ہوں۔ لہٰذا بے ضرر ہوں۔" گاٹلز نے مزید کہا۔ "دو بنجر عورتوں......... بلکہ زرخیز عورت کی بھی' مجھ سے لاتعلقی بے معنی ہے۔"

کالکی کا چہرہ بے تاثر رہا۔ جیرالڈین پہلے ہی کہہ چکی تھی کہ گاٹلز لکشمی کی محبت میں گرفتار ہوتا جا رہا ہے۔

"تمہارا کردار بہت اہم ہے۔" کالکی نے گاٹلز سے کہا۔

"ہرگز نہیں' کیسے ہو سکتا ہے۔ میں کوئی تخلیق کار نہیں۔ میں تو محض ایک ڈاکٹر ہوں۔ انسانی نسل ڈاکٹر کے بغیر بھی پھل پھول سکتی ہے۔ تمہارے اور لکشمی کے علاوہ درحقیقت ہم میں سے کوئی بھی ضروری اور اہم نہیں ہے۔ لکشمی......... اوہ لکشمی......... خوبصورت لکشمی' جو سمندر میں پیدا ہوئی۔"

لکشمی پہلے تو اپنی تعریف سن کر جبلی طور پر خوش ہوئی۔ پھر اسے غصہ آ گیا۔ "گاٹلز......... فضول باتیں مت کرو۔"

کالکی کے چہرے پر سختی در آئی تھی۔ گاٹلز یا اشوک بھی بدلا ہوا آدمی لگ رہا تھا۔

جیرالڈین نے جلدی سے موضوع بدلا۔ اس نے بیالوجی کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ مگر نادانستگی میں وہی پہلو اجاگر کر بیٹھی۔ "میں سوچتی ہوں' کاش' ہمارے پاس کالکی کا کوئی جسمانی متبادل بھی موجود ہوتا۔" اس نے کہا۔

گاٹلز کا جام والا ہاتھ بہک گیا۔ لکشمی کے رخسار دہک اٹھے۔ البتہ کالکی کا چہرہ بے تاثر ہو گیا۔

"میں موجودہ سیٹ اپ سے مطمئن ہوں۔" جیرالڈین نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا' جیسے وہ کلاس میں لیکچر دے رہی ہو۔ "مگر مساوات کے نکتہ نظر سے کم از کم ایک اور مرد ہونا ضروری ہے......... بلکہ میں تو ایک جوڑا کہوں گی۔"

"یہ مشورہ بہت زیادہ بعد از وقت ہے۔" گاٹلز نے کہا اور ڈاکٹر اشوک والی وگ اتار دی۔ اب وہ صرف گاٹلز تھا۔

کالکی نے سرد لہجے میں کہا۔ "میں نے جو کچھ کیا ہے' سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ اگر ایک اور مرد کی ضرورت ہوتی تو تم لوگوں کی طرح اسے بھی بچا لاتا۔"

"بے شک......... بے شک۔" گاٹلز نے عاجزانہ کہا۔

جیرالڈین نے کالکی کی برہمی کو سرے سے نظرانداز کر دیا۔ "تم سمجھے نہیں........."

"تم انسانی نسل کے مستقبل کی فکر مت کرو۔ یہ میرا کام ہے۔" کالکی نے اس کی بات کاٹ دی۔

کچھ دیر بعد گاٹلز نے ہمیں الوداع کہا۔ ہم باہر نکل آئے وہ پورے چاند کی رات تھی۔ کہتے ہیں کہ پورا چاند آدمی میں نت نئے جذبے جگاتا ہے۔ شاید گاٹلز کا ردعمل پورے چاند ہی کی وجہ سے تھا۔ ہم پارک کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہے۔ قریب ہی کہیں سے ایک شیر کی دہاڑ سنائی دی۔

"آج گاٹلز کا رویہ عجیب تھا۔" لکشمی نے کہا۔

"اس کا کردار بہت مشکل ہے۔" کالکی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ یہ اس کا خاص انداز تھا۔ وہ دیوتاؤں کی طرح ہمیں کمزوریوں سمیت قبول کرتا تھا۔ "مجھے اسٹیلا کو بچا لینا چاہیے تھا۔" اس نے مزید کہا۔

"اوہ......... یہ خیال........." لکشمی نے کچھ کہنا چاہا۔

"مگر میں نے تمہارے خیال سے اسے مرنے دیا۔" کالکی نے لکشمی سے کہا۔ "مجھے خدشہ تھا کہ تم اس سے رقابت محسوس کرو گی۔ اگر میں اسے بچا لیتا تو گاٹلز اتنا تنہا نہ ہوتا۔ مگر پھر ہم پانچ کے بجائے چھ ہو جاتے۔ نہیں......... یہ ناممکن ہی تھا۔"

"تم ہمیشہ ٹھیک کہتے ہو۔ وشنو ٹھیک کہتا ہے۔" جیرالڈین نے اس کو دلاسا دیا۔

"نہیں......... ہمیشہ تو نہیں۔ جیمز بے کیلی سے تو غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔" لکشمی بولی۔

وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں چلے گئے۔ میں اور جیرالڈین تاج ہوٹل کی طرف بڑھتے رہے۔ ہوٹل میں جیک جل اور بے بی نے ہمارا استقبال کیا۔ "میرے خیال میں اگر ہمارے زرخیز جوڑے کو کچھ ہو گیا تو ہمیں ان بندروں پر انحصار کرنا ہو گا۔" جیرالڈین نے تفکر آمیز لہجے میں کہا۔ "ڈارون کی تھیوری درست ثابت ہو جائے گی۔"

میں لرز کر رہ گئی۔ وہ بے حد سنجیدہ تھی۔

اپنے کمرے میں آ کر میں نے اس مسودے پر کام کیا۔ اب یہ اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ میں نے وہ سب کچھ بیان کر دیا ہے۔ جس کے تحت کالی کا دور ختم ہوا اور سنہرے دور کا آغاز ہونے والا ہے۔

۳ تاریخ۔ ماہ اونگر سن ۳ بعد از کالکی۔

آج میں دو سال بعد اس مسودے کو ہاتھ لگا رہی ہوں۔ کالکی نے مجھے اسکرپٹ لکھنے کو کہا ہے۔ نہ جانے کیوں؟

گائلز کی ڈنر پارٹی کے دو دن بعد لکشمی اسقاط سے دوچار ہوئی۔ جیرالڈین کے دعوے کے مطابق بچی پیدا ہوئی مگر مردہ اور بدہیئت۔

لکشمی ڈپریشن کا شکار ہو گئی۔ کالکی سنجیدہ ہو گیا۔ گائلز دلاسے دیتا رہا۔ اس نے یقین دلایا کہ یہ کوئی سنگین مسئلہ نہیں۔ اسے یقین تھا کہ اگلا بچہ صحت مند ہو گا۔ اس نے تجزیہ کیا...... وجوہات بیان کیں۔ مگر اسے یہ علم نہیں تھا کہ جیرالڈین نے کالکی اور لکشمی دونوں کا خون لیا ہے اور لیبارٹری میں ان پر تجربات کر رہی ہے۔

اس صبح جیرالڈین خلاف معمول میرے کمرے میں آئی۔ وہ نروس ہو رہی تھی۔

"لکشمی آر ایچ نیگیٹو ہے اور کالکی آر ایچ پازیٹو۔" اس نے مجھے بتایا۔

میں اس بات کا مطلب سمجھتی تھی۔ پھر بھی جیرالڈین نے مجھے علمی زبان میں سمجھایا۔ اس کامبی نیشن کے تحت پہلا بچہ نارمل ہو سکتا ہے' کھٹمنڈو میں پیدا ہونے والا جیرالڈین کا پہلا بچہ نارمل تھا۔ مگر وہ بھی مردہ پیدا ہوا تھا۔ بہرحال اس صورت میں اگر زچگی کے بعد ستر گھنٹے کے اندر عورت کے جسم میں آر ایچ او گم داخل کر دیا جائے تو بچہ نارمل ہو سکتا ہے۔ مگر لکشمی کو یہ علاج میسر ہی نہیں آیا تھا۔

جیرالڈین برہم بھی تھی اور احساسِ جرم کا شکار بھی۔ "مجھے ان کی بلڈ کیمسٹری کا علم ہونا چاہیے تھا۔" اس نے جھنجلا کر کہا۔

"لیکن ڈاکٹر تم نہیں ہو' گائلز ہے۔" میں نے اسے سمجھایا۔ "یہ گائلز کی ذمے داری تھی۔"

"ہاں...... یہ بات تو ہے۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

میرے ذہن میں روشنی کا جھماکا سا ہوا مجھے اس کی طرح شاک لگا۔ "خدا کی پناہ!" میرے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ "گائلز کو یقیناً علم ہو گا۔"

"بالکل' وہ یہ بات جانتا تھا۔" جیرالڈین کے لہجے میں یقین تھا۔

"اتنے یقین سے کیسے کہہ رہی ہو یہ بات؟ ممکن ہے' اس سے غلطی ہوئی ہو۔" میں نے کہا۔ حالاں کہ میں جانتی تھی کہ اس کا کہنا درست ہے۔

"گائلز ہماری اور اپنی نااہلی سے بھی واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کالکی اور لکشمی کے علاوہ ہم سب بنجر ہیں۔" اس نے پُرخیال لہجے میں کہا۔ "لہٰذا......" وہ کچھ کہتے کہتے رہ گئی۔

"کیوں؟" میں نے پوچھا۔ "گائلز نے ایسا کیوں کیا؟"

"ہاں' یہ اہم سوال ہے۔" اس نے کہا اور پھر فوراً ہی کالکی کو فون کیا۔

کالکی کی ہدایت پر' ہم کیبنٹ روم میں پہنچے۔ "گائلز پہلے ہی سے وہاں موجود تھا۔ لکشمی موجود نہیں تھی۔ اس نے بستر پکڑ لیا تھا اور کسی سے بات بھی نہیں کر رہی تھی۔ کھانا بھی اسے زبردستی کر کے کھلایا جاتا تھا۔

کالکی کرسی صدارت پر بیٹھا تھا۔ دنیا کے خاتمے کے بعد وہ پہلا موقع تھا کہ اس نے زرد لبادہ پہنا تھا۔ گائلز نے اٹھ کر ہمارا استقبال کیا۔ وہ جیرالڈین کا ہاتھ چومنا چاہتا تھا مگر جیرالڈین نے اسے دھکیل دیا۔ پھر وہ کالکی کے مقابل بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا بیگ کھول کر کچھ کاغذات نکالے اور کالکی کی طرف بڑھا دیے۔ "سنو کالکی...... یہ ہے اصل مسئلہ کہ......"

گائلز نے تیزی سے مداخلت کی۔ "مسئلہ کوئی نہیں ہے۔ ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے کالکی اور لکشمی کی بلڈ کیمسٹری کو اسٹڈی کیا ہے......"

"شٹ اپ گائلز۔" کالکی نے اسے ڈپٹا۔

جس دوران جیرالڈین' کالکی کو اپنے اخذ کیے ہوئے نتائج سے آگاہ کرتی رہی۔ گائلز کمرے میں ٹہلتا رہا۔ کئی بار اس نے مداخلت کا ارادہ کیا' مگر اسے جرات نہ ہوئی۔ جیرالڈین نے کالکی کو واحد ممکنہ حل کے بارے میں بھی بتایا۔ "تم اور لکشمی اولاد سے نوازے جا سکتے ہو' بشرطیکہ اس زچگی کے بہتر گھنٹے کے اندر اندر لکشمی کو گاماگلوبین کا انجی

آر ایچ اینٹی باڈی انجکشن لگایا جائے۔ اس صورت میں نارمل بچے پیدا ہوسکتے ہیں لیکن یہ بھی ایک امکانی بات ہے کیونکہ کیس تو بہرحال کھٹمنڈو میں زچگی کے بعد ہی بگڑ گیا تھا۔

کالکی سمجھ گیا۔ گویا بازی میں ابھی جان تھی۔ "یہ گاما گلوبین کہاں مل سکتا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"کسی بھی اسپتال یا ڈرگ سٹور میں مل جائے گا۔" گالٹز نے جواب دیا۔ "مگر میں جیرالڈین کے تجزیے سے متفق نہیں ہوں۔ یہ میری فیلڈ ہے.........."

"اس سلسلے میں بعد میں گفتگو ہوگی۔" کالکی نے کہا۔

انجکشن دستیاب بھی ہوگیا اور لگا بھی دیا گیا' مگر وہ غیر مؤثر ثابت ہوا۔ اس کے ردعمل کے طور پر اب وہ کالکی کے بچوں کی ماں بننے کی اہلیت سے یکسر محروم ہوگئی۔ یہ خبر کالکی نے لکشمی تک پہنچائی۔ تقریباً ایک ہفتے تک کالکی اور لکشمی ہم لوگوں سے کٹے رہے۔ کالکی نے مجھے روزمرہ کے کاموں کے لئے آنے سے بھی منع کر دیا۔

میں اپنا زیادہ تر وقت جیک اور جل اور بے بی کی نگہداشت میں گزارتی۔ بے بی اب بڑی ہوگئی تھی۔ اس کی ادائیں دل لبھانے والی تھیں۔ میں نے اس کا نام ایوا رکھ دیا۔ شاید یہ انسانی نسل کے مستقبل کی طرف سے مایوسی کی علامت ہے' یہ تو بتانا میں بھول ہی گئی' کہ گزشتہ دو سال میں جیک اور جل کے ہاں دو اور بچے پیدا ہوئے۔ ایک نر اور ایک مادہ۔ میں انہیں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی۔ مگر جیرالڈین ان سے بے مہری برتنے لگی۔ وہ اب بھی اپنا زیادہ تر وقت لیبارٹری میں گزارتی ہے' مگر وہ اپنے کام کی نوعیت پر کبھی تبادلہ خیال نہیں کرتی۔ مجھے کچھ پتا نہیں کہ وہ آج کل وہ کیا کر رہی ہے۔

۸ دن کی تنہائی کے بعد اچانک ایک دن کالکی لابی میں نمودار ہوا۔ ایوا نے اس کے کندھوں پر چھلانگ لگائی اور اس کے بال کھینچنے لگی۔ ایوا' کالکی کو بہت پسند کرتی ہے........ اور یہ بھی سن لیں کہ وہ آسانی سے بے تکلف ہونے والی نہیں۔ میرا خیال ہے۔ اپنی ماں اور گالٹز سے تو وہ شروع ہی سے نفرت کرتی آئی ہے۔ جیرالڈین سے بھی اس کے تعلقات خوش گوار نہیں۔ اپنے باپ کو وہ اہمیت ہی نہیں دیتی۔ بس اسے مجھ سے اور کالکی سے عشق ہے' کالکی کا رویہ بھی اس کے ساتھ بہت اچھا ہوتا ہے۔

"ہم نے تمہیں بہت مس کیا ہے کالکی۔" میں نے ایوا سے کالکی کی جان چھڑاتے

ہوئے کہا۔

"یہی حال ادھر بھی ہے۔" کالکی نے کہا اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ زرد تھا۔ داڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ "گالٹز شروع ہی سے سب کچھ جانتا تھا۔" اس نے یوں بتایا جیسے مجھے یہ بات پہلے سے معلوم ہی نہیں تھی۔

"ہمارا اندازہ بھی یہی تھا۔" میں نے کہا۔ "مگر اس نے یہ بات تمہیں پہلے ہی کیوں نہ بتادی۔ وہ لکشمی کو گاما گلوبین پہلے ہی دے دیتا تو یہ نوبت نہ آتی۔"

"اس نے ہمیں دانستہ بے خبر رکھا۔" کالکی نے جواب دیا۔ "کل میں اس سے ملنے اس کے گھر گیا تھا۔ اس نے ہر بات کا اعتراف کرلیا۔ اس نے یہ اعتراف بھی کیا کہ وہ لکشمی سے محبت کرتا ہے۔ اس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ بنجر نہیں ہے۔ اب نسل انسانی کو جاری رکھنے کی ایک ہی صورت ہے........ اور وہ یہ کہ لکشمی........" اس نے جملہ پورا نہیں کیا۔ اس کے رخسار تمتما اٹھے۔ کچھ توقف کے بعد وہ دوبارہ بولا۔ "اس نے اعتراف کیا کہ اسے میرے وشنو ہونے پر بھی یقین نہیں تھا۔ ایک طرح سے یہ میری آزمائش تھی۔ اس نے چیلنج کیا کہ اگر میں وشنو تھا اور ماضی حال اور مستقبل سے واقف تھا تو اس حقیقت سے کیوں بے خبر رہا۔ اس نے چیلنج کیا کہ اگر میں زندگی دینے والا وشنو ہوں تو میری طاقتوں کی کوئی حد نہیں ہونی چاہیے۔ اس صورت میں لکشمی کو بہرطور ہر رکاوٹ کے باوجود میرے زندہ سلامت' صحت مند اور خوبصورت بچے کی ماں بننا چاہیے تھا۔ آخر میں اس نے پیش کش کی کہ وہ لکشمی کی مدد سے انسانی نسل کے احیا میں مدد دے سکتا ہے۔"

مجھے ایسا لگا' جیسے میرا جہاز کریش ہوگیا ہے۔ "اس صورت میں آدمِ سوم وہ ہوگا........ تم نہیں۔ وہ نئی نسل کا باوا آدم ہوگا؟"

"ہاں۔"

"پھر تم نے کیا سوچا؟"

"میں نے سوچا نہیں' عمل کیا۔ میں نے اسے قتل کردیا۔" کالکی نے بے حد سکون سے کہا۔

اب میں نے یہ ریکارڈ اس لئے مکمل کیا ہے کہ یہ اس کی خواہش ہے۔ ورنہ اب

اس کی کوئی ضرورت اور اہمیت نہیں رہی۔ مستقبل میں کوئی ہوگا ہی نہیں، جو اسے پڑھے گا۔

ہم اب بھی ملتے رہتے ہیں۔ کالکی نے داڑھی چھوڑ دی ہے۔ ہمارے درمیان گفتگو بھی کم ہی ہوتی ہے۔ لکشمی تو گم صم ہو کر رہ گئی ہے۔ البتہ جیرالڈین اب بھی پہلے جیسی ہی ہے۔

کالکی اس عرصے کو وہ جھٹ پٹا قرار دیتا ہے، جو ہر دور کے خاتمے کے بعد، نئے دور کے آغاز سے پہلے دنیا پر طاری ہوتا ہے، ہم سب بجھتے جا رہے ہیں۔ مجھے نئے دور کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ مگر میں جھٹ پٹے کی تصدیق کر سکتی ہوں۔ ہم ماضی کے متعلق بات نہیں کرتے۔ ہم مستقبل کے بارے میں بات کر نہیں سکتے۔ وہ نسل کبھی پیدا نہیں ہوگی۔ جسے ہم تعلیم دینا چاہتے تھے۔ ہمارے پاس حال کے سوا کچھ بھی نہیں..........
اور وہ حال بھی ایسا ہے کہ اس پر گفتگو نہیں کی جا سکتی۔

آج صبح میں مندرجہ بالا سطور لکھ رہی تھی کہ کالکی کیبنٹ روم میں آیا۔ اس نے مجھے ہدایت کی کہ میں یہ مسودہ میز پر ہی چھوڑ دوں۔

"نئے لوگ یقیناً جاننا چاہیں گے کہ یہ سب کیسے ہوا۔" اس نے کہا۔

"کون نئے لوگ!"

"اس جھٹ پٹے کے بعد سنہرا دور شروع ہوگا۔ میں اس دور کے لوگوں کی بات کر رہا ہوں۔"

میں خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔ کیا اس کا دماغ چل گیا ہے؟

"اس میں لکھ دو.........." اس نے مسودے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا.......... "کہ میں شروع ہی سے جانتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ ہم پانچوں میں سے کوئی بھی دنیا کو ازسرِنو آباد کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔" میں نے بڑی مشکل سے اپنی حیرت چھپائی۔ "لکھو کہ میں ہر پرفیکٹ ماسٹر کی آزمائش کر رہا تھا.......... اور وہ تمام کے تمام میری توقعات پر پورے اترے ان میں گاٹلز بھی شامل ہے۔ میں نے نیپال میں تم سے کہا تھا نا کہ اشوک ایک بہت ضروری اور اہم دشمن ہے۔ اب لکھو.......... میں جانتا تھا کہ وہ راون ہے۔ وہ راون جو میری سیتا کے لئے دل میں ہوس رکھتا تھا۔ پچھلے جنم میں میں نے اسے اپنے

دوست بندروں کی مدد سے شکست دی تھی۔ اس بار بھی میں نے اسے تباہ کر دیا۔ لکھو کہ وہ پہاڑوں جتنا بلند اور بے حد طاقتور تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے چاند اور سورج کا سفر روک دیتا تھا۔ وہ انہیں نہ طلوع ہونے دیتا تھا نہ غروب.........."

میرے خیال میں یہ رامائن سے اقتباس تھا۔ مگر مجھے شاعری سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ سو میں نے ایک مشکل سوال کر دیا۔ "اگر تم گاٹلز کے عزائم سے واقف تھے تو ابتدا ہی میں اس کی بیخ کنی کر سکتے تھے۔"

"میری خوشی سب سے زیادہ اہم ہے۔ میں جو ہوں، وہ ہوں۔ اس سلسلے میں کوئی سوال، کوئی چیلنج ممکن ہیں۔" اس نے شاید رامائن کی آخری سطور دہرائیں۔

میں نے دل کڑا کر کے کہا۔ "یہ کوئی منطقی بات نہیں۔"

"تخلیق اور تخریب دونوں منطق سے بے نیاز ہیں۔ میں انسان نہیں ہوں۔" اس نے جواب دیا۔ "لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میری تخلیق کردہ کائنات میں ربط، تسلسل، اور نظم کا فقدان ہے۔ نہیں، ہر کام ضابطے سے ہوتا ہے۔ یہ الگ بات کہ وہ ضابطے انسان کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ جلد ہی یہ جھٹ پٹا ختم ہوگا۔ نئی صبح طلوع ہوگی اور میں نئے دور کا آغاز کر دوں گا۔"

"لیکن کیسے؟ لکشمی تمہارے بچوں کی ماں نہیں بن سکتی۔ تم سمجھے تھے بن سکتی ہے۔ مگر تم غلطی پر تھے۔"

"نہیں۔ میں سب کچھ جانتا تھا۔ میں نے بے صبرے پن کا مظاہرہ کیا۔ میں جھٹ پٹے کے اس عرصے سے بچنا چاہتا تھا۔ میں براہِ راست سنہرے دور کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔ میں اپنے بچوں سے زندگی کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔ مگر وشنو کے منصوبوں میں کبھی ترمیم نہیں ہوتی۔"

"تم تو خود وشنو ہو؟"

"میں اس کا اوتار ہوں.......... انسانی قالب میں۔ میں انسانی کمزوریوں سے مبرا نہیں ہوں۔ گاٹلز نے مجھے شکست دینے کی کوشش کی۔ میں نے خود اپنے اصولوں اور منصوبے سے انحراف کی حماقت کی وہ بھی ناکام ہوا اور میں بھی۔ اب میں برہما کے وجود کا حصہ ہوں، جو سب کچھ جانتا ہے۔"

"اب میں کیا کروں؟"

"مسودہ مکمل کر کے میز پر چھوڑ دو۔ یہ ان لوگوں کے لئے کار آمد ثابت ہو گا۔"

کاکی ان لوگوں کے متعلق کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا۔ سو میں نے پوچھا بھی نہیں۔

------------- ☆ -------------

میں اس مسودے میں آخری اضافہ کر رہی ہوں۔ اب میں سکون سے مر سکوں گی۔ مگر میں نہیں چاہتی کہ مسودے کا یہ آخری حصہ کاکی یا کسی پرفیکٹ ماسٹر کی نظر سے گزرے۔ لکشمی تو اب سے پانچ سال پہلے مر چکی ہے۔ یہ سن ۲۷ بعد از کاکی ہے۔

کل شدید مایوسی کے عالم میں میں تنہا فلائٹ پر نکل کھڑی ہوئی۔ نہ جانے کیوں' کسی ان جانی حس کے مجبور کرنے پر میں نے سعودی عرب کا رخ کیا۔ سعودی عرب کی فضائی حدود میں داخل ہوتے ہی مجھے خوش گوار ذہنی جھٹکا لگا۔ سعودی عرب' جہاں ریت تھی اور سوائے تیل کے کچھ نہیں تھا۔ اب سرسبز تھا۔ کھیت لہلہا رہے تھے زمین زرخیز ہو گئی تھی۔ سب سے زیادہ خوشی مجھے یہ دیکھ کر ہوئی کہ نیچے ہزاروں لاکھوں انسان اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف تھے۔ مجھے حیرت ہوئی اپنی بصارت پر یقین نہیں آیا۔ میں نے آنکھیں مل مل کر دیکھا۔ مگر وہ خواب نہیں حقیقت تھی۔ دنیا میں انسان موجود تھے۔ انسانی نسل ختم نہیں ہوئی تھی۔

میرا جی چاہا کہ میں وہاں لینڈ کروں.......... اور ایک ایک شخص سے گلے مل کر خوشی اور پچھتاوے کے آنسو بہاؤں۔ مگر میری ہمت نہیں ہوئی۔ میں ان لوگوں میں کیسے جاتی' جنہیں میرے ساتھیوں نے مٹا دینے کی کوشش کی تھی۔

لیکن اس لمحے مجھے احساس ہو گیا کہ میں اب بے عقیدہ' بے دین نہیں ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ مذہب اب بھی میری سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر مجھے اس ان دیکھے خدا پر یقین ہو گیا ہے' جسے انسانی قالب کی ضرورت نہیں۔ جو اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ جس کی مرضی کے بغیر دنیا ختم نہیں ہو سکتی۔

میں نے مکمل یقین کے حصول کی خاطر تین چار چکر لگائے بالآخر مجھے کامل یقین ہو گیا کہ وہ فریب نظر نہیں ہے۔ میں خوش خوش لوٹ آئی۔

میں نہیں چاہتی کہ میری تحریر کاکی کی نظر سے گزرے۔ اب میں اسے جان گئی

ہوں۔ اسے صرف خود کو دنیا کا باپ کہلوانے کا شوق ہے' اس کی انا بہت سرکش ہے۔ صرف اس ایک مقصد کے لئے وہ اوتار بن بیٹھا۔ اس نے پوری دنیا کے انسانوں کو ختم کر دیا۔ وہ عجیب متضاد کیفیات کا آدمی ہے۔ بیک وقت نرم خو اور سفاک.......... مہذب اور وحشی۔ اسے انسانوں کی آبادی کا علم ہو گیا تو خدا جانے اس کا ردعمل کیا ہو گا۔ وہ دیوانہ ہے۔ اس کی دیوانگی میں اتنا خلوص ہے کہ وہ اب بھی خود کو سچ مچ اوتار سمجھتا ہے۔ ہر وقت دنیا میں زندگی کو دوبارہ جاری کرنے کی ترکیبیں سوچتا رہتا ہے۔ انسانی نسل کی بقاء کا راز اس تک نہیں پہنچنا چاہیے۔ وہ اتنی بڑی ناکامی برداشت نہیں کر سکتا۔ نہ جانے کیا کر بیٹھے میں نہیں چاہتی کہ انسانیت کو مزید کوئی گزند پہنچے' ویسے مجھے یقین ہے کہ خدا کی مرضی کے بغیر انسانیت کو نقصان پہنچ بھی نہیں سکتا۔ کاکی کی پچھلی کوشش بھی تو مئوثر ہونے کے باوجود غیر مئوثر رہی۔ پھر بھی..........

مجھے یقین ہے کہ کاکی اس مسودے کو کبھی نہیں پڑھے گا۔ اس لئے میں مسودے کے آخری حصے کو درمیان میں رکھ رہی ہوں۔ اے آنے والے انسان' یہ مسودہ انسانیت کی امانت ہے۔ اسے لوگوں تک پہنچا دینا۔ تا کہ وہ جان لیں کہ انسان کی دیوانگی' خدا بننے کی خواہش کیا کیا روپ دھارتی ہے اور جدید دور کی سائنسی ترقی نے کتنے خطرات پیدا کئے ہیں۔ یہ تحریر یہ بھی بتاتی ہے کہ ساری دنیا کے.......... بالخصوص بین الاقوامی طاقتوں کے سربراہ اور سرکردہ سیاست داں دیوانگی میں کاکی سے ہزار لاکھ درجہ بدتر ہیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ جس وقت کاکی نے دنیا میں موت تقسیم کی' دنیا کے وہ بڑے لوگ نیوٹرون بم استعمال کرنے کے بارے میں غور کر رہے تھے۔ اگر کاکی پہلے کام نہ دکھاتا تو وہ دنیا کو اس طرح تباہ کرتے کہ زمین ہزاروں سال کے لئے میری طرح بانجھ ہو کر رہ جاتی۔

"لوگو.......... یہ فیصلہ کرو کہ کاکی جیسے کھلے ذہنی مریضوں کی دیوانگی بڑی ہے یا ایوان میں بیٹھے ہوئے ان ذہنی مریضوں کی دیوانگی' جنہیں ہم فرزانہ سمجھ کر مسند اقتدار پر لے جا کر بٹھا دیتے ہیں۔ لوگو.......... محبت کرنا سیکھو' خدا سے اور پھر ایک دوسرے سے.........."

اب میرا دل ڈوب رہا ہے۔ شاید میں یہ خوشی نہیں سہار سکوں..........

------------- ☆ -------------

۱۷ جیرالڈین سن ۴۳ بعد از کالکی۔

اب صرف میں بچا ہوں۔ میں ہی آغاز تھا اور میں ہی اختتام ہوں۔ لکشمی اب سے دس برس پہلے اپنا جسدِ خاکی چھوڑ گئی۔ ٹیڈی اونگر کو گئے ہوئے سولہ برس ہو گئے۔ اس کے بعد میں اور جیرالڈین ہنسی خوشی ایک ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ یہ سب کچھ میرے منصوبے کے مطابق ہوا ہے۔ میں نے یہی کچھ طے کیا تھا۔

کل رات جیرالڈین بھی چلی گئی۔ مجھے اس کے جانے کا افسوس ہے۔ اب اس انسانی روپ میں رہنا بے سود معلوم ہوتا ہے۔ کام مکمل ہو چکا ہے۔ اب میں بھی چلوں گا تاکہ ان سے سورگ میں جاملوں۔

میں اس وقت پرائم منسٹر ہاؤس میں بیٹھا ہوں۔ مجھے اپنے نئے جانشینوں کی مسرت بھری چیخیں پرارتھنائیں اور بھجن صاف سنائی دے رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے راون سے جنگ میں میرا ساتھ دیا تھا۔ جیک اور جل کی ان نسلوں نے دنیا کو آباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ میں تاریخِ انسانی کا سنہرا دور ان خوش نصیبوں کے نام معنون کرتا ہوں۔ میں کر سکتا ہوں کیوں کہ میں تمام مختاروں کا مختار' تمام بڑوں کا بڑا ہوں۔ مجھے کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔ میری خوشی' میری مرضی سب پر مقدم ہے۔

میں برہما ہوں.......... میں وشنو ہوں.......... میں شیوا ہوں.......... میں کالکی تھا۔

اس وقت میرے ریوالور کی نالی میری کنپٹی پر ہے اور میری انگلی لبلبی پر ہے۔ میں اس انسانی جسم سے' جس کا نام جیمز جے کیلی تھا' جلد از جلد نجات پا کر سورگ جانا چاہتا ہوں' جہاں لکشمی' جیرالڈین اور ٹیڈی اونگر میری منتظر ہیں..........

============ ختم شد ============

the end

the end